

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَحْسَنُ
الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتُمْ فِيهِ

تعلیماتِ اعلیٰ حضرت

ترجمہ

حضرت مولانا قاری محمد میکائیل ضیائی ایم۔ اے

بِأَهْتَابِهِ

ابو سیرزادہ سید محمد عثمان نوری

مرکزی امام احمد رضا کونسل ^{ناشر} دہلی

تعلیماتِ اعلیٰ حضرت

مؤلف

حضرت مولانا قاری محمد میکائیل ضیائی ایم اے

نظر ثانی،

پیرزاوہ سید محمد عثمان نوری

ناشر

نور کے کتب خانہ

نزد جامع مسجد نوری، بالمقابلے ریلوے اسٹیشن، لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

بار اول ۱۱۰۰

اشاعت ۱۹۹۲ء

ناشر نوری کتب خانہ، بالمقابل ریڈو اسٹیشن لاہور

کتابت مروت خورشید گوہر قلم الخطاط

طابع ناصر برادرز پرنٹرز لاہور

ذیر اہتمام سید فیصل عثمان نوری

قیمت ۶ روپے



مندرجات

۳۲ ضرورت مرشد

۳۳ اللہ تعالیٰ کے لئے عاشق و مستوح یوں ہونا

۳۳ بندو نیانہ اور شرک

۳۵ فساد میلاد خواں

۳۵ خلافت مذہب مفہمین کھنا

۳۶ کافر کے جنازے کے ساتھ چلنا

۳۶ رام میلاد دیکھنے جانا

۳۸ بد مذہبوں کی کتابیں دیکھنا

۳۹ بد مذہبوں کا رد فرمنا ہے

۳۹ بلا ضرورت میاچہ

۴۰ منانقوں سے میل جول

۴۱ مخالفین دین پر شدت

۴۲ نوافل موجب اہانت

۴۲ علم غیب ذاتی و عطائی کا تصور

۴۳ زمر زوی کی ہدایت

۴۴ علم غیب کا مسئلہ

۴۵ فتویٰ کفر میں احتیاط

۳۔ عبادات

۴۸ وضو کرنے کا طریقہ

۵۰ نمازوں میں احتیاط

۱۔ مباحثات - ۱

انتاب

تہذیب

تقریظ

تعارف

تقدیم

۲۔ اعتقادات - ۲

اسلام کا مفہوم

خدا اور رسول کو نہیں جانتے

اللہ صاحب کہنا

معاذ کفار میں جانا

پستی کافر

مسلمانوں کو کافر کہنا

بڑے پیر صاحب کا بیٹا ہونا

حیات انبیاء کا منکر گمراہ

کفار کے مشیوں میں جانا

مال حرام پر فاتحہ

مندرجہ میں نماز

شریعت و طریقت

۵۔ اسلامیات - ۱

۴۲ ذکر و تلاوت پر اجرت

۴۶ سودی زمین کا کاغذ نکھلنا

۴۳ ہنود کے سیلوں میں تجارت کیلئے جانا

۴۴ بد مذہبوں کے ساتھ برتاؤ

۴۵ بد مذہبوں سے شادی بیاہ

۴۶ میلاد میں بنو کا تعاون

۴۶ قبر پر اذان

۶۔ احکامات - ۷

۸۰ غیر مشروع دائرہ

۸۱ شرک سنت

۸۲ اصلاح باطن کا دعویٰ غلط

۸۳ مہینوں اور عورت کو سر کے بل مٹوانا

۸۴ سر کے بالوں کے احکام

۸۵ بالغ نو مسلم کے ختنہ کا حکم

۸۶ بد مذہب کے دن ناخن کترانا

۸۷ گراموفون اور قرآن عظیم

۸۸ قبر کا اونچا بنانا

۸۸ قبر کھولنا

۷۔ ماکولات و مشروبات - ۹

۹۲ پر شاد کھانا

۹۲ ہونی دیوالی کی مٹھائی

۹۳ دیوالی کے کھلونے

۵۰ تبدیل ارکان

۵۱ ریل گاڑی میں نماز

۵۱ کھانے پینے کے لئے اعتکاف

۵۳ قضاے عمری

۵۵ گریہ کعبہ

۵۶ ریا والی نماز اور روزہ

۵۶ سجد و تقرب الی اللہ کا ذریعہ

۵۷ صغیر اول میں نماز کا ثواب

۵۷ وہابیوں کی نماز نماز نہیں

۵۸ نوکر نماز نہ پڑھے تو.....؟

۵۸ دفع بیعت کے لئے نماز

۵۹ نماز باجماعت کی فضیلت

۶۰ نماز کسی حالت میں ممان نہیں

۶۱ روزہ کی کیفیت

۸۔ علمیات - ۶۳

۶۳ عالم کی زیارت

۶۴ کون سا علم فرض

۶۵ فلسفی و نجومی عالم نہیں

۶۶ انگریزی پڑھنا

۶۷ بقلم خود مولوی لکھنا

۶۸ استاذ کا حق

۶۹ وہابیوں سے بچوں کو پڑھوانا

۷۰ حافظ اور عالم کی فضیلت

- ۱۱۲ یاد کر بلا اور حزن و غم
 ۱۱۳ مناقب شہداء بیان کرنا
 ۱۱۴ مرثیہ سننے کا حکم
 ۱۱۴ مجلس شہادت میں رقت آنا
 ۱۱۵ وہابیہ کے جلسوں میں شرکت
 ۱۱۸ ولیمہ سنت ہے
 ۱۱۹ حمد و نعت پڑھنا

۱۰۔ رسومات - ۱۲۱

- ۱۲۲ غازی میاں کا بیاہ
 ۱۲۲ کسی کے نام کی چوٹی رکھنا
 ۱۲۲ طاقی بھرنا
 ۱۲۳ آتش بازی
 ۱۲۳ بھولوں کا سہرا
 ۱۲۴ نوشہ کو خوشیوں گانا
 ۱۲۵ محرم و صفر میں نکاح
 ۱۲۶ بیونٹیوں کے لئے مٹھائی لے جانا

۱۱۔ بدعات و منکرات - ۱۲۷

- ۱۲۸ تہذیب کی اصل اور اس کا حکم
 ۱۳۰ بزرگان دین کی تقابیر
 ۱۳۱ مرد کو چوٹی رکھنا
 ۱۳۱ قوالی اور صاحب مزار
 ۱۳۲ لغویات - ۱۳۳
 ۱۳۴ کھیل مکروہ ہے

- ۹۲ تہذیب پر چڑھائی ہوتی مٹھائی
 ۹۲ ضیانتِ احباب
 ۹۵ سود خوار کا حشر
 ۹۴ شراب کی تجارت
 ۹۶ انگریزی دوا کا حکم
 ۹۶ شراب کیوں حرام ہے
 ۹۸ آپ زمزم کی خصوصیات
 ۹۹ کون سا پانی کھڑا ہو کر پئے
 ۹۹ کھانا کھاتے وقت بونا

۸۔ ممنوعات - ۱۰۱

- ۱۰۲ نامحرموں کی طرف دیکھنا
 ۱۰۲ نامحرم کی نظر سے بچنا
 شریفی ادویوں کا آوارہ ٹوٹوں کے ساتھ آنا
 ۱۰۳ صالح کو ناسخ سے بچنا
 ۱۰۴ پردہ کا حکم سب کے لئے یکساں
 حصول بیت اور علم دین کے لئے...
 ۱۰۵ غیر محرم سے خدمت لینا

۹۔ تقریبات - ۱۰۶

- ۱۰۸ ذکر رسول اجل عبادات
 ۱۰۸ مجلس میلاد سے روکنا
 ۱۰۹ محفل میلاد کے عدم جواز کی وجوہات
 ۱۱۰ قیام میلاد مستحب ہے
 ۱۱۱ شہادت نامہ پڑھنا

- ۱۵۶ انگوٹھے چومنا
 ۱۵۷ قبر کو بوسہ اور صبح کر سلام
 ۱۵۸ علماء و مہتمما کے ہاتھ پاؤں چومنا
 ۱۵۹ سلام کا جواب
 ۱۶۰ سلام کفار کا جواب
 ۱۶۱ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا
 ۱۶۲ مصافحہ بعد نماز
 ۱۶۳ عرب کے ساتھ محبت

۱۵۔ مزارات و تبرکات۔ ۱۶۵

- ۱۶۴ نقشہ روضہ مبارک
 ۱۶۵ نقشہ پاک کی زیارت
 ۱۶۶ آثار شریفہ سے تبرک
 ۱۶۷ فضائل نقشہ نعین شریفین
 ۱۶۸ مدینہ طیبہ کو شرب کہنا تا اجازت
 ۱۶۹ بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا طریقہ
 ۱۷۰ مزار میر کے بعد عرس میں جا سکتا ہے
 ۱۷۱ تاریخ عرس کی تعیین کی مصلحت
 ۱۷۲ قبر پر پائنتی کی طرف سے حاضر ہونا
 ۱۷۳ بزرگوں کو تکلیف ہوتی ہے
 ۱۷۴ مزارات پر عورتوں کی حاضری
 ۱۷۵ طواف مزارات
 ۱۷۶ بارگاہ رسالت میں حاضری کا ادب

- ۱۳۵ مزار میر کرانا یا سینا
 ۱۳۶ شادی میں تماشے
 ۱۳۷ باجے گانے گیت منقذات
 ۱۳۸ وفد بھانا سہرے سہاگ پڑھنا
 ۱۳۹ ڈھول سازگی کے ساتھ قوال
 ۱۴۰ گیند کھیلنا
 ۱۴۱ فحش گائیاں
 ۱۴۲ سونا چاندی خدا کے دشمن
 ۱۴۳ بندر ریچھ کا تماشہ دیکھنا
 ۱۴۴ کبوتر مرغ و بیڑ بازی

۱۶۔ مباحات۔ ۱۴۵

- ۱۴۵ پنج آیت کا حکم
 ۱۴۶ ہتھوڑ کی بنائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ
 ۱۴۷ بنیر شیرینی ذکر میلاد
 ۱۴۸ فاتحہ کا حقیقی مفہوم
 ۱۴۹ کھانا سامنے رکھنا
 ۱۵۰ اپنے لئے ایصال ثواب
 ۱۵۱ سوئم کے چنے
 ۱۵۲ سوئم کیوں؟
 ۱۵۳ بچوں کو ایصال ثواب

۱۷۔ تسلیمات و تعظیبات۔ ۱۵۳

- ۱۵۳ سیدہ تعظیمی حرام ہے
 ۱۵۴ سنانقہ و مصافحہ

مِیَابِیَاتُ

انتخاب — ہندیہ — تقریظ

تعارف — تقدیم

انتساب

چودھویں صدی کے اس عظیم مصلح قوم اور
مجدد ملت کے نام

جن کے علم نے عملی و اصلاحی کوششوں سے
اسلامی تعلیمات اور پیشے بہا تجدید سے۔
کارناموں نے احکام خداوند سے اور
شریعت محمدی کو اسے یہ صدیوں کے
چڑھے ہوئے گرد اور جہے ہوئے خاکے
سے پاک و صاف کر کے پرستار اپنے خدا
و جبارے نثار اپنے مصطفیٰ کے سامنے پیشے فرما
کر اپنے کو راہ عمل میں روشنیار کھیر
دیے سے

اے امام ہدی و ارث انبیاء عارف کبریا عاشق مصطفیٰ
تجہ کو کہتی ہے دنیا امام رضا تجہ سے اسلامیت کے مقرر کھلا

نذر گزار

محمد میر کاتب ضیائی بی بی بجا پوری

عہد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی تدیس مولانا مولانا محمد رفیع التوفیق ۱۳۴۲ھ

تقریظ

اویں شہیر حضرت علامہ محمد صاحب القادری نسیم بستوی مدیر اعلیٰ فیض الرسول
بڈاؤں شریف ضلع بسنی

۴۸۶

مُحَمَّدًا وَفُصِّلَ عَلَيَّ رِسْوَالِي الْكَرِيمِ

برادرِ طریقت فاضلِ گرامی حضرت مولانا محمد میکائیل صاحب ضیائی حبیبی
بھاگلپوری جماعتِ اہلسنت کے مشہور و ممتاز عالم ہیں۔ آپ ایک نامور عالم و فاضل
ہونے کے ساتھ ہی ساتھ صاحبِ طرز انشا پر داز اور خوش فکر لغت گو شاعر کی
حیثیت سے بھی اپنا ایک جداگانہ رنگ و انداز رکھتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "تعلیمتِ اعلیٰ حضرت" مولانا محمد میکائیل ضیائی کی تازہ
ترین تالیف و ترتیب ہے جس میں موصوف نے نہایت سلیقہ سے عام فہم اور
سلیس طرزِ تحریر میں مجددِ دین و ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے وہ
گرانمایہ فتاویٰ اور اقوال و ارشادات جمع کئے ہیں جو خواہوں کے لئے زبردست
لمحہ فکریہ اور عوام کے لئے منارِ اصلاح و ہدایت کا درجہ رکھتے ہیں۔ فاضل مرتب
نے حالاتِ حاضرہ اور موجودہ ذوقِ مطالعہ کے پیش نظر "تعلیمتِ اعلیٰ حضرت" حسب
ذیل عنوانات میں تقسیم کر کے اس کی افادیت و جامعیت میں چار چاند لگا دیے
ہیں۔

مبادیات — اعتقادات — عبادات — علمیات —
اسلامیات — احکامات — ماکولات و مشروبات —
ممنوعات — تقریبات — رسومات — بدعات و
منکرات — لغویات — مباحث — تسلیمات و تعظیبات —

مزارات و تبرکات

آج کے پُراشوب اور انحطاط پذیر دور میں جبکہ عوام تو عوام خواص بھی اسلامی احکام و مسائل سے یا تو بالکل بے خبر ہیں یا دیدہ و دانستہ انہیں نظر انداز کر رہے ہیں۔ اور نام نہاد آزادی و روشن خیالی کا سہارا لے کر اسلامی تعلیمات اور مذہبی افکار و نظریات کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ جن کے انجام و نتیجہ میں طرح طرح کی تباہ کن ذلت و رسوائی کی پستیوں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اخلاقی قدریں پامال ہو رہی ہیں اور کتاب و سنت کے احکام و ارشادات کا پیکر و آئینہ دار مسلمان بس نام کا مسلمان رہ گیا ہے۔ مسلم قوم کی بد عملیوں اور اخلاقی کمزوریوں کو دیکھ کر نہایت درد و کرب سے کہنا پڑتا ہے۔

کچھ ایسا رنگ بدلا ہے زمانے کے حوادث نے
جو کل دیکھی تھی صورت آج پہچانی نہیں جاتی

حضرت مولانا صیافی صاحب کو سید العارفین امام التارکین سراج السالکین حضور مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد حبیب الرحمن صاحب قادری عباسی علیہ الرحمۃ والرضوان سے شرف بیعت بھی حاصل ہے۔ غالباً اسی روحانی تسلیق کے ادب و احترام میں موصوف نے تعلیمت علیہ الخشت مرتب کر کے اپنے شیخ طریقت کے دینی و روحانی مشن کو زندہ اور متحرک بنانے کی پوری پوری قلبی جدوجہد فرمائی ہے جو بلاشبہ قابل قدر و لائق تقلید ہے۔ رب کریم تعلیمت علیہ الخشت کو عوام و خواص کے ہر طبقہ میں مقبول فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین بجا حبیبک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و صحبہ

محمد صابر القادری نسیم بسوی

بجانب

دیرا علی ماہنامہ فیض رسول۔ راولی شریف سٹی روڈ،

۳۰ صفر النظم ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۲۰۲۴ء بروز روز جمعہ مبارک

(دارالذوالچندر)

مولف کا اجمالی تفسار

ان خطیب استاذ القراء حضرت علامہ قاری محمد قاسم صاحب حسینی برکاتی
صدر شعبہ حفظ و قرأت الجامعہ العربیہ احسن المدارس قدیم کانپور

چند سال پہلے کی بات ہے کہ کانپور میں فاتحہ خوانی کی ایک مقدس تقریب میں شہر کے ممتاز و مفتخر علماء کرام و شعراء عظام کے ساتھ یہ خادم بھی شریک بزم تھا۔ اس محفل میں ایک بڑی ہی پراسرار شخصیت بھی جلوہ گر تھی۔ شرکار بزم کے ساتھ میری نظر بھی بار بار اس مقدس ہستی کی طرف اٹھ رہی تھی۔ جس کا ہر انداز علم و فن کے بحر سبکراں کا نادر و نایاب اور دلکش مونی معلوم ہو رہا تھا جس کے چہرے کی سنجیدگی و متانت فکر و نظر کی بلندی اور ذہن و دل کی طہارت کی آئینہ دار تھی۔ کھوڑی دیر اسی کش مکش میں مبتلا رہا کہ اچانک چپکے سے کسی نے میرے کان میں کہا کہ اسے آپ انہیں نہیں جانتے یہی تو حضرت مولانا قاری محمد میکائیل منیانی ہیں۔

اتنا سننا تھا کہ بس نہ پوچھئے۔ دل کی عجیب کیفیت ہو گئی۔ میں سوچنے لگا کہ جس کے نہ جانے کتنے معنائیں ہندوستان کے بڑے بڑے رساکی و جرائد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا اور صلی ملاقات کا شوق و سحر قلبی میں بہت دنوں سے انگریز ایماں لے رہا تھا جس کی علمی، ادبی اور لسانی صلاحیتوں سے بالمشافہ محظوظ ہونے کا خیال بار بار آیا کرتا تھا۔ آج بفضلہ تعالیٰ اس سے گفتگو کا موقعہ میسر آیا۔ اور پھر کچھ ایسا ہوا کہ مولانا نے محترم کے اخلاق و کردار اور شریف النفسی نے مجھے اتنا متاثر کیا کہ ملاقاتیں بڑھتی رہیں تعلقات وسیع سے وسیع تر ہوتے گئے۔ اور اب تو یہ حال ہے کہ اگر حضرت موصوف سے دو چار روز ملاقات نہ ہو تو ایسا لگتا ہے کہ صد
اک زمانہ ہوا انہیں دیکھے۔

بات نکل پڑی ہے تو جی چاہتا ہے کہ مولانا نے محترم کے کچھ حالات سے قارئین کو بھی

مطلع کیا جائے۔ تو آئیے مامنی کے دیرپوں سے تقریباً تیس سال پہلے کا زمانہ دیکھیں اور تصویرت
 و تخیلات کی دنیا میں صوبہ بہار کے مشہور و معروف ضلع سہاگلپور تک چلیں جو حضرت مولانا کا
 محمد میکائیل صاحب نسیائی جیسی سہاگلپوری کا آبائی وطن ہے۔ جہاں سے مولانا نے محترم کی زندگی
 کا آغاز ہوتا ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے موصوف عروج و ارتقا کی ان منزلوں تک پہنچ جاتے
 ہیں جہاں تک لوگ بہت کم پہنچ پاتے ہیں۔

جسے چاہے اس کو نواز دے یہ درحیب کی بات ہے

تو بچے بنور پڑھے اور لوح دل پر لٹکیے شہر سہاگلپور سے کچھ دور ایک بہت
 ہی زرخیز اور جائے وقوع کے لحاظ سے بڑا پر فضا اور خوبصورت قصبہ سہاگلپور کٹور یہ
 ہے جو مولانا نے محترم کی جائے پیدائش ہے اسی قصبے کے ایک معزز گھرانے میں محترم
 مولانا محمد میکائیل نسیائی ۱۳۷۹ھ میں تولد ہوئے۔ جب کچھ بڑے ہوئے تو آپ کے والد بزرگوار
 عالیجناب محترم جمیل احمد صاحب جیسی نے اپنے نوز نظر کو ابتدائی تعلیم کے لئے قصبے کے ایک
 مکتب میں داخل کر دیا۔ چونکہ مولانا ذہین ہونے کے علاوہ بڑے سنجیدہ بھی تھے اور فطری طور
 پر کھیل کود اور غیر ضروری معمولات سے دور رہتے تھے اس لئے بہت جلد ناظرہ قرآن پاک اور
 اردو وغیرہ کی تعلیم حاصل کر لی۔ اس کے بعد والد بزرگوار نے عربی و فارسی کی ابتدائی تعلیم
 کے لئے ایک قصبہ عمر پور کے مشہور و معروف مدرسہ خیر المدارس میں داخل کر دیا۔ اس
 نظامیہ کی ابتدائی کتابیں پڑھ لینے کے بعد مولانا نے محترم کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ کسی
 بڑے دینی ادارے میں چل کر حصول علم کے لئے بیقرار متناؤں کو قرار امیریتاب آنسوؤں کو
 تسکین اور مضطرب جستجوؤں کو راحت و تسکین سے ہمکنار کیا جائے۔ اور پھر غوث اللہ عظیم
 کاشمیری محبت غوثیت مآب کی شمع فروزاں لے کر اپنے غوث کی سنت پر عمل کرنے کے لئے
 سہاگلپور سے دور و دراز کا سفر کر کے ملک کی مرکزی میاری اور عظیم درس گاہ
 خیریت نظامیہ لکھنؤ آئے۔ اور وقت کے عظیم محقق و مدبر
 سلطان المرثین استاذ العلام حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء الحسن صاحب قسب

میں بہت کم نظر آتا ہے۔ اور پھر سونے پر سہاگہیہ کہ قدرت نے آواز اتنی ابھی اور ترنم اتنا جاں نواز بننا ہے کہ جس محفل میں پہنچ جائیں لحن داؤدی کی تصدیق کرتا ہوا ترنم دلہیز سامعین کو مسحور و محظوظ رکھے بغیر نہ رہ سکے۔

چونکہ یہ تمام صلاحیتیں اور خوبیاں مولانا میں زمانہ طالب علمی سے ہی تھیں اس لئے ہر ادبی ادارہ و مذہبی مدرسہ اس وقت کا منتظر تھا کہ کب وہ وقت آئے کہ دریا سے علم و ادب کے دریا تابیاب سے ہم اپنی آرائش و زیبائش میں امانت کے ساتھ اپنی شہرت میں چارچاند لگائیں۔ خدا خدا کر کے وہ حسین و دلکش لمحات آپہنچے اور ۲۵ مئی ۱۹۶۹ء کو حضرت علامہ کامل سہرانی علیہ الرحمۃ کے عرسِ چہلم کے موقع پر ملک و ملت کے مائے ناز علماء کرام کی موجودگی میں مولانا نے محترم کے سر پر نیابت رسول کا تاج زرّیں جگمگائے لگا کر پھر کیا تھا ملک کے گوشے گوشے سے خطوط آئے اور مولانا موصوف ستمبر ۱۹۶۹ء میں الہ آباد تشریف لائے اور اگست ۱۹۸۱ء تک ماہنامہ پاسبان الہ آباد کے نائب مدیر رہے۔ اس کے بعد کرناٹک کی مشہور و معروف درس گاہ دارالعلوم شاہ جماعت ہاسن میں ستمبر ۱۹۸۱ء سے فروری ۱۹۸۲ء تک درس و تدریس کی خدمات انجام دیئے رہے۔ اپریل ۱۹۸۲ء میں کانپور تشریف لائے اور ہندوستان کے معروف ادارہ استقامت سے وابستگی اختیار کر لی اور دسمبر ۱۹۸۳ء تک استقامت ڈائجسٹ کے معاون مدیر رہ کر اپنی زبان و قلم سے دین مصطفوی کی خدمات انجام دیں اور اس کے بعد سے اب تک مسجد مولوی محمد عابد اللہ محل کانپور میں خطیب و امام کی حیثیت سے خدمت کر رہے ہیں۔ اسی عرصے میں حضرت موصوف نے بڑی شدت سے یہ محسوس کیا کہ اہلسنت و جماعت کا مخالف گروپ عوام اہلسنت کو یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ اسلام میں جن قدر غلط رسومات داخل ہوئی ہیں وہ سب بریلوی سنیوں کی غفلت و لاپرواہی کا نتیجہ ہیں

۱۔ مولانا نیازی صاحب نے درس نظامی کے علاوہ درجات عالیہ میں سنٹی کامل، مولوی، عالم، فاضل الہ آباد اور ڈاؤننگ اور ڈیپلوما
عسوار دہلی گڑھ سے کیا اور کانپور تشریف لانے کے بعد کانپور یونیورسٹی سے ایم اے بھی کر لیا۔ ۱۲ مئی ۱۹۸۱ء

محدث بہرائی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں زانوسے تلمذ تہہ کر کے بڑے ذوق و شوق اور انہماک کے ساتھ علم دین حاصل کرنے لگا۔ جامعہ خیریہ میں جہاں حضرت محدث بہرائی قبلہ کی شفقتیں موصوف کے سر پر سایہ نگیں تھیں، وہیں حضرت علامہ محمد فضل الرحمن صاحب قبلہ سہاگپوری کی عنایت و تواضعات اور منکر ملت مخربہار ادیب الادب حضرت علامہ مولانا محمد میاں صاحب کمال بہرائی علیہ الرحمہ کا کرم بے پایاں بھی مولانا سے محترم کو حاصل ہوا۔ نتیجتاً موصوف میں عربی و فارسی ادب کے ساتھ ہی ساتھ اردو ادب کا ایسا ذوق پیدا ہوا کہ مختصر سے وقت میں مضمون نگاری کی دنیا میں مولانا نے جو کامیابیاں حاصل کیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ کیوں نہ ہو حضرت علامہ کمال میاں علیہ الرحمہ جیسے محقق و مدبرا و دانشدار ادیب کے شاگرد کو ایسا ہونا بھی چاہیے۔ اور صرف یہی نہیں کہ موصوف کسی مضمون کو اپنی فکر انگیزی و حقائق نگاری کے زیور سے آراستہ و سراستہ کر کے اپنے قارئین کے ذوق مطالعہ کو آسودگی بخشنے ہیں بلکہ موصوف ایک شاندار اور خوش فکر شاعر بھی ہیں۔ موصوف کا ایک ایک شعر عشق و محبت کے سانچے میں ڈھلا ہوا الفاظ و معانی کا ایک شگفتہ و شاداب تہن معلوم ہوتا ہے۔ اصناف سخن میں نعت گوئی سب سے مشکل ترین صنف ہے جہاں ادب و احترام کا اس قدر لحاظ رکھنا پڑتا ہے کہ نہ پوچھے کہ نعت کی حدود سے ذرا آگے بڑھے تو الوہیت، پیچھے ہٹے تو تنقیص رسالت، ایسی مقدس بارگاہ میں عقیدت و کائنات کا خراج پیش کرنا جہاں فرشتے بھی مودب و دست بستہ حاضر ہوں مشکل ترین امر ہے۔

ادب کا ہیت زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

لیکن سچ کہا ہے کسی نے کہ سچے عاشق کی دیوانگی پیکر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں

کو اپنی جانب متوجہ و ملتفت کر لیتی ہے۔ اور اس توجہ کے سبب عشق کی بلا خیزیاں بھی ادب

و احترام کے سانچے میں ڈھل جاتی ہیں۔ اور شاید تو کیا یقیناً اسی توجہ کا ثمرہ ہے کہ مولانا۔

ضیائی صاحب خوب سے خوب تر نعتیں بھی کہتے ہیں۔ الفاظ کی نشست و برخاست، خوبصورت

اسالیب و تراکیب اور ندرت پانی کا جوا نماز و ذخیرہ مولانا کے یہاں ملتا ہے ان کے ہر شعر و

لہذا موصوف نے بڑی کوشش و کاوش کے بعد ایک ایسی کتاب تصنیف فرمائی جس میں سرکار اعلیٰ حضرت
 امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تعلیمات کو جمع فرما کر یہ واضح فرمادیا کہ
 اعلیٰ حضرت اور ان کے متبعین پر گستاخانہ خداداد رسول کا یہ صہرت الزام ہے جس کی کوئی حقیقت
 نہیں۔ زیر نظر کتاب تعلیمات اعلیٰ حضرت کا مطالعہ خود اس دعویٰ کی دلیل پیش کرے گا
 کتاب کا ایک ایک ورق اور اس کی ایک ایک سطر عشق رسول کا اگر انقدر سرمایہ ہے موصوف
 کے اسلوب تحریر نے کتاب کی افادیت میں جو اضافہ کیا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ آج کے
 اس پراشوبہ دور میں جبکہ مسلمان اور بطور خاص ہمارا نوجوان طبقہ جو حیا و عورت اور شہوت انگیز
 افسانوں میں ذہنی تسکین تلاش کرتا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ انشاء اللہ اس کے مردہ ضمیر کو
 زندگی، خوابیدہ جذبوں کو بیداری اور قلب و نظر کو عشق و ایمان کی لذتوں سے آشنا
 کرے گا۔ دعا ہے کہ مولائے کریم مکین گنبد خضدار علیہ التحیۃ والتثاکی عظیموں کے مدفن
 میں موصوف کو اسی طرح دین ستین کی خدمت اور تمام مسلمانوں کو اس کتاب سے مستفیض
 ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یارب السموات والارضین ط

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین بار

محمد قاسم حبیبی برکاتی الہ آبادی

صدر شعبہ تجوید و ترتیل جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند و خطیب جامع مسجد شریف دیوبند

چین ٹیچنگ - کانپور

۱۲/۸/۲۰۰۵ مطابق ۵/۱۰/۱۹۸۴ بروز دو شنبہ مبارک

قابل قدر کارنامہ

از رفیع صحافت حضرت مولانا طیش صدیقی مشیر مرتب استقامت و اجتناب کا پتہ

عالم ویشائے، فاضل نوبوائے عزیز سے مولانا قاری محمد میر کا ایسے صاحب فیاضتے ہر طرح لائق ستائش و مستحق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے وقتے کہ ایک اہم اور عظیم ضرورت سے احساس ہے نہیں کیا بلکہ اسے کو پورا کرنے کے لئے اپنے علم و قلم کے ملاحیتوں سے جائز طور پر استفادہ کیا جسے کار و ثنائے اور تابناکے نتیجہ زیر نظر کتاب "تعلیمت اعلیٰ حضرت" کے شکلے میں باصرہ نواز سے کر رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت سے عظیم البرکتے اہم اہل سنت سے مجددین سے ملتے حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحبے فاضل بریلوی سے قدس سرہ کے پاکے و پاکینہ تعلیمات جو ہزاروں صفحات پر مشتملے ان کے ایمانے افروز باطلے سوز اور روح پرور تصنیفاتے (قواعد و فنویہ وغیرہ) میں سے

و فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کر شہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا

کا مظاہرہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں یکجا کہ ایک آفتابے درخشاں کے صورتے میں پیشے کر دینا کوئی معمول سے کام نہیں ہے ایک کارنامہ بلکہ بلا خوںے تردید کہنا چاہیے کہ "قابل قدر کارنامہ" ہے۔ دراصل فیاضتے صاحبے کے اسے مستحقے کوششے جسے نے مجے مجبور کیا کہ اپنے بے پناہ معروضیاتے کے باوجود ان سے چند سطور کو قلم بند کرنے کے لئے وقتے نکالے لیا۔

میرے دعا ہے کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب و محبوب مصطفیٰ سے باری
 رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدرد و طفیل میں اسے کتاب کو قبولے خاصے و عام
 بنائے اور فیائے ہدایت کو توفیقے رفیعے عطا فرمائے کہ وہ اپنے ظلم و ظلم سے دیے دستے
 کے پیشے اور پیشے خدمات انجام دیے آئینے بجاہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم۔

محی الدین احمد شیش صدیقی قادری رضوی
 یوم جمعہ ۱۲ صفر المنظر ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۹ اکتوبر
 ۱۹۸۶ء

تقریظ

ازہ سحر البیان حضرت علامہ عبد الرحیم صاحب قباوری ناظم عالیٰ ارا العلوم غوثیہ اشرفیہ
کانپور

فاضل جلیل حضرت مولانا محمد میکاتیل صاحب ضیائی سجا گلپوری اپنی خدا داد صلاحیتوں کی بنیاد پر
علمی و ادبی حلقوں میں ایک نامی گرامی نعت گو شاعر کامیاب راسخ و ادیب کی حیثیت سے نہایت تیزی کے ساتھ
شہرت و مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ اور دنیا کے علم و ادب میں اب وہ تھوڑے ہی وقت میں

ہر دور اور ہر زمانے میں قلم کا جہاد تلوار سے کہیں زیادہ موثر اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔

اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ عظیم کارنامہ جہاد بالقلم ہی تھا
جس کے نتیجے میں اگر ایک طرف وقت کے تمام فرقہ ہائے باطلہ کے قلعے سمار اور منہدم ہو کر رہ گئے تو
دوسری طرف رہتی دنیا تک کے واسطے حق و باطل کے درمیان حیطہ نشان قائم ہو گیا۔

انتہائی خوشی کی بات ہے کہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے فکر و فن اور علمی و قلمی کارناموں کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرنے کے لئے ماضی قریب میں دنیا
کے مانے ہوئے اہل قلم حضرات کی نہایت کامیاب کاوشیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ چنانچہ ہندوستان اور پاکستان
کے ساتھ ساتھ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی اسی سلسلے میں نمایاں کام ہوا اور ہو رہا ہے۔

پینیر اسلام سرکار رسالت، آب رومی زندہ ہستی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی مسلم ہو یا مسلم سر سے
لے کر پیر تک بہر حال قانون اسلام کا پابند ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر افراط و تفریط سے بچنے ہوتے قوی و
تمام تر ذمہ داریوں کو پوری کر لے جانا زندگی کی مزاج سمجھتا ہے۔ بلاشبہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا
فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں تقریرات شریعت کے نفاذ اور اعلان حق و صداقت کی راہ میں کسی
سموئی کی بھی تفریط کو برداشت نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ ٹھیک اسی طریقے
پر ایمان و عقیدے کی اصلاح اور رشد و ہدایت کے سلسلے میں کم سے کم درجے کی افراط کو بھی جگہ نہیں دینی ہے۔

جن لوگوں نے اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شدت اور سختی کا الزام لگایا ہے درحقیقت وہ حضرات عصبیت اور تنگ نظری سے منسوب ہو کر مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے کو بریلی سے دور رکھنے کے واسطے صرف اسلئے پورے شد و مد کے ساتھ مجاہد میں لگ گئے تاکہ مسلمان ان کے دام فریب سے کسی طرح نہ نکل سکے۔

حضرت مولانا محمد میکانیل صاحب ضیائی قابل مدد مبارکباد میں جنہوں نے انتہائی عرق ریزی کے ساتھ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی کی نہ جانے کتنی کتابوں اور فتاویٰ کی چھان بین کی ہے تعلیمت اعلیٰ حضرت کے میٹر و مواد کو اکٹھا کیا اور نہایت سلیقے و ذہنی سے ترتیب دے کر وقت کی اہم ترین ضرورت کو پوری کرتے ہوئے انصاف پسند اہل علم کے سامنے ایک ایسا صاف و شفاف آئینہ پیش کر دیا ہے جس میں بڑی آسانی کے ساتھ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جاسکتا ہے اور دیکھنے، جانچنے اور پرکھنے کے بعد یہ فیصلہ کرنا بالکل آسان ہو گا کہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا ایک کامل رہنما اور قابل تقلید شخصیت کا نام ہے۔ پوری کتاب دیکھنے کے بعد مکمل طور پر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مولف نے جس طور سے جی لگا کر تعلیمت اعلیٰ حضرت کو ترتیب دیا ہے اس کا شرح شروع سے لے کر آخر تک انداز بیان میں کامل سنجیدگی و شائستگی اور زبان کی چاشنی کا بھی خاص لحاظ رکھا ہے۔ اس ناگفتہ بہ دور میں جبکہ مسلمان اسلام اور اسلامیات دین اور دنیا سے کوسوں دور ہونے جا رہے ہیں۔ علم اٹھتا جا رہا ہے، جہل بڑھتا جا رہا ہے، میرے نزدیک عوام، خواص، اپنے بیگانے ہر طبقے کے لئے ضروری ہے کہ بالکل کھلے ذہن کے ساتھ، تعلیمت اعلیٰ حضرت کا مطالعہ کر کے پہلے سمجھنے کی کوشش کریں پھر اس پر عمل کر کے خدا و رسول کی بارگاہ کی خوشنودی نیز وارین کی کامیابی حاصل کریں۔ آخر میں دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ خدائے قدیر مولانا کی اس گرانب قدر کاوش کو شرف قبول عطا فرما کر مسلمانوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

حمید الرحمہ قادری

۱۳ مہر المنظر ۱۴۰۵ھ بروز پنجشنبہ

جذبات و احساسات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا ہندوستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی ان بلند ترین ہستیوں میں شمار ہوتا ہے۔ جن کا ورود مستور تاریخ کے اس حصہ میں ہوتا ہے جبکہ تمام اطراف و جوانب سے شجرات اسلام کو باطل قوتیں نیست و نابود کرنے کی ناکام کوشش کرتی ہیں اور اہل اسلام کو قسم قسم کے سبز باغ دکھا کر باطل کے دام میں پھنسا کر اتباع شیاطین پر لا کھڑا کرنے کے لئے ہمہ روز گامزن رہتی ہیں۔ ایسے وقت میں ہزار ہا گردش یل و نہار لوگوں کی ان دعاؤں اور آرزوؤں میں کٹ جاتی ہیں کہ پروردگار عالم ایک بلند ترین انسان پیدا فرما جو جاء الحق و زهق الباطل کا مظہر ہو تب کہیں جا کر ایسی شخصیت لوگوں کے سامنے نمایاں ہوتی ہے جو دین و دنیا کے وہ کام جو عام لوگ صدیوں میں نہیں کر پاتے تھوڑی مدت میں کر جاتی ہے۔ اور دنیا اس کے کارنامے دیکھ کر انگشت بدنداں اور متحیر رہ جاتی ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ اس کے پیچھے کوئی خدائی طاقت ضرور کار فرما ہے جو اس سے اتنے عظیم کام انجام دلاتی ہے۔ پھر ایسی شخصیت کو آخر کار دنیا "مجددین و ملت" کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت مجددین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر ترین تعارف یہ ہے کہ افغان نسل کے ایک خوشحال اور متمول گھرانے میں بریلی کی سرزمین پر ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ولادت ہوئی۔ اپنے والد سے تسلیم پائی۔ خدا واد صلاحیتوں نے چودہ سال کی عمر (۱۸۶۹ء) میں مسند افتار کا ذمہ دار بنایا

۵۰ مالانکہ حساب لگانے پر ۲۴ اگست ۱۸۵۶ء آتا ہے اس پر نسخ نگاروں کی توجہ خاص کی ضرورت ہے۔

۱۸۶۶ء میں خانوادہ برکاتیہ کے ارادت کیشوں میں شامل ہوئے ۱۸۶۵ء میں حج کی سعادت حاصل کی جہاں علماء حرمین طہیین نے سند و اجازت سے نوازا۔ دو مرتبہ ۱۹۰۵ء میں حج و زیارت کو گئے۔ مکہ معظمہ میں آٹھ گھنٹے کے اندر "الدَّلَّةُ الْبَلِیَّةُ" تصنیف فرمائی جسے دیکھ کر علماء حرمین نے اپنا امام تسلیم کیا۔ اسی سفر میں ہند کے چند علماء سو کی دریدہ و مہنیوں پر علماء عرب سے آخری فیصلہ حاصل کیا جسے "حسام الحرمین" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں قرآن عظیم کا شاندار ترجمہ "کنز الایمان" کیا۔ ۱۹۲۱ء میں وصال ہوا۔

۱۸۵۶ء سے ۱۹۲۱ء تک کی ۶۵ سالہ حیات میں اعلیٰ حضرت نے تقریباً ۶۵

علوم و فنون پر ایک ہزار کتب و رسائل تصنیف فرمائیں۔ عشق و ایمان سے بھرپور قرآن کا ترجمہ دیا۔ ۱۲ ہزار صفحات پر مشتمل فقہی مسائل کا خزائنہ "فتاویٰ رضویہ" کے شکل میں عطا کیا۔ اگر ہم ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو ان کی ۶۵ سالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر ۵ گھنٹے میں امام احمد رضا ایک کتاب ہمیں دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک متحرک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا جو کام تھا امام احمد رضا نے تنہا انجام دے کر اپنی جامع و ہمہ صفت شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے۔ لیکن افسوس کہ اس جاندار حقیقت کی معرفت والے اب تک اپنا حق ادا نہ کر سکے۔ آج ہم سن عیسوی کے تراسویں سال میں داخل ہو چکے ہیں اور امام احمد رضا کو پر وہ فرمائے ۶۲ برس گذر گئے ہیں۔ ان کا فرض تھا کہ ہم اپنے محبوب قائد کے علمی کارناموں سے اسلامیان ہند اور عالم اسلام کو متعارف کراتے تحقیقات و تصنیفات کے جوہر بکھیر دیتے۔ افسوس کہ امام احمد رضا کی بارگاہ میں ہم ۶۲ برس کے بعد ۶۲ کتابیں بھی نہ پیش کر سکے۔

ایک طرف ہماری سرد مہری کا یہ عالم کہ ان پر کتابیں لکھنا تو ایک طرف خود ان کی بہت سی کتابیں اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکیں جبکہ

دوسری جانب مسلسل تقریر و تحریر کے ذریعہ امام احمد رضا کی شخصیت کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ ان کی گراں مایہ خدمات کا اعتراف تو بڑی بات ہے ان پر تہمتوں کے انبار ہیں۔ یہ سلسلہ برسوں برس سے نہیں نصف صدی سے جاری ہے۔ غیر شعوری نہیں منظم طریقے پر ہندو ہی میں نہیں ایشیا و یورپ کے تمام ممالک میں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ آج کا سنجیدہ انسان اس طرف رخ کرتے جھکتا ہے۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے گرد و پیش کی فضا میں یہ آوازیں گونجتی رہتی محسوس کی ہیں بلکہ بار بار میرے کانوں سے ٹکراتی رہی ہیں کہ:

● مولانا احمد رضا خاں بہت سخت مزاج اور شدت پسند تھے۔

● مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں بے حد بے باک تھے۔

● رسول اللہ کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر جانتے تھے۔

● غیر خدا کے لئے سجدہ حلال جانتے تھے۔

● وہ اپنے ماننے والوں کو بدعات و منکرات کی تعلیم دیتے تھے۔

● انہوں نے غلط اور غیر شرعی رسومات کی بنیاد ڈالی ہے۔

محاسبہ آخرت سے بے نیاز ہو کر بے بنیاد الزامات کسی پر بھی لگائے جاسکتے ہیں۔ چودہ سو سال کی تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ اسلام کا کوئی ایسا محقق و رہنما نہیں ہے جسے الزامات کی وادیوں سے نہیں گذرنا پڑا۔ لیکن عدل پسندوں کا یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ الزامات کو ثبوت کی روشنی میں جانچتے ہیں۔ ثابت ہونے پر ملزم کو مجرم سمجھا عدم ثبوت پر مظلوم گردانا۔ امام احمد رضا کو مجرم یا مظلوم ثابت کرنے کے لئے اس وقت کون سے ذرائع ہیں؟ بالکل سامنے کی بات ہے کہ ان کی خود کی تصنیفات و تالیفات ہی مخالف و موافق کے لئے ذریعہ بن سکتی ہیں۔

زیر نظر کتاب "تعلیمت اعلیٰ حضرت" انہیں جذبات و احساسات کے پیش نظر

امام احمد رضا کی تصنیفات و تالیفات کے گراں مایہ و بیش قیمت اقتباسات پر مشتمل ہے۔

جس کے مطالعہ سے آپ پر یہ حقیقت آشکارا ہو جائے گی کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی دین پر
نے اپنی تصنیفات، تالیفات و تعلیمات میں منہاج شریعت و منوال سنت سے کہیں
بھی ایک سرِ موفرق نہیں آنے دیا ہے۔ اور اس بات کا مکمل خیال رکھا ہے کہ جائز کو جائز
اور ناجائز کو ناجائز کہا جائے۔ بلکہ جو شئی مباح ہے اس کو بلاوجہ ناجائز کہنے والوں کی سخت
سزائش فرمائی ہے اسی طرح غیر شرعی امور کو داخل عمل کرنے والوں پر اپنی سخت نافرمانی
کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر کسی نے فاتحہ کی چیز کو سامنے رکھ کر ہی فاتحہ کرنے کو ضروریات دین میں
سے سمجھا اور یہ خیال کیا کہ اس کے بغیر فاتحہ درست نہیں تو اس کی تشبیہ اس طرح فرمائی کہ یہ شریعت
مسطرہ پر اقرار ہے۔ ایسے شخص کے لئے توبہ لازم ہے۔ ساتھ ہی سامنے رکھنا ناجائز کہنے والوں
پر بھی اپنی خفگی کا اظہار فرمایا۔ اور وہ اس طرح کہ یہ شریعت پر اپنی طرف سے زیادتی ہے۔ ایسے
شخص کے لئے بھی توبہ واجب ہے۔ اس لئے کہ شئی سامنے ہو یا نہ ہو ہر حال میں فاتحہ درست اور
جائز ہے۔ اسی طرح قبروں کے اوپر عود یا لویان جلانے کی سخت ممانعت فرمائی اس کے علاوہ
وہاں بے ضرورت اور بے وجہ چراغ روشن کرنے کو اسراف بے جا کہا۔ لیکن صاحب مزار کی
روح مبارک کی تعظیم کے لئے یا زائرین کی سہولت کے لئے یا قرآن کریم کی تلاوت کیلئے
اگر قبروں سے ہٹ کر روشنی کا نظم کیا جائے تو اس امر کو جائز قرار دیا۔ کیونکہ شریعت میں اس
سے ہرگز ممانعت نہیں بلکہ یہ امر پسندیدہ اور بہتر ہے۔ بلکہ باعثِ خیر و برکات بھی۔

علیٰ بن القیاس اس قسم کے سیکڑوں مسائل میں جن پر بے خوفی کے ساتھ
عالمانہ اور محققانہ انداز میں بحث فرمائی اور مومنوں کی صحیح رہنمائی فرمائی ہے۔

یہ ایک عجیب سی بات ہے کہ اولیاء کرام اور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے بغض و عناد رکھنے والے اور اپنے کو عالم یا مومن کہنے والے بہت سے
فریبی انسان ایسے ہیں جو اصلاح قوم کے بہانے امر جائز و مستحسن بلکہ مستحب اور مسنون
کو بھی فنا کرنے اور مٹانے کے درپے نظر آتے ہیں اور ان چیزوں کے لئے ناجائز و حرام
کا فتویٰ آسانی کے ساتھ دے دیتے ہیں کچھ بھی خدا کا خوف دل میں نہیں لاتے۔

اسی طرح کچھ جاہل صوفی، بے علم پیر اور نادان حضرات اغراض فاسدہ کی تکمیل اور حکم پرپی یا حصول زر کی خاطر خلاف شرع اور ناجائز امور کو بھی عملی طور پر کار خیر یا جائز قرار دیتے ہیں۔ خوف الہی و حساب محشر سے دور رہ کر اپنی لگن میں مگن نظر آتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات غلطی پر ہیں۔ اول الذکر حضرات تو ہین رسالت اور اہانت ولایت کی بنا پر ایمان سے دور اور کفر سے قریب تر ہیں بلکہ کفر کا طوق اپنی گردن میں ڈالے ہوئے ہیں۔ آخر الذکر حضرات عصیاں شعار، معصیت کش اور اپنی جہالت و نادانی کی وجہ سے خطا کار بننے نظر آ رہے ہیں۔ ان دونوں حضرات کی درست ہدایت اور ایمان دارانہ رہنمائی کا فریضہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے قول و فعل و تحریر کے ساتھ جس طرح انجام دیا ہے اسے آپ کی اصلاحی و تجدیدی خدمات ہی سے تعبیر کیا جائے گا جس کا خلاصہ یہی ہے کہ جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز مت کہو، مباح و مستحسن کو حرام اور حرام کو نوالہ تر بنانے کے لئے مباح و مستحسن اور حلال مت قرار دو کفر کا ایمان اور ایمان کا کفر نام مت رکھو۔

غالباً آپ کی انہیں رو بدعات و منکرات اور احیاء اسلام کے لئے جدوجہد کے سبب بعض علماء جرہین نے آپ کو چودہویں صدی کا مجدد کہا ہے چنانچہ عاظ کتب الحرم شیخ اسمعیل خلیل مکی لکھتے ہیں:

«بَلْ أَقُولُ لَوْ قِيلَ فِي حَقِّهِ أَنَّهُ مُجَدِّدٌ هَذَا الْقَرْنِ لَكَانَ حَقًّا وَصِدًّا»

لَيْسَ عَلَى اللَّهِ بِمُسْتَبْكِرٍ

أَنْ يَجْمَعَ الْعَالَمُ فِي وَاحِدٍ

ترجمہ: بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر ان (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا) کے بارے میں یہ کہا جائے

کہ وہ اس (چودہویں) صدی کے مجدد ہیں تو بیشک یہ بات صحیح و سچ ہوگی۔

خدا کے لئے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک فان میں ایک جہاں سمودے۔ (احیاء الحرمین ص ۱۵۱)

میں نے انہیں مذکورہ جذبات و احساسات کی ترنگ اور اعلیٰ حضرت کے

تعلیمات کے صحیح خدو خال کو پیش کرنے کے امنگ میں یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ اگر حقیقت پسند نگاہوں اور انصاف پرور قلوب و اذہان نے میری اس کوشش کو سراہا اور یہ جدوجہد کامیاب ہوئی تو انشاء اللہ العزیز اس کے بعد ان مسائل کو جو اس میں نہیں آسکے ہیں عوام کی عدالت میں پیش کرنے کی ذمہ داری نیاہوں گا۔ اب فیصلہ کرنا قارئین کا کام ہے کہ اعلیٰ حضرت کی ان تعلیمات کی روشنی میں باغیوں اور حاسدوں کے لگائے ہوئے الزامات بے بنیاد ثابت ہوتے ہیں یا نہیں۔ یقیناً آپ کچھ اسی طرح کا نتیجہ نکالیں گے۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہوں گے۔

حق سمجھایا حق فرمایا حق کے علاوہ سب ٹھکرایا
حق کی عزت، حق کی رفعت حق کی نصرت علیہ السلام

عقیدتکیش

محمد میکانیل ضیائی حبیبی سہاگلپوری

خطیب مسجد مولوی محمد عابد اطلاق محل

کانپور

۲۹ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

مطابق ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء

اعتقادات

اسلام کا مفہوم — خدا اور مول کو نہیں جانتے (کلمہ کفر) —
 اللہ صاحب کہنا — معاذ کفار میں جانا — بدعتی — مسلمانوں
 کو کافر کہنا — بڑے پیر صاحب کا پیوند — حیات انبیاء کا منکر گمراہ
 — کفار کے میلوں میں جانا — مال حرام پر فاتحہ — مندر
 میں نماز — شریعت و طریقت — ضرورت مرشد — اللہ تعالیٰ
 کے لئے عاشق و مستحق ہونا — نذر و نیاز اور شرک — فتوات
 میلاد خواں — خلاف مذہب مضامین لکھنا — کافر کے جنازے
 کے ساتھ چلنا — رام لیلا دیکھنے جانا — بد مذہبوں کی کتابیں دیکھنا
 — بد مذہبوں کا رو — بلا ضرورت مباشرتہ — منافقوں سے میل
 جول — مخالفانہ دین پر شدت — لوافل موجب اہانت —
 علم غیب ذاتی و عطائی کا تصور — نرم روی کی ہدایت —
 علم غیب کا مسئلہ — فتویٰ کفر میں احتیاط —

اسلام کا مفہوم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسلام کا مفہوم کیا ہے۔ ذیل کے اقتباس میں ملاحظہ کیجئے۔

اعلیٰ حضرت سے کسی نے سوال کیا کہ انگریزی جانتے والے غیر مسلم صرف کلمہ پڑھ لینے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں؟ اس پر اعلیٰ حضرت نے جواب مرحمت فرمایا:

”بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جائیں۔ بلکہ اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو اور اتنا ہی کہا کہ میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کیا۔ ان کے اسلام کے لئے کافی ہے۔“

”ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے، صریح کلمہ کفر“

آج کا مسلمان ہاتوں ہاتوں میں کیا کچھ کہہ جاتا ہے اسے خبر بھی نہیں رہتی اور بعد میں وہ اپنے کئے پر پکھتا ہے۔

اسی طرح ایک بار کسی بات پر ایک شخص نے کہہ دیا کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے (مساؤ اللہ) اس پر اعلیٰ حضرت سے استفتاء کیا گیا۔ اعلیٰ حضرت نے جواب دیا:

”وہ لفظ جو اس نے کہا کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے یہ صریح کلمہ کفر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس شخص پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو اور اگر عورت رکھتا ہے تو نئے تہ سے نکاح چاہئے۔“

سے تادی ازریقہ مسالہ ۱۵۴۷ سے تاویں بنویہ طہر دم مد

اللہ صاحب کہنا جائز ہے مگر...

سب النامین جل جلالہ کو بہت سے لوگوں نے اپنی کتابوں میں اللہ صاحب لکھا ہے۔ اس بنیاد پر کسی نے اعلیٰ حضرت سے پوچھا کہ اللہ صاحب کہنا کیسا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

جائز ہے۔ حدیث میں ہے اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْمَخْلِيْفَةُ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَالِدِ اور سرکارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو قرآن عظیم میں صاحب فرمایا گیا مَا قُلَّ صَاحِبِكُمْ وَمَا عَدَىٰ - وَمَا صَاحِبِكُمْ بِمَجْزُوبٍ لیکن اللہ صاحب کہنا اسمعیل دہلوی کا محاورہ ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً ہمارے صاحب ہیں مگر نام پاک کے ساتھ صاحب کہنا آریہ و پادریوں کا محاورہ ہے۔ اس لئے نہ چاہیے۔ (پھر فرمایا) آریہ پادری وہابی سب ایک ہیں۔

معاہد کفار میں جانا جائز نہیں

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں مسلمانوں کا جانا چاہے کسی وجہ سے ہونا جائز ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

، علماء تصریح فرماتے ہیں کہ معاہد کفار میں جانا مسلمانوں کو جائز نہیں ہے۔

بدعتی کافر

جو شخص اپنے کو مسلمان کہلاتے ہوئے سرکار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلے اور اسلام میں نئی راہیں نکالتے ہوئے اس کی بعض باتوں سے انکار کرے، اس کے لئے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنا موقف یوں بیان کرتے ہیں:

و فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا

منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے۔ اگرچہ کروڑ بار کلمہ

پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے، بدن اس

کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے، عمر میں ہزار حج کرے، لاکھ

پہاڑ سونے کے راہ خدا پروے۔۔۔ لا واللہ ہرگز ہرگز قبول

نہیں۔ جب تک حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تمام

ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق

نہ کرے ورنہ

مسلمانوں کو کافر کہنا

آج وہابیہ دیوبندیہ و دیگر فرقہ ہائے باطلہ کے افراد اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان تراشی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ ذیل کے اقتباس سے اعلیٰ حضرت کا موقف واضح انداز میں سمجھ میں آجائے گا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کیا کسی مسلمان کو کافر کہہ سکتے ہیں۔؟

آئیے اعلیٰ حضرت کی بازگاہ میں سوال کریں کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے پر کیا حکم ہے

تو اعلیٰ حضرت جواب دیں گے:

بظور سب و شتم کہا تو کافر نہ ہوا۔ اور اگر جان کر کہا تو

کافر ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت کے اس موقف سے ظاہر ہو گیا کہ ممدون علیہ الرحمہ نے کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا ہے۔ لہذا اگر کوئی کسی کو یہ کہہ کر بہکانا چاہے کہ اعلیٰ حضرت کافر ساز میں معاذ اللہ تو اس کو یہی جواب دینا چاہیے کہ اعلیٰ حضرت کبھی کسی مسلمان کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ کافر کو کافر کہا ہے۔ اور کافر کو کافر ہی کہنا چاہیے مسلمان نہیں۔

بڑے پیر صاحب کا بیوند

بعض لوگ جناب پیران پیر کا بیوند دیتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اس کا نام بیوندی رکھتے ہیں۔ اور جب سال کا ہوا تو اس کے گلے میں منسل ڈال دیتے ہیں اور اسی طرح دوسرے برس۔ ۱۲ یا ۱۵ سال تک اسی طرح کرتے ہیں۔ جب لڑکا اس عمر تک پہنچ جاتا ہے تو وہ ہنسیاں اور لڑکے کی قیمت کرنا کے اس کا دسواں حصہ جناب پیران پیر کے نام سے دیتے ہیں اور اعتقاد یہ ہوتا ہے کہ ایسا کرنے سے لڑکا جیتا رہتا ہے۔ اس کے متعلق اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-

دسونڈی نام کفار ہنود سے ماخوذ ہے اور مسلمان کو ممانعت ہے کہ کافروں کے نام رکھے۔ اور لڑکے کو منسل وغیرہ زیور پہنانا حرام ہے۔ اور لڑکے کی قیمت کرنی جہالت ہے اور یہ اعتقاد کہ ایسا کرنے سے لڑکا جیتا ہے۔ اگر اس معنی پر سمجھے ہیں کہ یوں کریں گے تو جئے گا ورنہ مر جائے گا۔ تو سخت جہل بے ہنود

اعتقاد مردود و مشابہ خرافات یہود و غیر ہم کفار عنود ہے۔ ہاں اگر ان یہودیوں
 باتوں کو چھوڑ کر صرف اس قدر کرتے کہ مولیٰ عزوجل کے نام پر محتاجین کو
 صدقہ دیتے اور اس کا ثواب نذر روح پر فتوح حضور پر نور غوثین
 غیث الکونین صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ وبارک وسلم کرتے اور نیت
 یہ ہوتی کہ رب تبارک و تعالیٰ صدقہ کے سبب بلا وکس سے محفوظ رکھے گا
 اور بوجہ ایصال ثواب سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برکات
 رضا و دعا و توجہ شامل حال ہونگے اور ان پر محبوب کریم رضوان اللہ
 تعالیٰ علیہم کی بارگاہ میں عقیدت و نیاز مندگی کے اظہار سے اللہ
 سبحانہ و تعالیٰ خوش ہوگا اور اس کی خوشی جانب رحمت اور
 سالک رحمت ہوگی۔ اور حیات نہ ہوگی مگر وقت معبود تک اور
 موت نہ رکے گی مگر اجل معلوم ہوگی۔ تو یہ اعتقاد و عمل صحیح و بے غلط
 ہوتے ہیں۔

حیات انبیاء کا منکر گمراہی

حیات انبیاء کے سلسلے میں حدیثوں کی روشنی میں اعلیٰ حضرت کا موقف ملاحظہ فرمائیں
 و تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی و نبوی

ہے۔ صحیح حدیث میں ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا
 اَیۡدِیَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوْا

کے اجماع کھانا حرام فرمادیا۔ تو اللہ کے نبی زینو

ہیں روزی پاتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰی الْاَرۡضِ اَنَّ
 تَاۡکُلَ اَجۡسَادَ الْاَنۡبِیَآءِ فَبِئۡسَ
 مَا کَانَ لِقَآءُ رَبِّ رَۡقٍ

اللہ تعالیٰ بیزرق

دوسری صحیح حدیث میں ہے۔

الْأَنْبِيَاءُ وَحَمَائِفِ قُبُورِهِمْ
يُصَلُّونَ ۝
انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

داور کے سلسلہ گفتگو میں فرمایا، اگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت مان بھی لی جائے تو ان کی موت بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے صرف اتنی ہے ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے یہ سئلہ قطعیہ یقینیہ ضروریات مذہب اہلسنت سے ہے۔ اس کا منکر نہ ہوگا مگر بد مذہب گمراہ "لے

کفار کے منیلوں میں جانا

ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا:
"کافروں کے منیلوں میں جانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا کہ عورت نکاح سے نکل جائے جو لوگ ایسے فتوے دیتے ہیں شریعت مطہرہ پر افترا کرتے ہیں۔ البتہ اس میں شریک ہونا مسلمان کو منع ہے۔
حدیث میں ہے من کثر سواد قوم فهو منہم دوسری حدیث میں ہے من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله علماء فرماتے ہیں مسلمان کو چاہیے کہ مجمع کفار پر ہو کر نہ گزرے کہ ان پر لعنت اترتی ہے۔ اور سب پر ظاہر کہ ان کا میلہ صدہ کفر کے شعار اور شرک کی باتوں پر مشتمل ہوگا اور یہ مسالمت و ازالہ منکر پر قادر نہ ہوگا۔ تو خواہی نہ خواہی گورنگا شیطان اور کافر کا تابعدار ہو کر مجمع کفار میں رہنا

اور ان کے کفریات کو دیکھنا سننا مسلمان کی ذلت ہے، لہ

مال حرام پر فاتحہ

اس زمانے میں فاتحہ کا رواج اس قدر عام ہو گیا ہے کہ حلال و حرام کی تمیز اس سے اٹھ گئی۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ فاتحہ دینے والے سے پہلے اس کی پاکی ناپاکی اور حلت و حرمت پر غور کر لیں۔ اس لئے کہ کبھی چھوٹی سی غلطی کر کے سخت ترین سزا بھگتنی پڑتی ہے اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت بالتفصیل ارشاد فرماتے ہیں :

”اگر جو چیز اس نے حرام کاری میں یا تمار بازی سے حاصل کی بعینہ اسی شے پر نیاز دلائی مثلاً جوئے میں چاول جیتے تھے، انہیں کا پلاؤ پکایا، زانیہ کو اس کے آشنا نے گوشت بھیجا اسی پر فاتحہ دلائی۔ جب تو وہ نیاز و فاتحہ یقینی مردود اور اس کا کھانا قطعی حرام اور فاتحہ دینے والے کو اگر معلوم تھا کہ بعینہ یہ وہی شے ہے تو وہ بھی سخت عظیم شدید گناہ میں گرفتار یہاں تک کہ فاتحہ دینے والے دونوں پر عاذ اللہ خون کفر ہے۔ دونوں پر لازم کہ کلمہ اسلام نئے سرے سے پڑھیں اور کلمہ کی تجدید کریں۔ اور اگر وہ چیز بعینہ بذریعہ حرام حاصل نہ ہوئی تھی بلکہ ثمن حرام سے خریدی تو وہ صورتیں ہیں۔ اگر حرام روپیہ دکھا کر کہا۔ اس کے بدلے یہ شے دے دے۔ بائع نے دی۔ اس نے وہی زر حرام ثمن میں دے دیا۔ تو اس صورت میں بھی جو کچھ خرید مال وہ حرام و غیبت ہی ہے۔ اس پر نہ نیاز ہو سکے نہ فاتحہ۔ اس وقت میں اس پر فاتحہ دینا دلانا برا تو ہے

مگر اندیشہ کفر سے دوری ہے۔ اور اگر یہ صورت بھی نہ تھی بلکہ بغیر حرام
 دکھائے یوں کہا کہ یہ شے مثلاً ایک روپے کی دے دے۔ اس نے
 دے دی۔ اس نے حرام روپیہ شمن میں دے دیا۔ یا دکھایا تو زجر حرام
 کہ اس کے عوض دے دے جب اس نے دی۔ اس نے وہ روپیہ
 رکھ لیا اور کوئی حلال ذریعہ کاروبار شمن میں دیا۔ تو اب جو کچھ خریدا
 مذہب مفتی یہ پر حرام نہیں۔ اس پر نیاز و قاتحہ جائز ہے اور اس کا
 کھانا بھی حرام نہیں ہے۔

مندرجہ میں نماز پڑھنا

مندرجہ میں جانے کی ممانعت اس سے قبل گذر چکی ہے یہاں دوسری جگہ کیا گیا
 سوال اور اس کا جواب مذہب قارئین ہے۔
 کسی سائل نے اعلیٰ حضرت سے پوچھا: حضور مندرجہ میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اس پر
 آپ نے جواب دیا:

اگر وہ کفار کے قبضہ میں ہے تو مکروہ و ممنوع ہے
 کہ وہ ماوائے شیاطین ہے۔ اور اول تو مندروں میں جانا ہی
 کب جائز ہے؟

شریعت و طریقت

عمرو کا یہ قول کہ "طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شریعت نام ہے چند اوامر

لے فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۹۳ لے المصنوعہ حصہ چہارم ص ۳۳۸ ۱۲

و نواہی کا کہنا تک صحیح یا غلط ہے؟ اس کے بارے میں استفسار کرنے پر اعلیٰ حضرت نے

جواب دیا:

• عموماً قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا، محض جنون

و جہالت ہے۔ روح پر چھا ہوا جانتا ہے کہ طریق طریقت راہ

کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے۔

اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچا

بلکہ شیطان تک۔ جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں۔ کہ شریعت

کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا ہے۔

اور ایک دوسرے سوال کے جواب میں امام اہلسنت یوں رقمطراز ہیں:

• شریعت، طریقت، حقیقت معرفت میں باہم اضلاع کوئی تعلق

نہیں۔ اس کا دعویٰ اگر بے سمجھے کہے تو نرا جاہل ہے۔ اور سمجھ کر کہے تو

گمراہ بدین۔ شریعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

اقوال ہیں اور طریقت حضور کے افعال حقیقت حضور کے احوال۔

اور معرفت حضور کے علوم بے مثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ﷺ

ضرورت مرشد

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا دس سزہ نے ضرورت مرشد کے سلسلے میں ایک سوال

کے جواب میں ارشاد فرمایا:

”انجام کار رسدگاری (اگرچہ معاذ اللہ سبقت غلب

کے بعد ہو) یہ عقیدہ اہلسنت میں ہر مسلمان کے لئے لازم۔ اور کسی

بیعت و مرید ہی پر موقوف نہیں۔ اس کے واسطے صرف نبی کو
مرشد جانا پس ہے۔

ساتھ ہی دوسری جگہ یہ بھی فرماتے ہیں۔

فلاح انسان کے لئے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے
اور وہ بھی شیخ ایصال کی۔ شیخ ایصال اس کے لئے کافی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے عاشق و معشوق ہونا

اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور پر نور شافع یوم النور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کا معشوق کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔
"ناجائز ہے۔ کہ معنی عشق اللہ عزوجل کے حق میں محال
قطعاً ہے۔ ایسا لفظ بے ورود ثابت شرعی حضرت عزت کی شان
میں ہونا ممنوع قطعاً ہے۔"

نذر و نیاز اور شرک

ایک موقع پر سائل نے سوال کیا کہ نذر و نیاز انھیں شرع میں یا نہیں اور ان امور
کا کرنے والا مشرک ہوتا ہے یا نہیں۔ تو اعلیٰ حضرت نے بڑی وضاحت کے ساتھ جواب
دیا ہے ملاحظہ کیجئے، اعلیٰ حضرت کو خراج عقیدت پیش کیجئے، داد دیجئے اور شرک ساز فیکر
کو برباد کیجئے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا۔ آدمی حقیقتاً کسی بات سے مشرک نہیں ہوتا

۱۔ فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۲ ۲۔ فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۱ ۳۔ فتاویٰ رمنویہ جلد دوم ص ۱۲

جب تک غیر خدا کو معبود۔ یا مستقل بالذات و واجب الوجود نہ جاننے
بعض نصوص میں بعض افعال پر اطلاق شرک تشبیہ یا تغلیظاً
یا بارادہ و مقارنت باعتبار منافی توحید و امثال ذالک من التاویلات
المعروفة بین العلماء واروہولہے۔ جیسے کفر نہیں مگر انکار ضروریات
دن۔ اگرچہ ایسی ہی تاویلات سے بعض اعمال پر اطلاق کفر آیا ہے۔
یہاں ہرگز علی الاطلاق شرک و کفر مصطلح علم عقائد کہ آدمی کو اسلام
سے خارج کریں اور بے توبہ مغفور نہ ہوں زہنا مراد نہیں۔ کہ یہ
عقیدہ اجماعیہ اہلسنت کے خلاف ہے۔ ہر شرک کفر ہے۔
اور ہر کفر منہل اسلام۔ اور اہلسنت کا اجماع ہے کہ مومن کسی
کبیرہ کے سبب اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ ایسی جگہ نصوص
کو علی اطلاق نہا کفر و شرک مصطلح پر حمل کرنا اشقیائے خوارج کا ذریعہ
مطروود ہے۔ اور شرک اصغر شہر اگرچہ قطعاً مثل شرک حقیقی
غیر مغفور ماننا و ہابیہ سنجیدیہ کا خطا مردود۔ نذر و نیاز کہ مسلمین
بقصد ایصال ثواب بار و اح طیبہ حضرات اولیا کرام نفسنا
اللہ تعالیٰ بہر کا تمہ کرتے ہیں ہرگز بقصد عبادت نہیں رکھتے۔ نہ
انہیں معبود والہ و مستحق عبادت جانتے ہیں۔ نہ یہ نذر شرعی
سے بلکہ اصطلاح عرفی ہے کہ سلاطین و عظام کے حضور جو تیز پیش
کی جائے اسے نذر و نیاز کہتے ہیں اور نیاز اس سے بھی عام تر
ہے۔ عام محاورہ ہے۔ کہ مجھے فلاں صاحب سے
نیاز نہیں۔ میں آپ کا نیاز مند ہوں، لے

فتاویٰ میلاد نوح

میلاد شریف اور وعظ کی محفلوں میں فی زمانہ عام طور پر واٹھی منڈانے اور کتروانے والے برسرا سٹیج نظر آتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے یہاں اس کی احتیاطاً ملاحظہ فرمائیں۔ کسی نے سوال کیا کہ واٹھی منڈانے والے سے میلاد پڑھوانا کیسا ہے؟ وہ تو فاسق ملعون ہے ہی ساتھ ہی اگر بیٹا و پھر می کرے اور یہ کہے کہ واٹھی والوں سے بے واٹھی والے اچھے ہیں۔ تو اس پر شرع کا کیا حکم ہے؟ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-

» افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں اور ان کا مرتکب اشد فاسق و فاجر، مستحق عذاب یزواں و غضب رحمن، اور دنیا میں مستوجب ہزاراں دولت و ہوانے، خوش آوازی یا کسی علت نفسانی کے باعث اسے منبر و منبر پر کہ حقیقہً مستحق حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے۔ اور وہ کلمہ ملعونہ کہ واٹھی منڈانے والے رکھانے والوں سے بہتر ہیں انجمنان سنت متواترہ کی توہین اور کلمہ کفر ہے والعیاذ باللہ رب العالمین «

خلاف مذہب میں کاپی نویسی انتہا

ان کے بارے میں جو آریہ سماجوں و دیگر مخالفین اسلام کے یہاں جا کر کاپی نویسی کرتے ہیں یا پرسیا میں رہتے ہیں یا ان کے اخبار و مذہبی پرچے روانہ یا تقسیم کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں :-

ہو نام کے مسلمان کا پی تو یہی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل
 وقرآن عظیم و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے ملعون
 کلمات ایسے کلمات ایسی گائیاں اپنے قلم سے لکھتے یا چھاپتے ہیں یا کسی
 طرح اس میں اعانت کرتے ہیں۔ ان سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اترتی
 ہے۔ وہ اللہ ورسول کے مخالف اور اپنے ایمان کے دشمن ہیں۔ پھر
 انہی کی آگ ان کے لئے بھڑکتی ہے۔ صبح کرتے ہیں تو اللہ کے
 غضب میں اور شام کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں۔ اور غام
 جس وقت ان ملعون کلموں کو آنکھ سے دیکھتے قلم سے لکھتے مقابلہ
 وغیرہ میں زبان سے نکالتے یا پتھر پر اس کا لہکا سحر اباتے ہیں۔
 ہر کلمہ پر اللہ عزوجل کی لعنتیں ملنے لگتی ہیں اللہ کی شدید لعنتیں ان پر
 اترتی ہیں۔ ان ناپاکوں کا یہ گمان کہ گناہ تو اس خبیث کا ہے جو
 مصنف ہے ہم تو نقل کر دینے یا چھاپ دینے والے ہیں سخت
 ملعون و مردود گمان ہے۔ ایسے اشد فاسق و فاجر اگر توبہ نہ
 کریں تو ان سے میل جول ناہائز ہے۔ ان کے پاس دوستانہ اٹھنا
 بیٹھنا حرام ہے۔ پھر مناکحت تو بڑی چیز ہے۔ اور جوان میں اس
 ناپاک کبیرہ کو حلال بتاتے اس پر اصرار و استکبار و مقابلہ شرع
 سے پیش آئے وہ یقیناً کافر ہے اس کی عورت اس کے نکاح
 سے باہر ہے۔ اس کے جنازے کی نماز حرام۔ اسے مسلمانوں
 کی طرح غسل دینا کفن دینا دفن کرنا اس کے دفن میں شریک
 ہونا اس کی قبر پر جانا سب حرام ہے۔“ لے

کافر کے جنازہ کے ٹھکانا

بہت سے مسلمان اپنی دوستی نبھانے کے لئے کافر کے جنازے کے ساتھ اس کے مرگھٹ تک جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے لوگوں کو آگاہ کیا ہے :-
 ۱۔ اگر اس اعتقاد سے جاے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے۔ تو کافر ہو جائے گا۔ اور اگر نہیں تو حرام ہے۔
 حدیث میں فرمایا اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہیے۔ کہ شیطان آگے آگے آگے کا شعلہ ہاتھ میں لئے اچھلتا کودتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے۔ کہ میری محنت ایک آدمی پر وصول ہوئی ہے۔

رام لیلہ وغیرہ دیکھنے جانا

ہندوؤں کے یہاں رام لیلہ ہوتا ہے تو مسلمان مردوں اور عورتوں کا ہجوم دیکھتے ہیں آتا ہے۔ اس کے لئے اعلیٰ حضرت شریعت کا حکم بیان فرماتے ہیں :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ
 اے ایمان والو! مسلمان ہو کے پورے مسلمان ہو جاؤ۔ شیطان کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استدعا کی کہ اگر اجازت ہو تو نماز میں کچھ آیتیں اور بیت شریف کی بھی پڑھ لیا کریں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور بیت شریف

پڑھنے کے واسطے تو یہ حکم ہوا۔ رام لیلے کے واسطے کیا کچھ حکم نہ ہوگا۔

بد مذہبوں کی کتابیں دیکھنا

دیگر مذاہب و ادویان اور فرہائے باطلہ کے مشہورین اپنی کتابیں مفت تقسیم کرتے ہیں اور بڑی سادہ لوح مسلمانوں کو دے کر پڑھواتے ہیں۔ اور ہمارے سیدھے سادے مسلمان ان کے داؤل میں آکر ان کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت نے ایک واقعہ کی روشنی میں کیا خوب فرمایا ہے :-

”امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ان کا ایک شاگرد آیا۔ وہاں ایک جاہل ان پڑھ بیٹھا تھا۔ اس سے کہا تمہارا کیا مذہب ہے۔ کہا سنی۔ پوچھا اپنے دل میں کیا مذہب کی طرف سے کچھ خدشہ پاتے ہو۔ کہا ماشاء اللہ جیسا مجھے دوپہر کے آفتاب پر یقین ہے ایسا ہی مجھے اپنے مذہب پر ہے۔ امام کا شاگرد یہ سن کر اتنا رویا کہ کپڑے بھیگ گئے۔ اور کہا کہ میں اس وقت تک نہیں جانتا کہ کون سا مذہب حق ہے پھر فرمایا اسی واسطے ناقص بلکہ کامل کو بھی بلا ضرورت بد مذہبوں کی کتابیں دیکھنا جائز ہے۔ کہ انسان ہے۔ ممکن ہے کوئی بات سناؤں اور دل میں حجم جائے اور ہلاک ہو جائے“

بد مذہبوں کا رد و فرض ہے

اسی موقعہ پر اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا:-

• پہلے تلوار تھی۔ روکی حاجت نہ تھی۔ تلوار کے زور سے سا انتظام ہو سکتا تھا۔ اب کہ ہمارے پاس سوائے روکے کوئی علاج نہیں رہا۔
کرنا فرض ہے۔ حدیث میں ہے۔

اذا ظهرت الفتن اوقال	جب نکتے لیا جہتیں فرمایا، ظاہر ہوں
البدع ولم يظهد العالم	اور عالم اپنا علم نہ ظاہر کرے تو اس
علماء فعليه لعنة الله	پر اللہ اور فرشتوں اور تمام تمہیں
والملائكة والناس اجمعين	کی لعنت ہے۔ نہ اس کا فرشتے
لا يقبل منه صرفا ولا	قبول کیا جائے گا اور نہ نفل،
عدلا	_____

بلا ضرورت مباحث

بات بات پر بد مذہبوں سے بحث و مباحثہ کرنے سے بھی اعلیٰ حضرت نے منع فرمایا ہے۔ ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا:-

• امام سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے میں نشر و نثر کے لئے جاتے تھے۔ ایک بد مذہب ملا۔ امام سے کہا۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا میں سن رہا ہوں۔ پھر اس نے کہا صرف ایک بات۔ آپ نے پھنگیہ کے پہلے پورے پر گونجا

سنو، اعلیٰ حضرت کا مندرجہ مطبوعہ کا پتہ

رکھ کر فرمایا ولا لصف کلمہ آدمی بات بھی نہیں بسنوں گا۔ لوگوں نے سبب پوچھا۔ فرمایا ازیشاں منہم ہے (پھر فرمایا) اکابر کی تو یہ حالت۔ اور اب یہ حالت ہے کہ جاہل سا جاہل جٹا پڑتا ہے۔ اریوں سے وہابیوں سے۔ اور کچھ خوف نہیں کرتا۔ جو تمام فنون کا ماہر ہو۔ تمام آچ جانتا ہو۔ پوری طاقت رکھتا ہو۔ تمام ہتھیار پاس ہوں۔ اس کو بھی کیا ضرور کہ خواہ مخواہ بھیڑیوں کے جنگل میں جائے۔ ہاں اگر ضرورت ہی آپڑے تو مجبور ہی ہے۔

اشریہ توکل کر کے ان ہتھیاروں سے کام لے لے

منافقوں سے میل جول

ایک بار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ندوہ کے صدر دوم میاں صاحب سے مکالمہ ہو رہا تھا۔ اسی دوران میاں صاحب نے صلح کل کی بات کرتے ہوئے یہ کچھ اختلافات فروعی کی نہیں۔ زمانہ رسالت میں دیکھے منافق لوگ کیسے مسلمانوں کے گھلے میں رہتے تھے۔ نمازیں ساتھ پڑھتے مجالس میں پاس بیٹھے شریک رہتے۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے جواب دیا۔

”ہاں صدر اسلام میں ایسا تھا۔ مگر اللہ عزوجل نے صاف ارشاد فرمایا تھا کہ (ندوہ کا سا) یہ گھال میل جو ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں یوں رہنے نہ دے گا ضرور خبیثوں کو طیب سے الگ کر دے گا۔ قال اللہ تعالیٰ

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ

اللہ تعالیٰ تمہیں یوں رہنے نہ دے گا

عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَقِّي يَمِيزُ الْخَبِيثَ ضرور خبیثوں کو طیبوں سے الگ

مِنَ الطَّيِّبِ کر دے گا

اس کے بعد آپ کو معلوم ہے کیا ہوا ہے۔ بھری مسجد میں خاص جمعہ کے دن۔ علی رؤس الاشهاد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نام اپنا ایک ایک کو فرمایا اُخْرِجْ يَا فُلَانٌ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ لے فلاں نکل جا۔ تو منافق ہے۔ نماز سے پہلے سب کو نکال دیا۔ مخالفین دین کے ساتھ یہ بتاؤ ان کا ہے جنہیں رب العزت عز وجلالہ رحمۃ اللعلمین فرماتا ہے۔ جن کی رحمت رحمت الہیہ کے بعد تمام جہان کی رحمت سے زیادہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مخالفان دین پر شدت

ان ہی میں صاحب نے کہا کہ کسی کو برا نہیں کہنا چاہیے۔ سب کے ساتھ نبی سے پیش آنا چاہیے۔ ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی سنایا کہ فرعون کے پاس جب موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تَلْکَ

قَوْلًا لِّئِنَّا اس سے نرم بات کہنا۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا ہے۔

وَمَكْرُ مِجْرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُو اِرشاد فرمایا

اے نبی! جاؤ کہ کافروں اور منافقوں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفْرَ

سے اور ان پر سختی کر۔

وَالْمُنَافِقِينَ وَاعْلَمْ عَلَيْهِمْ هَذَا

یہ انہیں حکم دیتا ہے جن کی نسبت فرماتا ہے

تَرِيكَ بَرْءٌ مِّنْكَ

إِنَّكَ تَعْلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ

تو معلوم ہوا کہ مخالفانِ دین پر شدت و غلظت منافی اخلاق نہیں بلکہ
یہی حسنِ خلق ہے۔

نوافل موجبِ امانت

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان ذرائع و واجبات و سمن چھوڑ کر مستجاب
و مباحات میں لگے رہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف رہنمائی فرمائی
ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:-

ابو محمد عبد القادر حیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب
مستطاب فتوح النیب میں کیا کیا حکم و شکاف مثالیں ایسے شخص
کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو ذمہ چھوڑ کر نفل سجالات ہے اس کتاب
مبارک میں فرمایا۔

فان اشتغل بالسنن والنوافل اگر ذرائع کی ادائیگی سے قبل سنن
قبل الفرائض لعل یقبل منه و و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل
اہین قبول نہیں ہرگز بلکہ موجبِ امانت ہوتی ہیں

علم غیب ذاتی و عطائی کا تصور

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ وہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے علم کو ذاتی علم مانتے ہیں۔ علم الہی کے مساوی جانتے ہیں۔ اس ضمن میں جتنے بھی اعتراضات

لہ العفو بلا کامل مشورۃ مطبوعہ کانپور ۱۲

۱۲ اشہ اعوان الکتبہ مطبوعہ بریلی ۱۲

Marfat.com

علم غیب کا مسئلہ

تاج مخالفین اہلسنت اعلیٰ حضرت پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو اللہ کے علم کے برابر کر دیا۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت سے ایک صاحب نے سوال کیا تھا۔ جن کا اعلیٰ حضرت نے تسفی بخش جواب عنایت فرمایا

ملاحظہ ہو :

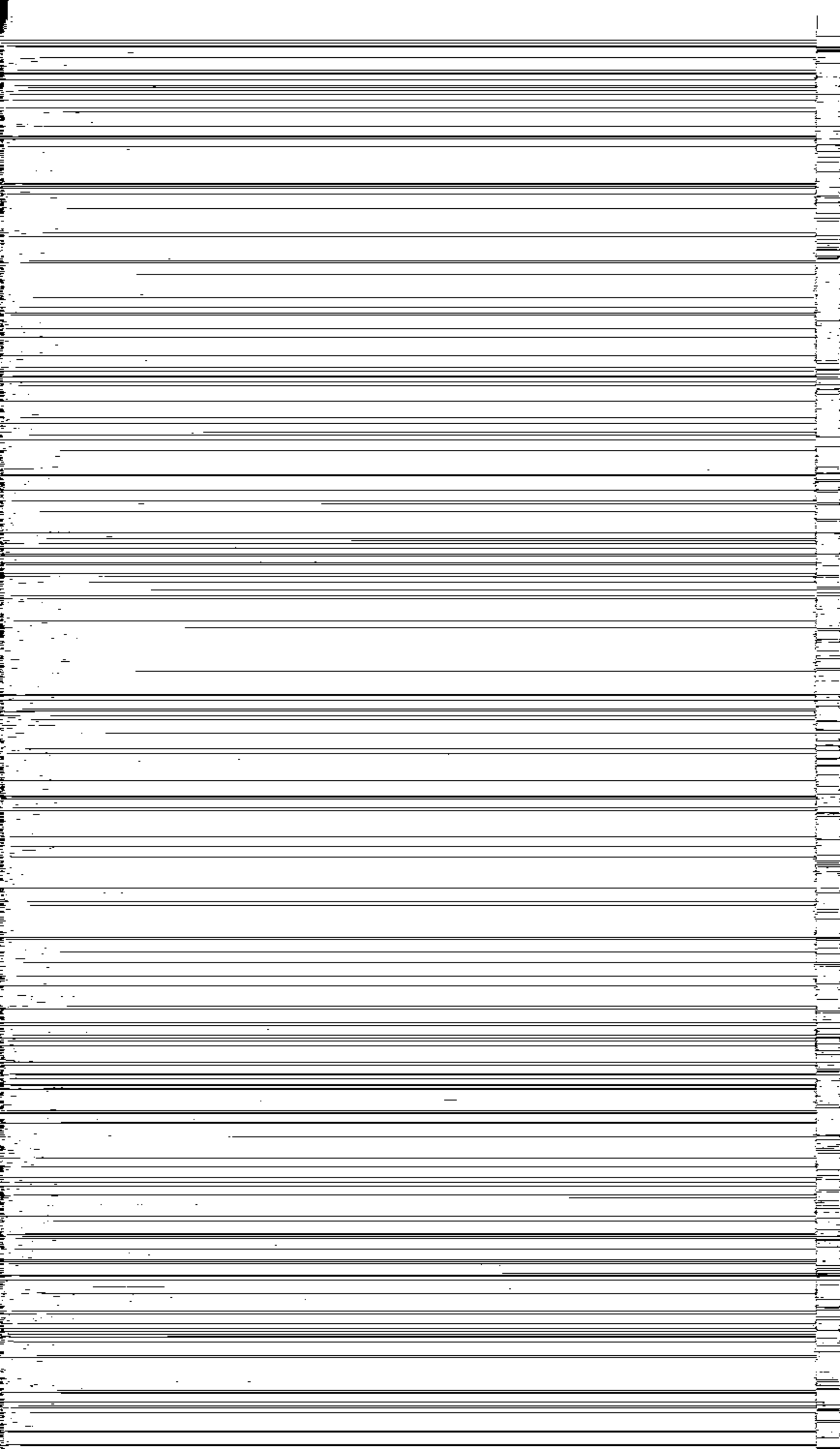
اس کا فیصلہ قرآن عظیم نے فرمادیا

فَتَجِدِلُّنَّاهُ اللَّهُبَا
عَلَىٰ الْكُذِبِیْنَ
جھوٹوں پر اللہ کی طرف سے
نعت ہو۔

جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں
چھپ کر شائع ہو چکی ہیں۔ اس کا کچھ نام و نشان ہو تو کوئی دکھا
وے۔ ہم اہلسنت کا مسئلہ غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے حضور کو علم غیب عنایت فرمایا۔ رب عزوجل فرماتا ہے :

وَمَا هُوَ عَلَىٰ الْغَيْبِ
بِضَنِّیْنَ
یہ نبی غیب بتانے میں بخیل
نہیں۔

تفسیر معالِم و تفسیر خازن میں ہے یعنی حضور کو علم غیب آتا ہے
وہ ہمیں بھی تعلیم فرماتے ہیں۔ اور وہاں بیرونی تبدیلیوں کا یہ خیال ہے کہ
کسی غیب کا علم حضور کو نہیں۔ اپنے خاتمہ کا بھی علم و حضور کو نہیں
دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں۔ بلکہ حضور کے لئے علم غیب کا ماننا شرک
ہے۔ اور شیطان کی وسعت علم نفس سے ثابت ہے اور اللہ کے دینے
سے بھی حضور کو غیب کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ — برابری تو درگاہ



العبہ غلام احمد (قادیانی)، سید احمد، خلیل احمد (امبیٹھوی) رشید احمد
(گلگوشی)، اشرف علی (تھانوی) کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر
ہے۔ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِهِ

(بقیہ پچھلے صفحہ کا) وجہ کیا ہے کہ اشرف علی وغیرہ تو ایسے کافر ہوں اور اسمعیل ایسا نہ ہو۔ مگر مسلمان ہوشیار ہوں۔
یہاں خبثت کا سخت دھوکہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ اسمعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں فرق ہے۔ ہم اہل سنت و جماعت
کا یہ مذہب ہے کہ جب تک کسی قول میں تاویل کی گنجائش ہوگی تکفیر سے زبان روکی جائے گی۔ کہ ممکن ہے اس نے یہی معنی
مراد لیے ہوں۔ شرح فقہ اکبر میں فرمایا۔ ہاں جب قول ایسا ہو کہ اس میں اصلاً تاویل کی گنجائش نہ ہو تو تکفیر کی جائے گی۔
تو اس قول کے تاویل کو سمجھیں تاویل کی گنجائش ہے۔ اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہیں کرتے کہ وہ معنی ظاہر کے اعتبار سے
ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اور اس کی خود تکفیر نہیں کرتے کہ احتیاط اس میں ہے۔ اور اس دوسری صورت کے قائل کی تکفیر
ضرور ہے کہ اس میں جب اصلاً تاویل نہیں تو تکفیر سے زبان روکنے کا حاصل خود کفر اور عنیان ہے۔ ان کے بیچ یہ وہ
اعتراض اور ذلیل دھوکے کا جواب اتنا کافی ہے کہ ایک قول پر فقہاء تکفیر فرماتے ہیں اور حکمیں نہیں کرتے۔ اب کہیں کیا
کہتے ہیں۔ کیا فقہاء کے نزدیک مسکین اس کی تکفیر نہ کر کے حکلی تکفیر فقہاء نے کی ہے سزاؤں کا فرط ہر جگہ۔ یا مسکین فقہاء
کو کافر کہیں گے۔ اسلئے کہ انہوں نے مسکین کے نزدیک جو کافر تھا اس کی تکفیر کی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم
ان خبثت کے اقوال بدتر از ابوال ایسے ہیں جن میں نام کو بھی تاویل کی گنجائش نہیں۔ لہذا ان کے لئے یہ حکم ہے کہ جو
ان کے کفر میں شک کرے خود کافر۔ جو تفصیل چاہے وہ رسالہ الموت الاخریٰ مطالعہ کرے ۱۲ مولف غفرلہ
مؤلف المفقود مفسر مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ

سہ المفقود حصہ اول ۱۳۹-۱۳۸ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بازار منڈی خاں بریلی شریف ۱۲

عبادات

وضو کرنے کا طریقہ — نمازوں میں احتیاط — تعدیل
 ارکان کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی — ریل گاڑی میں بیٹھ
 کر نماز — مسجد میں کھانے پینے کے لئے اعتکافات —
 نماز کی قضا کے عمری ادا کرنے کا طریقہ — گریہ کعبہ —
 ریاد والی نماز اور روزہ — سجد تقرب الی اللہ کا ذریعہ —
 صفت اول میں نماز پڑھنے کا ثواب — وہابیوں کی نماز تیار نہیں
 — نوکر نماز پڑھے تو مالک پر مواخذہ — دفع بیعت
 کے لئے نماز کی تاکید — نماز باجماعت کی فضیلت — نماز
 کسی حالت میں محافظ نہیں — روزہ کی کیفیت —

وضو کرنے کا طریقہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کا پوری دنیا سے اسلام پر
تاثیر امان ہے۔ ہر کس و ناکس اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ایک ایک بات ہر
شرح و بسط کے ساتھ بیان فرما کر گم کردہ راہ ہدایت کے لئے منزل تک پہنچنے کا راستہ
بھوار کر دیا۔ وضو کس قدر اہم ہے کہ اس کے بغیر نماز ہو ہی نہیں سکتی جو اعظم الفرائض
اور اہم العبادات ہے۔ لیکن آج لوگ اس سے بے انتہا غفلت برت رہے ہیں۔ بہت
سے لوگ ایسے ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر نہ ان کا وضو صحیح ہوتا ہے اور نہ ہی نماز
صحیح طور پر ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ہر آدمی کو چاہیے کہ نماز اور دینی امور سے متعلق
معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے تاکہ محنت رائیگاں نہ جائے۔
اعلیٰ حضرت نے ایک سوال کے جواب میں وضو کا مسنون طریقہ بیان فرمایا۔
جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

وضو کرنے جب بیٹھے بسم اللہ علی العظیم

والحمد للہ علیٰ دین الاسلام پڑھ لے جو وضو
بسم اللہ سے شروع کیا جاتا ہے تمام بدن کو پاک کر دیتا ہے
ورنہ جتنے پانی گزرے گا اتنا ہی پاک ہوگا۔ پھر دو ہاتھ
پہنچوں تک تین تین بار اس طرح دھوئے کہ پہلے سیدھے ہاتھ کو
اٹھائے ہاتھ سے پانی ڈال کر تین بار پھرائے کو سیدھے ہاتھ سے
پانی ڈال کر تین بار۔ اور اس کا خیال رہے کہ انگلیوں کی
گھائیاں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں۔ پھر تین بار کلی ایسی کرے کہ
منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی نہ چھ
جائے کہ وضو میں اسی طرح کلی کرنا سنت مودکہ اور غسل

میں فرض ہے۔ اکثر لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے جلدی جلدی تین بار
 پچ پچ کر لیا یا ناک کی نوک پر تین مرتبہ پانی لگا دیا۔ ایسا کرنے
 سے وضو میں سنت اور انہیں ہوتی ایک آدھ بار ایسا کرنے سے تار
 سنت اور عادت ڈالنے سے گناہگار و فاسق ہوتا ہے۔ اور غسل
 میں فرض رہ جاتا ہے تو غسل ہوتا ہی نہیں کہ نرم بانسے تک پانی
 چڑھانا وضو میں سنت مگر وہ اور غسل میں فرض ہے۔ وارطھی اگر
 ہے تو خوب تر کرے کہ ایک بال کی جڑ بھی خشک رہی اور پانی
 اس پر نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ اور منہ پر پانی لبائی میں پیشانی کے
 بالوں کی جڑوں سے کھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی
 ایک لوسے دوسری لوتک پانی بہائیں پھر دونوں ہاتھ کہنیوں
 تک اس طرح دھوئیں کہ پانی کی دھار کہنی تک برابر پڑتی چلی جائے
 یہ نہ ہو کہ پیچھے سے تین بار پانی چھوڑ دیا اور وہ کہنی تک بہتا چلا گیا
 اس طرح کہنی بلکہ کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ بہنے کا احتمال ہے اس
 کا لحاظ ضرور دیا ہے۔ کہ ایک روٹنگا بھی خشک نہ رہے اگر پانی
 کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہو ایہہ گیا اور بالائی حصہ خشک رہ گیا
 تو وضو نہ ہوگا۔ پھر سر کے بالوں کا مسح کرے۔ چہارم سر کا مسح کرنا
 فرض ہے اور پورے سر کا سنت ہے۔ دونوں ہاتھ کا انگوٹھا
 اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر تین تین انگلیوں اور انہیں کے مقابل تھیلی
 کے حصوں سے پیشانی کی جانب سے گدی تک کھینچتا ہوا ایسے
 پھر تھیلیوں کا باقی حصہ گدی سے پیشانی تک لائے اور کلمہ
 کی انگلیوں کے پیٹ سے کانوں کے پیٹ کا مسح کرے اور انگوٹھوں
 کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور پشت دست سے گردن کے

پچھلے حصے کا گلے پر ہاتھ نہ لائے کہ بدعت ہے۔ پھر دونوں
پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک دھوئے۔ اور ہر عضو پہلے دایاں پھر
بایاں دھوئے۔ ۱۱ لے

نمازوں میں احتیاط

نماز کی ادا سبکی میں ہر ہر کن کا خیال اور لحاظ رکھنا چاہئے۔ کہ اس میں کوتاہی
بعض صورت میں نماز ہی نہیں ہوتی۔ اعلیٰ حضرت نے اوپر کے سلسلہ گفتگو میں ارشاد فرمایا۔

نماز میں سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی انگلیوں کے سرے زمین

پر لگتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ پیٹ لگے۔ ایک انگلی کا پیٹ لگنا فرض

اور سب کا سنت ہے۔ پھر صورت ناک کی ٹوک پہ سجدہ کرتے ہیں

حالانکہ حکم ہے کہ جہاں تک پڑھی کا سمت حصہ ہے لگنا چاہئے۔ عموماً

دیکھا جاتا ہے کہ رکوع سے ذرا سر اٹھایا اور سجدے کی طرف

چلے گئے۔ سجدے سے ایک باشت سر اٹھایا یا بہت ہوا ذرا

اٹھایا اور وہی دوسرا سجدہ ہو گیا۔ حالانکہ پورا سیدھا کھڑا ہونا

اور بیٹھنا چاہئے۔ اس طرح اگر ساٹھ برس نماز پڑھے گا قبول

نہ ہوگی۔ ۱۱ لے

تعدیل ارکان کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

بعض نمازیوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز میں رکوع و سجود اتنی عجلت کے ساتھ کرتے

میں کہ ایک بار سبحان اللہ کہنے کے برابر بھی نہیں ٹھہرتے جبکہ اتنا فرض ہے۔ تعدیل ارکان
 نماز کے ہر رکن کو کما حقہ ادا کرنا کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت
 کا ارشاد ملاحظہ فرمائیے۔

ہاں رکوع و سجود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار
 سبحان اللہ کہہ سکے جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے۔ ساٹھ برس
 تک اسی طرح نماز پڑھے۔ اس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی۔ حدیث
 میں ہے۔

اتانحناف لومت علی ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اس حال
 ذاللت لمت علی غیر پر۔ تو دین محمد صلی اللہ تعالیٰ
 الفترۃ ای غیر دین علیہ وسلم پر نہ مرے گا۔
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ریل گاڑی میں بیٹھ کر نماز

سفر کی حالت میں اگر لوگ ٹرین پر ہوں اور سمت قبلہ صحیح نہ ہونے یا کسی اور وجہ سے
 فرض نماز بیچ پر بیٹھ کر پڑھ لی جائے تو نماز ہوگی یا نہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔
 نہیں۔ کہ قیام فرض ہے اور جب تک عجز نہ ہو ساقط
 نہیں ہو سکتا۔ فرض وتر اور صبح کی سنتیں یوں نہ ہو سکیں گی۔

مسجد میں کھانے پینے کے لئے اٹھنا

مسجدوں میں کھانا پینا اور سونا مستحکم کے علاوہ لوگوں کے لئے شرعاً ناجائز ہے

لے اللہ تعالیٰ جہاد دل متنا مطبوعہ برہمی ۲۷ ایفامتہ ایفنا ۱۰

اس لئے تاکید آتی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کرنی جائے۔ تاکہ مسجد میں اگر کھانے پینے یا سونے کی ضرورت پیش ہو تو اس کی اجازت مل جائے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اعتکاف کا ثواب بھی ملے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ صرف کھانے پینے اور سونے کے خیال سے اعتکاف کی نیت کی جائے یا نہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ اعلیٰ حضرت اس سوال کا جواب عطا فرماتے ہیں۔

«اعتکاف صرف ذکر الہی کے لئے کیا جائے بالسمع

(ضمنی، اس کے منافع اور ہو سکے ہیں، مثلاً روزے کے بارے

میں حدیث ہے۔

صوموا تصحوا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔

تو یہ نہیں ہو سکتا کہ روزہ تندرستی کی نیت سے رکھا جائے

بلکہ روزہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا۔ اور تندرستی کی منفعت

بھی اس سے تبعاً حاصل ہوگی۔ پھر اسی حدیث میں فرمایا۔

حجّوا تستغنوا حج کر دغنی ہو جاؤ گے۔

تو یہ نہیں کہ حج مال کی نیت سے کیا جائے بلکہ حج اللہ

تعالیٰ کے لئے ہوگا۔ اور یہ نفع بھی ضمنی ملے گا۔ تو جس طرح یہ دونوں

اللہ ہی کے لئے ہیں اور صحت و غنا ان کے ضمنی منافع۔ اسی طرح

اعتکاف وغیرہ میں ہے اگر کسی میں سونا چاہے اعتکاف کی

نیت کر لے کچھ دیر ذکر الہی میں مشغول رہے پھر جو چاہے سوکے

دکھائے پئے سوئے، یہ سہ

نماز کی قضا کے عمومی ادا کرنے کا طریقہ

فرائض ادا کیے بغیر نوافل قابل قبول نہیں بہت سے لوگ تو ایسے ہیں کہ بالغ ہونے کے سالوں بعد نماز کی طرف رغبہ ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ تو عمر بھر اس سے محروم ہی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ نمازیں پڑھا کریں۔ جو بالغ ہوتے ہی نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے وہ بہت خوش نصیب اور اللہ کا مقرب و مقبول بندہ ہے۔ بہر حال اگر بالغ ہونے کے کچھ دنوں یا مہینوں یا سالوں کے بعد نمازیں شروع کیں تو جو نمازیں اس سے پہلے قضا ہو چکی ہیں ان کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اب سوال یہ کہ ان کا شمار نہیں کیسے ادا کرے۔ اعلیٰ حضرت اس کا طریقہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

”قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازم ہیں۔ نہ معلوم کس وقت موت آجائے۔ کیا مشکل ہے۔ ایک دن کی میں رکعت ہوتی ہیں یعنی فجر کے فرضوں کی دو رکعت ظہر کی چار عہ کی چار مغرب کی تین اور عشاء کی سات رکعت یعنی چار فرض تین وتر، ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب و زوال کے رکے اس وقت سجدہ حرام ہے، ہر وقت ادا کر سکتا ہے۔ اور احتیاط ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کر لے پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشاء کی یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے۔ اور ان کا ایسا حساب لگانے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرے گا ہلی نہ کرے جب تک فرض و غیر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔ نیت ان نمازوں کی اس طرح ہو مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ سب سے

پہلے جو نجر مچھ سے قضا ہوتی۔ ہر دفعہ یہی کہے یعنی جب ایک ادا ہوتی تو باقیوں میں جو سب سے پہلے ہے۔ اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کیے جس پر بہت سی نمازیں قضا ہوں تو اس کے لئے صورت تخفیف اور جلد ادا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رکعتوں میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سبحان اللہ کہے اگر ایک بار بھی کہے گا تو فرض ادا ہو جائے گا نیز تسبیحات رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار۔

سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لینا کافی ہے۔ تشہد کے بعد دونوں درود شریف کے بجائے اللہم صل علی سیدنا محمد والہ و آلہ و سلم سے دعا کی جاتی ہے۔ طلوع آفتاب کے بعد اور غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل نماز ادا کر سکتا ہے اس کے پہلے یا اس کے بعد ناجائز ہے۔ ہر ایسا شخص جس کے ذمہ نمازیں باقی ہیں چھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں (اسی سلسلہ میں فرمایا) اگر کسی شخص کے ذمہ تیس یا چالیس سال کی نمازیں واجب الادا ہیں اس نے اپنے ان ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزر نہیں۔ کاروبار ترک کر کے پڑھنا شروع کیا اور پکا ارادہ کر لیا کہ نمازیں ادا کر کے دم لوں گا۔ اور فرض کیجئے اسی حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی سب نمازیں ادا کر دے گا۔ قال اللہ تعالیٰ

ومن ینحرج من بیتہ | جو اپنے گھر سے اللہ در رسول کی طرف
مما حزا الی اللہ و سلم | ہجرت کرتا ہوا نکلتے۔ پھر اسے

شمیدر کہ الموت راستے میں موت آجاتے تو اس
 نقد و قح احبہ کہ ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر
 عملی اللہ ثابت ہو چکا۔

یہاں مطلق فرمایا گھر سے اگر ایک ہی قدم نکلا اور موت نے
 آیا تو پورا کام اس کے نامنا اعمال میں لکھا جائے گا۔ اور کامل
 ثواب پائے گا۔ وہاں نیت دیکھتے ہیں۔ سارا دار و مدار حسن نیت
 پر ہے۔

گمریہ کعبہ

حج کی فرضیت کے بارے میں اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ "انبیاء علیہم السلام
 پر بھی حج فرض ہوا تھا یا نہیں؟" اعلیٰ حضرت کا جواب ملاحظہ کیجئے۔

ان پر فرضیت کا حال خدا جانے۔ انبیاء علیہم السلام
 حج کرتے رہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اڑتا
 جا رہا تھا۔ جب کعبہ منظر سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہ
 احدیت میں عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک لشکر
 تیرے لشکروں سے گزرانہ مجھ میں اترا نہ نماز پڑھی۔ اس پر
 ارشاد باری تعالیٰ ہوا نہ رو۔ میں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض
 کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹوٹیں گے جیسے پرند اپنے گھونسلے
 کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اونٹنی اپنے
 بچے کے شوق میں اور تجھ میں نبی آخر الزماں کو پیدا کروں گا جو مجھے سب

انبیاء سے زیادہ پیارا ہے، مہلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

ریا والی نماز اور روزہ

نماز روزہ یا دیگر فرائض و عبادات خالصاً لوجہ اللہ ہونی چاہئیں اس میں کسی قسم کا دکھاوا یا ریائی نہ ہو۔ اگر ایسا ہے کہ دنیا والوں کو دکھانے کے لئے کوئی عبادت کرتا ہے نماز پڑھتا یا روزے رکھتا ہے، اس کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

۱۔ (مساؤ اللہ، فقہی نماز روزہ ہو جائے گا کہ مفید نہ پایا گیا، ثواب نہ ملے گا بلکہ عذاب ناری کا مستحق ہوگا۔ روزتاً اس سے کہل جائے گا۔ او فاجر او غادر او خاسر او کافر تیرا عمل حبط ہوا اپنا اجر اس سے مانگ جس کے لئے کرتا تھا یہی ایک برائی ریائی مذمت کو کافی ہے۔

سجود تقرب الی اللہ کا ذریعہ

سجدہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت زیادہ عجز و انکسار پیش کرتا ہے، زمین پر اپنی پیشانی رکھتے ہی اللہ سے قرب کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے، اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ بندوں کو قرب الی اللہ کا مرتبہ علاوہ نماز بھی ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت یوں گویا ہوئے۔

۱۔ ہاں ہر سجدہ میں رب کے قریب ہوتا ہے، سجدے چار

قسم کے ہیں۔ سجدہ نماز، سجدہ تلاوت، سجدہ سہو، سجدہ
شکر

صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب

جماعت کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت سے متعلق سوال

کا جواب اعلیٰ حضرت نے عنایت فرمایا۔

مدیریت میں فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صف اول میں
نماز پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے
یعنی ہر ایک صف اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور جگہ کی تنگی کے سبب
قرعہ برداری پر فیصلہ ہوتا۔ سب سے پہلے امام پر رحمت نازل ہوتی
ہے پھر صف اول میں جو اس کے محاذی کھڑا ہو پھر اس محاذی کے
دائیں جانب پھر بائیں اسی طرح دوسری صف میں پہلے محاذی امام
پر پھر دائیں پھر بائیں پر۔ یونہی آخر صفوں تک۔

دہاہیوں کی نماز نماز نہیں

آج بہت سے لوگ بڑے آپ کو سنی کہتے اور کہلاتے ہیں اس بات کی تمیز نہیں
کرتے اور دہاہیوں کے سمجھے جماعت میں شریک ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے
نماز پڑھنے سے مطلب توئی پڑھائے۔ اس بارے میں اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں سوال
کیا گیا کہ دہاہی کی جماعت چھوڑ الگ نماز پڑھ سکتا ہے؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت

لے اللعقۃ الاحمد اول صفحا مطبوعہ بریلی ۱۱۹-۱۲۰ ایضاً ۱۲

نے فرمایا:

”نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کی جماعت جماعت“
اس کے بعد ایک اور سوال پر اذان کے بارے میں فرمایا:
”جس طرح ان کی نماز باطل اسی طرح اذان بھی، ہاں تعظیماً
اللہ کے نام پر جل شانہ اور نام اقدس پر درود شریف پڑھے، سہ

نوکر نماز نہ پڑھے تو مالک کو مواخذہ

فی زمانہ یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی کا کوئی نوکر ہو گیا تو اسے نماز تک کی فرصت نہیں دیتے
حالانکہ نوکر اگر نماز نہ پڑھے تو مالک کو چاہیے کہ اس کو تاکید کریں کہ وہ نماز پڑھے۔ اگر حتی
المقدور وہ ایسا نہیں کرتے تو گنہگار ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت سے کسی نے سوال کیا
کہ ”اگر نوکر نماز نہ پڑھے تو آقا پر مواخذہ ہے یا نہیں؟“ تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا:
”جب تک تاکید کر سکتا ہے اتنی نہ کرے تو مواخذہ ہے
ورنہ نہیں“

رفع بلیات کے لئے نماز کی تاکید

ایک صاحب اعلیٰ حضرت کی بازگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنی کچھ پریشانیوں، بلاؤں اور
مصیبتوں میں مبتلا ہونے کا ذکر کر کے دعا اور کسی عمل و وظیفہ کے طالب ہوئے۔ اس پر اعلیٰ حضرت
نے فرمایا۔

”مولا تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے۔ اپنے گھر میں پابندی نماز کی

تاکید شدید رکھئے اور پانچوں نمازوں کے بعد آیت الکرسی ایک ایک بار ضرور پڑھا کریں اور علاوہ نمازوں کے ایک بار صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت۔ جن دنوں میں عورتوں کو نماز پڑھنے کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت کی آیت الکرسی نہ چھوٹے۔ مگر ان دنوں میں آیت قرآن مجید کی نیت سے نہ پڑھیں بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ لے

نماز باجماعت کی فضیلت

جماعت ثانیہ کے بارے میں اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ اگر جماعت ثانیہ ہو رہی ہو تو اس وقت ظہر کی سنت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ یا فجر کی سنت جماعت ثانیہ کے قدر نسلنے کی وجہ سے چھوڑ دی جائے یا کیا؟ تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا: جماعت ثانیہ فقط جائز ہے اس کے لئے سنتیں نہ چھوڑیں۔ اصل نماز جماعت اولیٰ ہے جس کے لئے حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر مکالوں میں بچے اور عورتیں نہ ہوں تو جو لوگ جماعت میں شریک نہیں ہوتے ان کے مکالوں کو جلوادیتا۔

ایک مرتبہ مولوی عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مارہرہ مسطہرہ میں اتفاقاً مجھے نماز میں دیر ہو گئی جب میں مسجد کی سیڑھیوں پر پہنچا حضرت میاں صاحب قلد نماز پڑھ کر تشریف لارہے تھے ارشاد فرمایا عبدالقادر نماز تو ہو گئی تو اصل نماز جا ادلی ہے؟

لے الملفوظ مفہوم ص ۱۳ مطبوعہ بریلی ۱۹۰۱ء ایضاً ص ۱۶

نماز کسی حالت میں معاف نہیں

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر کسی مہورت و
لت میں معاف نہیں۔ ایک سلسلہ گفتگو میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

نماز جب تک عقل باقی ہے کسی وقت معاف نہیں رہتا۔

شریعت کے روزے حالت سفر یا مرض میں کہ روزہ رکھنے کی طاقت

نہیں اجازت ہے کہ قضا کرے۔ اسی طرح زکوٰۃ صاحب نصاب پر

اور حج صاحب استطاعت پر فرض ہے لیکن نماز سب پر بہر حال

فرض ہے۔ یہاں تک کہ کسی حاملہ عورت کے نصف بچہ پیدا ہو گیا

ہے اور نماز کا وقت آگیا تو بھی رخصت نہیں حکم ہے کہ گھٹا

کھوے یا دیگر پر بیٹھے اور اس طرح نماز پڑھے کہ بچے کو تکلیف نہ ہو

یا بیمار ہے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں دیوار یا عصا یا کسی شخص

کے سہارے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور اگر اتنی دیر کھڑا نہیں رہ

سکتا تو جتنی دیر ممکن ہو قیام فرض ہے۔ اگر چہ اس قدر کہ تکبیر

تحریم کھڑے ہو کر کہے لے اور بیٹھ جائے اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو

لیٹے لیٹے اشاروں سے پڑھے۔ حضور نماز کی کثرت فرماتے یہاں

تک کہ پائے مبارک سوج جلتے۔ صحابہ کرام عرض کرتے حضور

اس قدر تکبیریں تکلیف گوارا فرماتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ نے حضور کو ہر طرح

کی معافی فرمائی ہے

انلا اکون عبدا شکورا نوکیا علی کل شکر گزار بندہ ہوں۔

یہاں تک کہ رب عزوجل نے خود ہی بحال محبت ارشاد فرمایا۔

ظہر منا انزلنا اسے چودھویں رات کے چاندیم نے تم پر

علیک الفرائض التشریحی قرآن اسلئے نہ اتارا کہ تم شفقت میں پڑو

عرض نماز مرتے دم تک معاف نہیں ہونے

روزہ کی کیفیت

جب تک ہر مسلمان مرد و عورت عاقل و بالغ پر سال میں ایک ماہ (رمضان المبارک) کا روزہ فرض ہے اور پانچ دن (ایام تشریحی اور عید الفطر میں) روزہ رکھنا حرام ہے۔ روزہ کے لئے سحری و افطار ضروری ہے یا نہیں۔ اس کے بغیر روزہ ہو گیا نہیں ہے؛ افطار کے متعلق ایک استفسار پر اعلیٰ حضرت نے جواباً فرمایا:

روزہ کے لئے افطار رکھنا ضروری نہیں ہے۔ روزہ ہو جائے گا۔ اگرچہ کبھی افطار نہ کرے نہ شبہ اتسوا الصیام الی اللیل رات آگئی اور روزہ پورا ہو گیا۔ باختلاف نماز کے کہ اس میں خروج بمعنی ایک فعل ضروری ہے۔ نماز ہے فعل اس کے لئے ایک فعل ایسا کہ نا ضروری ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ نماز ختم ہو گئی اور روزہ ہے ترک یا کف باختلاف قولین اور کف فعل ہے قلب کا۔ نماز مہرت نیت سے بغیر اعمال جوارح کے ادا نہیں ہو سکتی۔ اور روزہ میں کوئی فعل نہیں صرف

نیت ہے کسی فعل کی ضرورت نہیں قلب نے جیسے سمجھا تھا کہ میرا روزہ
 ہے اب سمجھ لے کہ میرا روزہ ختم ہو گیا۔ بس اب افطار کر کے یا نہیں
 روزہ ختم ہو گیا : لے

لے المفقودہ حصہ دوم ص ۷۵/۷۶ مطبوعہ بریلی شریف *

علمیت

عالم کی زیارت — کون سا علم فرض ہے — فلسفی و تجویزی
 عالم نہیں — انگریزی پڑھنا — بقلم خود مولوی لکھنا —
 استاذ کا حق — دہائیوں سے بچوں کو پڑھوانا —
 حافظ اور عالم کی فضیلت —

عالم کی زیارت عبادت کے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک بارسے نے سوال کیا
 حضور کیا یہ صحیح ہے کہ عالم کی زیارت ثواب ہے؟ تو آپ نے جواب دیا :-
 ہاں! صحیح حدیث میں وارد ہوا۔

عالم کی زیارت کرنا عبادت ہے	النَّظْرُ إِلَىٰ وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ
کعبہ معظمہ کی زیارت کرنا عبادت ہے	النَّظْرُ إِلَىٰ كَعْبَةِ عِبَادَةٌ
قرآن عظیم کی زیارت کرنا عبادت ہے	النَّظْرُ إِلَىٰ الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ

کون سا علم فرض ہے

حدیث پاک **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ** علم حاصل
 ہونا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ کے متعلق ایک بار اعلیٰ حضرت سے سوال کیا
 گیا کہ اسمیں علم سے مراد کون سا علم ہے۔ عموماً ہر علم مراد ہے یا کوئی خاص؟ اعلیٰ حضرت
 اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں :-

”حدیث طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمة
 کہ بوجہ کثرت طرق و تعدد متخرج حدیث حسن ہے ماس کا صریح مفاد
 ہر مسلمان مرد و عورت پر طلب علم کی فرضیت — تو یہ صادق نہ
 آئے گا مگر اس علم پر جس کا تعلم فرض عین ہو۔ اور فرض عین نہیں
 مگر ان علوم کا سیکھنا جس کی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں
 محتاج ہو۔ ان کا اعم و اشمل و اعلیٰ و اکمل و اہم و اجل علم اصول

لہ المقفوظ کامل ۲۷ مطبوعہ عکاکا پورہ ۱۲

مقائد سے۔ جن کے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی مذہب ہوتا ہے۔ اور انکار و مخالفت سے کافر یا بدعتی و الیاذ باللہ تعالیٰ۔ سب میں بہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے۔ اور اس کی طرف امتیاج میں سب یکساں۔ پھر علم مسائل نماز۔ یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفصلات۔ جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم۔ مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوٰۃ۔ صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج۔ نکاح کیا چاہے تو اس کے متعلق ضروری مسئلے۔ تاجر ہو تو مسائل بیع و شرار۔ مزارع پر مسائل زراعت۔ موجد و مستاجر پر مسائل اجارہ۔ وغنی ہر دنیا ہر شخص پر اس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال و حرام۔ کہ ہر فرد بشر اس کا محتاج ہے۔ اور مسائل علم قلب۔ یعنی ذائقہ قلبیہ مثل تواضع و اخلاص و توکل وغیرہ اور ان کے طرق تکفیل۔ اور محرمات باطنیہ تکبر و ریا و عجب و حسد وغیرہ اور ان کے مسالجات۔ کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پر اہم و اہم ہے۔ جس طرح بے نماز فاسق و فاجر و مرتکب کبار ہے۔ یوں ہی بیحد ریا سے نماز پڑھنے والا انہیں مصیبتوں میں گرفتار ہے۔ تو صرف یہی علوم حدیث میں مراد ہیں۔ و بس۔ ۱۱

فلسفی و نجومی عالم نہیں

عالم کا لقب ایسا متبرک و مقدس ہے کہ ہر کس و ناکس کو عالم و علامہ نہیں کہا جاسکتا

Marfat.com

Marfat.com

کا پڑھنا بھی روا نہیں ہے۔

بقلم خود مولوی لکھنا

بقلم خود اپنے آپ کو مولوی وغیرہ لکھنا کیسا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے قلم ایمان قلم کی جلوہ افروزی ملاحظہ کیجئے۔!

اپنے آپ کو بے ضرورت شرعی مولوی صاحب لکھنا بھی گناہ

و مخالف حکم قرآن عظیم ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

هُوَ اعْلَمُ بِكُمْ اِذَا نَسَاكُمْ مِنَ الْاَرْضِ

اللہ تمہیں خوب جانتا ہے۔ جب اس

وَ اِذَا اَنْتُمْ اَجْنَثٌ فِي بَطُونِ اُمَّتِكُمْ

نے تمہیں زمین سے اٹھان دی۔ اور جب

فَلَا تَذَكَّرُوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اعْلَمُ

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں پھینکتے تو اپنی

بَيْنَ النَّاسِ

جانوں کو آپ اچھا نہ کہو۔ خدا خوب جانتا ہے

جو پرہیزگار ہے۔

دوسری جگہ ارشاد باری ہے :-

الْمُتَرَاتِلِ الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ

کیا تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جو آپ

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاءُ

اپنی جانوں کو ستر جتاتے ہیں۔ جگہ خدا

ستر کرتا ہے جسے چاہے۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَنْ قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ

جو اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے

ہاں اگر کوئی شخص حقیقت میں عالم دین ہو اور لوگ اس کے

فصل سے ناواقف۔ اور یہ اس سچی نیت سے۔ کہ وہ آگاہ ہو کر

۔ تادی رضویہ عبدہیم

فیض لیں۔ ہدایت پائیں۔ اپنا عالم ہونا ظاہر کرے تو مضائقہ نہیں۔
 جیسے سیدنا یوسف علی نبینا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تھا
 اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلَیْمٌ سُوْیَہٗ یَہِیْ سَیِّئَہٗ سَیِّئَہٗ سَیِّئَہٗ سَیِّئَہٗ سَیِّئَہٗ سَیِّئَہٗ سَیِّئَہٗ سَیِّئَہٗ سَیِّئَہٗ سَیِّئَہٗ

استاذ کا حق

استاذ کا حق شاگرد پر اور عالم کا حق جاہل پر کس قدر ہے ایک سوال پر علامہ

نے فرمایا:-

امام زبردستی نے فرمایا۔ عالم کا حق جاہل پر۔ اور
 استاذ کا حق شاگرد پر۔ کیساں ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ اس سے
 پہلے بات نہ کرے۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اسکے غیبت (غائبانہ)
 میں بھی نہ بیٹھے۔ اور چلنے میں اس سے آگے نہ بڑھے۔ ... عربی ...
 آدمی کو چاہیے کہ اپنے استاذ کے حقوق واجب کا لحاظ رکھے۔
 اپنے مال میں کسی چیز سے اس کے ساتھ بخل نہ کرے۔ یعنی جو کچھ
 اسے درکار ہو سوجوشی خاطر حاضر کرے اور اس کے قبول کر لینے میں
 اس کا احسان اور اپنی سعادت جانے نہ ... عربی ... یعنی استاذ کے
 حق کو اپنے مال باپ اور تمام مسلمان کے حق سے مقدم رکھے۔ اور جس
 نے اسے اچھا علم سکھایا اگرچہ ایک ہی حرف پڑھلایا ہو۔ اس کے لئے تواضع
 کرے۔ اور لائق نہیں کہ کسی وقت اس کی مدد سے باز رہے۔ اپنے
 استاذ پر کسی کو ترجیح نہ دے۔ اگر ایسا کرے گا۔ تو اس نے اسلام کے
 رشتوں سے ایک رتی کھول دی۔ استاذ کی تنظیم سے ہے کہ وہ

اندر ہو اور یہ حاضر ہوا، تو اس کے دروازے پر ہاتھ مارے۔ بلکہ
اس کے باہر آنے کا انتظار کرے قال تعالیٰ:-

إِنَّ الَّذِينَ يُبَادُونَكَ مِنْ
وَرَاءِ الْعُجْبَاتِ أَكْثَرُهُمْ
لَا يَدْقِقُونَ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا
حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا
لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَخُذُوا حَيْثُ ط
میشک وہ جو تمہیں حوروں کے باہر سے
پکارتے ہیں۔ ان میں اکثر بے عقل ہیں۔
اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے
پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔
اور انہیں جتنے والا مہر بان ہے۔

«الیم وین ہر مسلمان کے حق میں عموماً۔ اور استاد علم دین
اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً نائب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ہے»

ولہبوں سے بچوں کو پڑھوانا

ولہبوں سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا کیسا ہے۔ کیے اعلیٰ حضرت کی بارگاہ سے
جواب طلب کریں۔ وہ جواب دیتے ہوئے نظر آئیں گے:-

«ولہبوں کے پاس اپنے بچوں کو پڑھانا، حرام حرام حرام

اور جو ایسا کرے بدخواہ اطفال و مبتلائے اناہم و گناہ قال اللہ تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ
اے ایمان والو! اپنے اور اپنے بچوں

وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ط
کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ»

حافظ اور عالم کی فضیلت

آج کل لوگ علوم دینیہ سے اپنی غفلت و لاپرواہی کا ثبوت اس طرح دے رہے ہیں کہ بچے نے ابھی ٹھکانے سے ہوش بھی نہیں سمجھایا کہ اسے قالین انگریزی اسکول میں داخل کر دیا جاتا ہے جہاں اس کو اسلام بیزاری، نصاریٰ دوستی اور کفر کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور دینی علم ہر مسلمان کو حاصل کرنا فرض ہے جیسا کہ گذر چکا اس کی طرف اب لوگ توجہ ہی نہیں دیتے۔ حالانکہ علم دین حاصل کرنا فرض ہونے کے علاوہ حافظ اور عالم کی کیا فضیلت ہے وہ اعلیٰ حضرت کی زبان فیض نرجیاں سے سماعت فرمائیے۔

اچھے سوال کیا گیا کہ "حضور حافظ اکتوں کی شفاعت کرے گا۔ سنا گیا ہے کہ اپنے اعزہ سے دس شخصوں کی؟" اپنے جواب مرحمت فرمایا۔

ہاں۔ اور اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے۔ اور شہید پچاس شخصوں کی احاجی شتر کی اور علماء بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے۔ کوئی کہے گا میں نے وضو کے لئے پانی دیا تھا کوئی کہے گا میں نے فلاں کام کر دیا تھا۔ لوگوں کا حساب ہوتا جائے گا۔ اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے علماء کا حساب کب کا ہو چکا ہوگا اور وہ روکے جائیں گے۔ بغرض کریں گے۔ الہی لوگ جارہے ہیں ہم کیوں روکے گئے رہی فرمایا جائیگا تم آج میرے نزدیک فرشتوں کی مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں۔ ہر سنی عالم سے فرمایا جائیگا اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگر چہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں۔" لے

اسلامیات

ذکر و نکاح پر اجرت — سودی رہن کا کاغذ لکھنا — ہنود
 کے سیلوں میں تجارت کے لئے جانا — بد مذہبوں کے ساتھ
 برتاؤ — بد مذہبوں سے شادی بیاہ — میلاد میں ہنود کا تعاون
 ————— قبیر پر اذان

ذکر و تلاوت پر اجرت

ذکر الہی و تلاوت قرآن پاک پر اجرت کے بارے میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

مکتبے ہیں :-

تلاوت قرآن و ذکر الہی پر اجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔ لینے والے و دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔ جب یہ فعل حرام کے ترکیب میں تو کس چیز کا ثواب انوات کہیے گا۔ گناہ پر ثواب کی امید۔ اور زیادہ سخت و اشد ہے۔ ہاں اگر لوگ چاہیں کہ ایصال ثواب بھی ہو اور طریقہ جائزہ شرعیہ بھی حاصل ہو تو اس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے روکنے کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اتنی دیر کی ہر شخص کی معین کر دیں۔ مثلاً پڑھوانے والا کہے میں نے تجھے آج فلاں وقت سے فلاں وقت تک کے لئے اس قدر اجرت پر نوکر رکھا جو کام چاہوں گا لوں گا۔ وہ کہے میں نے قبول کیا۔ اب وہ اتنی دیر کے واسطے اس کا اجیر ہو گیا جو کام چاہے لے سکتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کہے فلاں میت کے لئے اتنا قرآن عظیم یا اس قدر کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھ دو۔ یہ صورت جواز کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سودی زمین کا کاغذ لکھنا

ایک شخص اگر دوسرے کے پاس کوئی چیز رہن رکھے تو اس کا کاغذ تحریر کرنا مسلمان

کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ ملاحظہ کیجئے اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں :-
 نفس تحریر میں نامہ تو کوئی حرج نہیں خواہ وہ عقد اسلام
 میں ہو یا کفار میں۔ مگر ہاں اگر اس کاغذ میں سو دیکھا جائے۔ اور
 اسی کی صورتوں سے ہے دیہات کا داخلی رہن یا دوکان یا مکان
 کا کرایہ مرتبہ کو ذرا اصل کے علاوہ ملنا۔ تو بیشک ایسا کاغذ ہرگز نہ
 لکھے۔ اگرچہ وہ عقد مسلمانوں میں ہو۔ کہ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم
 نے جس طرح سو دیکھانے والے پر لعنت فرمائی۔ یوں اس کا کاغذ
 لکھنے والے اور اس پر گواہیاں کرنے والوں پر لعنت آئی۔ اور ارشاد
 فرمایا وہ سب برابر ہیں۔“ لے

ہنود کے میلوں میں تجارت کے لئے جانا

ہنود کے میلوں میں اسباب تجارت کے فروخت کے ارادے سے مسلمانوں کو جانا کیسا

ہے۔ ذیل کے اقتباس میں ملاحظہ فرمائیں :-

”اگر وہ میلہ ان کا مذہبی ہے جس میں جمع ہو کر اعلان کلمہ کفر
 والے رسوم شرک کریں گے تو بقصد تجارت بھی جانا ناجائز و مکروہ
 تحریمی ہے۔ اور ہر مکروہ تحریمی صغیرہ اور ہر صغیرہ اصرار سے کبیرہ۔
 علماء تصریح فرماتے ہیں کہ معاہدہ کفار میں مسلمانوں کو جانا جائز نہیں۔
 اور اس کی علت یہی فرماتے ہیں کہ وہ مجمع شیاطین ہیں۔ یہ قطعاً یہاں
 بھی مستحق۔ بلکہ جب وہ مجمع بغرض عبادت غیر خدا ہے۔ تو حقیقتہً
 معاہدہ کفار میں داخل۔ انہیں افعال کی وجہ سے معید ہیں۔ سقف و

دیوار کی وجہ سے نہیں۔ اور اگر وہ مجمع مذہبی نہیں بلکہ صرف لہو و لیب کا میلہ ہے تو محض بغرض تجارت جانانی نفسہ ناجائز و ممنوع نہیں جبکہ کسی گناہ کی طرف مودی نہ ہو۔ علماء فرماتے ہیں۔ مسلمان تاجر کو جائز کہ کنیز و غلام و آلات حرب مثل سپ و سلاح و آہن وغیرہ کے سوا اور مال کفار کے ہاتھ بیچنے کے لئے دار الحرب میں لے جائے۔ اگر حج احقر از افضل۔ تو ہندوستان میں کہ عند التحقیق دار الحرب نہیں مجمع غیر مذہبی کفرہ میں تجارت کے لئے مال لے جانا بدرجہ اولیٰ جواز رکھتا ہے یہ لے

بد مذہبوں کے ساتھ برتاؤ

رافضی وغیرہ بد مذہبوں کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ کیسا ہونا چاہیے اس ضمن میں اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیے :-

رافضی وغیرہ بد مذہبوں میں جس کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو وہ تو مرتد ہے۔ اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا جائز نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سور کے سمجھیں۔ اور جس کی بدعت اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی و محبت تو مطلقاً نہ کریں اور بے ضرورت و مجبوری محض خانی میل جول بھی نہ رکھیں کہ بد مذہب کی محبت آگ ہے اور صحبت ناگ اور دونوں کو دین سے پوری لاگ جاہل کو ان کی صحبت سے پچھائیوں ضروری ہے کہ اس پر اثر بدکار زیادہ

اندیشہ ہے۔ اور عالم مقتدایوں بچے کہ جمال اسے دیکھ کر خود بھی اس بلا میں
 نہ پڑیں۔ بلکہ عجب نہیں کہ اسے ان سے متاثر دیکھ کر ان کے مذہب کی شنا
 عت
 ان کی نظروں میں ہلکی ہو جائے " اسے

روافض اور دیگر بد مذہبوں سے شادی بیاہ

روافض اور دیگر بد مذہبوں میں شادی کرنا کیسا ہے۔ آج کل عجب قصہ ہے کوئی رافضی
 کسی کاموں ہے اور کسی کا سالہ کوئی کچھ کوئی کچھ۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت اس کے احکام
 لوگوں تک اس طرح پہنچاتے ہیں :-

۱۔ (روافض میں شادی) ناجائز ہے۔ ایمان دلوں سے
 ہٹ گیا ہے اور اللہ و رسول کی محبت جاتی رہی ہے۔ رب العزت
 ارشاد فرماتا ہے :-

وَإِمَّا يَنْزَغِ الشَّيْطَانُ
 نَلَّا لَقَعْدَ بَعْدَ الذِّكْرِ
 مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

تجھے اگر شیطان بھلا دے تو یاد آئے
 پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

إِيَّاكُمْ وَإِيَّا هُمْ لَا يُفْتِنُوكُمْ
 وَلَا يُفْتِنُوكُمْ

ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے
 دور کر دو۔ تمہیں گمراہ نہ کریں کہیں تمہیں

فتنے میں نہ ڈالیں۔

خاص رافضیوں کے بارے میں ایک حدیث ہے :-

يَأْتِي قَوْمٌ لَّهُمْ بَنُو يُقَالُ لَهُمُ الدَّارُ
 فِضَّةٌ

ایک قوم آئے والی ہے ان کا ایک بے لقب ہوگا

لا يشهدون جمعة ولا جمعة و انہیں رافضی کہا جائے گا۔ نہ میں
 يطعنون على السلف. فلا تجالسوا میں آئیں گے نہ جماعت میں اور سلف
 ولا تقوا كل واحد ولا تشاد بوجهہ صحابین کو برا کہیں گے۔ تم ان کے پاس
 ولا تشاکم معروا و امرضوا فلا نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ کھانا پینا نہ شادی
 لتعدوہم و اذا ماتوا فلا تشدو بیاہ کرنا بیار پڑیں تو پوچھنے نہ جانا۔ مر جائیں
 (المحدث)

توجانہ پر نہ چلنا:-

شادی کا نتیجہ | عمران بن حطان رقاشی اکابر علماء مدینہ سے
 تھا۔ اس کی ایک چچا زاد بہن خارجیہ تھی۔ اس
 سے نکاح کر لیا۔ علماء کرام نے سن کر طعن زنی کی۔ تو کہا میں نے
 اس لئے نکاح کر لیا ہے کہ اس کو اپنے مذہب پر لے آؤں گا۔ ایک
 سال نہ گزرا تھا کہ خود خارجی ہو گیا۔

عشکار کرنے چلے تھے شکار ہو بیٹھے

ممکنہ صورت | یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ رافضی یا رافضیہ
 جس سے شادی کی جائے بعض اگلے روزانہ
 کی طرح بد مذہب ہو وائرہ اسلام سے خارج نہ ہو۔ آج کل کے روافض
 تو عموماً ضروریات دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں۔ ان کے مرد یا عورت
 کا کسی سے نکاح ہو سکتا ہی نہیں۔

یہی وہابی قادیانی نولیو بندی، میجرمی، چکڑالوی جملہ
 مرتدین ہیں۔ کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح
 ہوگا۔ مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد بعض باطل۔ زنا ر خالص ہوگا اور
 اولاد ولد الزنا سے

میلاد میں ہنود کا تعاون

ذیل میں ملاحظہ فرمائیے کہ اگر ہنود میلاد شریف کے چندے میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوں یا خود اہل ہنود انفراداً میلاد شریف میں تو جائز ہے یا نہیں؟ علامہ حضرت فرماتے ہیں:-

ہندو سے مسلمان امر دین میں مدد نہ لے۔ اور اگر وہ خود نیکت چاہیں تو بطور چندہ شریک نہ کیا جائے۔ کہ اس کے مال سے قربت قائم نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر وہ کسی مسلمان کو تمذیک کر دے۔ یہ مسلمان چندے میں دے دے۔ مضائقہ نہیں۔ جبکہ اس طور پر لینے میں ہنود کے لئے وجہ استعلا نہ ہو۔ وہ یہ سمجھے کہ مسلمانوں نے مجھ سے استمداد کی۔ میری مدد کے محتاج ہوئے۔ بلکہ احسان ملنے کہ میرا مال قبول کر لیا۔ ہندو اپنے مال سے کوئی کار خیر کرے مقبول نہیں۔ یہ لے

تبریر پر اذان

اس سوال پر کہ تبریر پر اذان کا جائز ہے یا نہیں؟ علامہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا:-

تبریر پر اذان کہنے میں میت کا دل پہلنا اور اس پر رحمت الہی کا اثرنا اور سوال و جواب کے وقت شیطان کا دور ہونا۔ اور اس کے عطا اور بہت فائدے ہیں۔

اسی سوال کے تحت دوسرے موقع پر اعلیٰ حضرت نے یوں فرمایا :-
 (تبریر دفن میت کے بعد جو اذان کہی جاتی ہے، دفع شیطان
 کے لئے۔ حدیث میں ہے کہ اذان جب ہوتی ہے شیطان ۳۶
 میل بھاگ جاتا ہے۔ الفاظ حدیث میں یہ ہے کہ روح تک بھاگ
 جاتا ہے۔ اور روح مدینہ طیبہ سے ۳۶ میل ہے۔ اور وہ وقت
 ہوتا ہے دخل شیطان کا جس وقت منکر نیک سوال کرتے ہیں، من تک
 تیرا رب کون ہے، یہ لعین دوسرے اشارہ کرتا ہے اپنی طرف
 کہ مجھ کو کہدے جب اذان ہوتی ہے بھاگ جاتا ہے دوسرے نہیں ہوتا
 پھر سوال کرتے ہیں یا دینک تیرا دین کیا ہے۔ اس کے بعد
 سوال کرتے ہیں "ما تقول فی اذرازل" ان کے بارے میں کیا
 کہتا ہے۔ اب نہ معلوم کہ سرکار خود تشریف لاتے ہیں یا روئے
 مقدر سے پردہ اٹھا دیا جاتا ہے۔ شریعت نے کچھ تفصیل نہ بتائی
 اور چونکہ امتحان کا وقت ہے اس لئے اذرازل بنی نہ کہیں گے اذرازل
 کہیں گے بلے

احکامات

غیر مشروع دائرہ طہمی — ترک سنت — اصلاح باطن کا دعویٰ
— بھنویں اور عورت کو سر کے بال منڈوانا — سر کے بالوں
کے احکام — بالغ نو مسلم کے ختنہ کا حکم — بدھ کے دن ناخن
کتروانا — گراموفون اور قرآن عظیم — قبر کا اونچا بنانا
— قبر کھولنا

غیر مشروع وارثی کا حکم

غیر مشروع یعنی شرع کی حد مقرر سے کم وارثی پر اسلام کا کیا حکم ہے۔ اعلیٰ حضرت
کی تحریر پر تنویر میں ملاحظہ فرمائیں۔

وارثی حد مقرر شرع سے کم نہ کرانا واجب اور حضور
سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی سنت دائمی اور اہل اسلام کے شعار سے ہے۔ اور
اس کا خلاف ممنوع و حرام اور کفار کا شعار۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عشر من الفطرة قص الشارب یعنی دس چیزیں سنت قدیم انبیاء عظام
واعفاء اللحية (الحديث) علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہیں انہیں سے

موت نہیں کم کرانا اور وارثی حد شرع تک چھوڑ دینا۔ واہ مسلم
حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسری جگہ ارشاد فرماتے
ہیں۔

خالفوا المشاکین اوفوا للہی مشرکین کی مخالفت کرو اور اڑھیاں
واعفوا الشوارب پوری اور موت نہیں کم کرو۔

اور بعض احادیث میں وارثی موت نہیں کم کرنا اور اڑھیاں
چھوڑ دو اور خوبس کی سی شکل نہ بناؤ۔

سنت کو چھوڑ کر رسم کفار اختیار کرنا

اسی سلسلہ گفتگو میں اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں :-

”سنتِ سنّیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ترک اور مشرکین و مجوس کی رسم اختیار کرنا مسلمانِ کامل کا کام نہیں۔ علاوہ بریں اس میں تغیرِ خلقتِ خدا بطریقِ ممنوع ہے۔ اسی طرح دارِ طہمی غیر جہاد میں چڑھانا ناجائز و ممنوع۔ ایسے شخصوں کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: لوگوں کو خبر ہے دو کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزاری میں (رواہ الترمذی) پس ظاہر ہو گیا کہ دارِ طہمی کتر و امانتاً چڑھانے سے سخت تر ہے۔ کہ اس میں فقط تغیرِ صفتِ سنت ہے اور ان میں تغیرِ اعدامِ اصل۔ مع ہذا اگر توبہ نصیب ہو تو یہ سریع الزوال، اور ان کا ازالہ نہ ہو گا مگر بعد ایک زمانے کے۔ (یعنی چڑھانے والا اگر توبہ کرے گا تو فوراً اوارا گیا نیچے گرائے گا۔ لیکن اگر منڈانے یا کتر وائے والا توبہ کرے گا، تو حدِ شرع تک دارِ طہمی آئے وقت تک گنہگار ہی رہے گا)

جب چڑھانے کی نسبت ایسی وعید شدید واردا اور حضور اس کے مرتکب سے اپنی بیزاری ظاہر فرمائیں تو کتر نے اور منڈانے سے کس قدر ناراضی و بیزاری ہونے لگی اور العیاذ باللہ اس حبیبِ مرتجی و رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضی پر دنیا و آخرت میں جو شماتت بد مرتب ہیں، دلِ مومن ان سے خوب واقف ہے۔“

اصلاح باطن کا دعویٰ غلط

ایک تو مسلمان واڑھی کترو اور منڈوا کر خلاف سنت کرتے اسل پر طرہ یہ کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کی بجائے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ واڑھی نہیں ہے تو کیا ہوا باطن کی اصلاح ہونی چاہیے۔ ہم باطن کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس ضمن میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-

اس میں شک نہیں کہ اصلاح باطن آرائش ظاہر سے اہم تر

۔ مگر اس کے ساتھ افسانہ ظاہر وار تکاپ محرمات و ممنوعات کی کس

نے اجازت دی۔ تعمیل حکم شرع و اتباع سنت شارع کہ واڑھی

بڑھلنے اور نیچی رکھنے میں پالی جاتی ہے۔ آراستگی باطن میں کچھ

خلل انداز ہے۔ بلکہ وہ اپنے اس دعویٰ ہی میں جھوٹا ہے۔ کہ باطن مہرا

آراستہ ہے اگرچہ خلاف شرع ہو۔ کہ اگر فی الواقع باطن اس کا زیور

صلاح سے مزین اور حکم خدا و رسول منقاد ہوتا تو اتباع سنت

چھوڑ کر شکار کفر و شرک و بدعت کی پیروی پسند نہ کرتا۔ اور حکم

شرع سن کر سر جھکاتا اپنے فعل شنیع پر مہتر نہ ہوتا اور ایسے یہودہ

عذروں کو سپر نہ بناتا۔ استغفر اللہ ایسے اعذار بارودہ موجب

تحلیل محرمات نہیں ہو سکتے نہ ان سے وبال میں کچھ کمی ہو بلکہ موجب

زیادت نکال ہیں۔ کہ جب ارتکاب ممنوع کے ساتھ ندامت و

اعتراف بجز لائق ہو تو وہ باعث تخفیف عذاب اور عزم مع الترتیب

موجب ہو گناہ ہو جاتی ہے۔ اور جب حکم شرع کے سامنے گردن

نہ جھکائیں بلکہ باصرار پیش آئیں اور ایسے جھوٹے بہانوں کا دامن پکڑیں

تو ندامت اس کی ایک سے ہزار ہو جاتی ہے اور اگر واڑھی چھوڑنے

یا نیچی رکھنے کی تھخیر اور ان لوگوں سے کہ ایسا کرتے ہیں استہزار اور

انہیں تشبیہات و تمثیلات قبیہ سے یاد کرے گا تو قطعاً کافر ہے۔ کہ یہ سنن متواترہ سے ہے۔ اور اس کی سنت قطعی الثبوت۔ ایسی سنت کی توہین و تحقیر اور ان کے اتباع پر استہزاء و بالاجماع کفر۔ عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اس کے بعد جو بچے ہونگے اولاد حرام ہوں گے۔ اہل اسلام کو اس سے معاملہ کفر برتتلازم۔ بعد مرگ اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیں اور مقابر مسلمین میں دفن نہ کریں بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس جنازہ ناپاک کی تدفین کریں کہ اس نے ایسے عزت والے پیغمبر افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو ذلیل سمجھا لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بھنبویں اور عورت کو سر کے بال منڈانا حرام

مرد اور عورت دونوں کو اپنی بھنبویں اور عورت کو اپنے سر کے بال منڈانا حرام ہے۔ اس سلسلے میں احادیث کی روشنی میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-
 ”طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

من مثل بالشعر فلیس لہ
 عند اللہ خلاق
 جو بالوں کے ساتھ منڈ کرے۔
 اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

والنسیا ذی اللہ رب العالمین

لہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۱۱

یہ حدیث خاص مسئلہ مثلاً موہیں ہے۔ بالوں کا مثلاً یہی جو کہات
 ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال منڈالے یا مرد ارٹھی یا مرد
 خواہ عورت بھنویں۔

اور تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان الله منعا لکم تسبیحہم بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جنکی

تسبیح یہ ہے۔ پاک ہے اسے جس نے مردوں

والنساء بالقانون والذوا کوزینت دی وارٹھیوں سے اور عورتوں کو گیسو

سے سے

سر کے بالوں کے احکام

سر کے بالوں سے متعلق احکام بہ تفصیل اعلیٰ حضرت بیان فرماتے ہیں :-
 بالوں کے بال منڈانا جس طرح یہاں بعض لوگوں کی عادت
 ہے بشرطیکہ پیشانی کے بال باقی رکھے جائیں۔ جسے پان بنوانا کہتے
 ہیں۔ چارمہ ہے مگر اولیٰ نہیں۔ ہاں متفرق جگہوں سے ٹکڑے ٹکڑے منڈوانا
 جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں۔ بیچ سر منڈوا دیا اس پاس کے بال چھوڑ
 دیئے اور کنٹیپوں پر سیریاں رکھیں اس پاس منڈوا دیئے اور گدی پر
 ایک قطعہ بالوں کا چھوڑا دینے بائیں حلق کہتے۔ اسے عربی میں قزاع کہتے
 ہیں۔ اور وہ ممنوع ہے۔ بالوں کی نسبت شرع مطہر میں صرف دو طریقے

آئے ہیں۔ ایک یہ کہ سارے سر پر رکھیں اور ہانگ نکالیں یہ خاص
 سنت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ حج و حجت
 یعنی پھنوں کی ضرورت کے سوا حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے حلق شقربابت نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 دس سال مدینہ میں قیام فرمایا۔ اس مدت میں صرف تین بار یعنی
 سالِ حدیبیہ و عمرہ القضاء و حجة الوداع میں حلق فرمایا۔ دوسرے
 یہ کہ سارا سر منڈائیں۔ یہ حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی
 عادت تھی۔ وہ جناب بخوف جنابت کہ مبادا نہانے میں کوئی بال
 پانی بہنے سے نہ نہ جائے۔ حلق فرمایا کرتے۔ ان کے سوا جتنے
 طریقے ہیں سب خلاف سنت اور نئی تھی تراشیں۔ مثلاً ایک ایک
 انگل کے بال رکھنا جب اس سے بڑھیں کتر وادینا یا آگے سے بڑے
 پیچھے سے کترے ہوتے۔ یا وسطہ تالون سے پیشانی تک کھلوا دینا
 یا گدی کے بال منڈانا۔ یا پیشانی سے گدی تک ٹرک نکالنا یا منڈے
 سر خواہ بالوں کی حالت میں یعنی چوڑی قلمیں بڑھا کر خساروں پر جھکانا
 یا دائرہ میں ملا دینا یہ باتیں مخالف سنت و خلاف وضع صحابہ مسلمین
 ہونے کے علاوہ ان میں اکثر اقوام کفار کی ایجاد ہیں۔ جن کی مشابہت
 سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔ لے

بالغ نو مسلم کے ختنہ کا حکم

بالغ ہو جانے کے بعد کوئی شخص اسلام قبول کرے تو قبول اسلام کے

بعد اس کے ختنہ کی صورت اور اس کا طریقہ اعلیٰ حضرت بیان فرماتے ہیں:-
 اگر ختنہ کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور کیا جائے۔ حدیث میں
 ہے۔ ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔

انق عنت شعرا کفر ثم انقنت زمانہ کفر کہ بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔
 ہاں اگر خود کر سکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کر لے۔ یا کوئی عورت
 جو اس کام کو کر سکتی ہو تو اس سے نکاح کر دیا جائے وہ ختنہ
 کر دے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی
 واقف ہو تو وہ خریدی جائے اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہو سکیں تو
 حجام ختنہ کر دے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر و کھنڈا دکھانا منع نہیں ہے۔

بہہ کے دن ناخن کتروانا

بہہ کے دن اپنے ناخن کاٹنا چاہئے یا نہیں۔ حدیث پاک اور ایک حقیقت
 بردوش واقعہ سے اس کے احکام ملاحظہ کریں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔
 بہہ کے دن ناخن کتروانا نہ چاہئے۔ حدیث میں اس
 سے نہیں آئی کہ معاذ اللہ۔ نیز مشہور ہے۔ بعض علماء
 رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہہ کو ناخن کتروائے۔ کسی نے بر بنا حدیث
 منع کیا۔ فرمایا صحیح نہ ہوگی۔ نوز ابرص ہو گئے۔ شب کو زیارت جمال

سے قادی زینہ جلد ہم منہ ہا۔

بے مثال حضور پر نور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
 مشرف ہوئے۔ شانی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال
 کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا
 تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نبی فرمائی ہے۔ عرض کی کہ حدیث
 میرے نزدیک صحت کو نہ پہنچی۔ ارشاد ہوا۔ تمہیں اتنا کافی تھا کہ یہ
 حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہنچی۔ یہ فرما کر حضور
 میری الامہ والابرص محی المونی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست
 اقدس کہ پناہ و وجہاں و دستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگایا
 اور اسی وقت سے توبہ کی۔ کہ اب کبھی حدیث سن کر ایسی مخالفت
 نہ کروں گا! لے

گراموفون اور قرآن عظیم

گراموفون پر قرآن عظیم پڑھنا اور سننا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اس پر آیت سجدہ
 سنی تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں۔ اعلیٰ حضرت اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:-
 بعض باتوں میں اصل کا حکم ہے بعض میں نہیں۔
 گراموفون میں اگر قرآن عظیم ہو اس کا سننا فرض نہیں بلکہ ناجائز
 اور اگر اس سے آیت سجدہ سنی تو سجدہ واجب نہیں۔ حالانکہ یوں سے
 استماع قرآن نہیں اور آیت سجدہ پر سجدہ واجب۔ پھر قرآن عظیم
 کا سننا تو حد ہے کہ عبادت ہے۔ اور گراموفون سے سننا لہو۔

کہ وہ موضوع ہی اس لئے ہے۔ اگرچہ کوئی نیت لہونہ کرے مگر
اہل وضع کی تبدیل کوئی نہیں کر سکتا۔ پھر جو مصالحہ اس میں بھرا
ہوتا ہے۔ اس میں اکثر اسپرٹ کا میل ہوتا ہے اور اسپرٹ شراب
ہے اور شراب نجس۔ تو اس میں قرآن عظیم کا بھرنابی حرام ہوا ہے

قبر کا اونچا بنانا

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے؟ اس

پر آپ نے فرمایا :-

» (قبر کا اونچا بنانا) خلاف سنت ہے، میرے والد ماجد

میرمی والدہ ماجدہ اور میرے سہانی کی قبریں دیکھئے ایک بالشت

سے اونچی نہ ہونگی۔ «

قبر کھولنا جائز نہیں

اعلیٰ حضرت ایک سوال کے جواب میں یوں موزنی بکھیرتے نظر آ رہے ہیں۔

اور ساتھ ہی مولف ملفوظات حضور منقحی اعظم مہند علیہ الرحمۃ حاشیہ میں مزید کیا

قراتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں :-

» ایک قبر پڑاٹ لگانے میں حرج نہیں ہاں کھولی نہ جائے میت کو دفن

کر کے جب مٹی دسے دی گئی تو وہ امانت ہو جاتا ہے

اللہ کی۔ اس کا کشف جائز نہیں۔ دو حال سے خالی ہیں

مغذّب و غذاب والا ہے۔ یا منعم علیہ (اس پر رحمتیں برس رہی ہوں)۔
 اگر مغذّب ہے تو دیکھنے والا دیکھے گا اسے جس سے اسے رنج پہنچے گا
 اور کچھ نہیں سکتا۔ اور اگر منعم علیہ ہے تو اس میں ناگواری عطا ہے
 علامہ طاش کبریٰ زاوہ رحمۃ اللہ علیہ

آنکھیں بہہ گئیں | نے یہ حدیث دیکھی کہ علمائے دین کے بدن
 کو مٹی نہیں کھاتی۔ بدن ان کا سلامت رہتا ہے۔ شیطان نے
 ان کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ ہمارے استاد بہت بڑے عالم
 ہیں۔ ان کی قبر کھود کر دیکھوں کہ ان کا بدن کس حال پر ہے۔
 اس وسوسہ نے ان پر ایسا غلبہ کیا کہ ایک شب میں جا کر قبر کھولی

وہ فقر کہتا ہے کہ اگر صورت معاذ اللہ صورت اولیٰ ہے تو ناگواری اور زیادہ ہونی چاہیے۔ اور
 بے وجہ ناحق ایسے مسلم حرام۔ خصوصاً ایسے میت۔ نیز حدیث کے ارشاد سے ثابت ہے
 کہ مردے کو قبر سے نکھیر لگانے سے بھی اذیت ہوتی ہے۔ تو معاذ اللہ عنہن اپنی خواہش کے لئے۔ نہ
 ضرورت و حاجت کے لئے اس پر کدال چلانا اور قبر کو کھود ڈالنا کس قدر سخت ایذا کا باعث ہوگا۔
 اہل مسلمانوں کے قبرستانوں کی آج جو رومی حالت ہے اس پر جن قدر رویا جائے کم ہے۔ قبر لوگ
 بیٹھ بیٹھ کر حقے پیئے، خرافات کرنے، انجوبائیں بناتے، گایاں بکتے، قہقہے اڑاتے ہیں۔ غیر قوموں ہی کے
 لوگوں پر بس نہیں خود مسلمان بھی یہ ناشائستہ بیہودہ حرکتیں کرتے ہیں۔ بچے قبور پر کھیلتے، کودتے پھرتے ہیں
 بلکہ گدھے ان پر لوٹے لید کرتے ہیں بکریاں بھی مینگیاں کرتی ہیں۔ دلا حول و لا حول الا باللہ
 مسلمانو! خدا کے لئے آنکھیں کھولو۔ ایک دن تمہیں بھی جانا ہے۔ ان مردوں کی خاطر کچھ انتظام
 نہیں کرتے۔ اپنے ہی لئے سو کرو۔ ۱۲

مولف غفرلہ (مولف المسوفا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ)

دیکھا کفن بھی میلانہ تھا۔ جب دیکھ چکے قبر سے آواز آئی۔ دیکھ چکا، اللہ تجھے
اندھا کرے۔ اسی وقت دونوں آنکھیں بند گئیں۔

دولوں زمین میں چلے گئے۔
امام جلال الدین سیوطی
رحمۃ اللہ علیہ نے

شرح الصدور میں لکھا ہے کہ ایک عورت کا انتقال ہوا۔ دفن کر دی
گئی اس کے شوہر کو بہت محبت تھی۔ محبت نے مجبور کیا کہ اس کی قبر
کھول کر دیکھے۔ کیا حال ہے۔ ایک عالم صاحب سے یہ ارادہ ظاہر کیا
انہوں نے منع کیا۔ نہ مانا۔ اور ان کو قبرستان تک ساتھ لے گئے۔
عالم صاحب نے ہر چند منع کیا۔ لیکن اس نے قبر کھولی۔ عالم صاحب
قبر کے کنارے بیٹھے رہے وہ نیچے اترا۔ دیکھا کہ اس عورت کے
دولوں پاؤں پچھے سے لے جا کر اس کی چوٹی سے باندھ دیئے گئے
ہیں۔ اس نے چاہا کہ کھول دوں۔ ہر چند طاقت کی مگر نہ کھول سکا
اللہ کی لگائی ہوئی گرہ کون کھول سکے۔ ان عالم صاحب نے منع فرمایا
نہ مانا۔ دو بارہ پھر زور کیا۔ عالم صاحب نے پھر منع فرمایا کہ دیکھ
اسی میں خیریت ہے۔ اسے ایسے ہی رہنے دے۔ اس نے کہا
ایک بار لو اور زور کر لوں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ زور کر
ہی رہا تھا کہ بالآخر زمین دھنسی اور وہ مرد و عورت دونوں
زمین میں چلے گئے۔ والیماذ باللہ تعالیٰ آمین

ماکولات مشروبات

پیرشاو کھانا _____ ہولی دیوالی کی مٹھائی _____ دیوالی کے
 کھلونے _____ تعزیر پر چڑھائی ہونی مٹھائی _____ ضیانتِ احباب
 _____ سود خوار کا شتر _____ شراب کی تجارت _____
 انگریزی دوا کا حکم _____ شراب کیوں حرام ہے _____
 _____ آبِ زمزم کی خصوصیات _____ کون سا پانی کھڑا
 ہو کر پیئے _____ کھانا کھاتے وقت بولنا _____

پریشا دکھانا

ہنوو جو اپنے محبوبانِ باطل کو ذبیحہ کے سوا اور قسم طعام و شیرینی وغیرہ چڑھاتے اور اسے بھوک پریشا و نام رکھتے ہیں۔ اس کا کھانا شرعاً حلال ہے یا نہیں؟ جواب ملاحظہ فرمائیے۔

حلال ہے۔ مگر مسلمان کو احتراز چاہئے۔ خصوصاً اگر کفار اس پریشا کو بطور تصدق بانٹ رہے ہوں جب تو ہرگز پاس نہ جائے۔ مگر بضرورت شدیدہ کہ صدقہ کے طور پر لینے میں مواؤ مسلمان کی ذلت اور گویا کافر کے ہاتھ کا اس کے ہاتھ پر بالا کرنا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔

ہوئی دیوانی کی مٹھانی

کافر ہوئی دیوانی میں مٹھانی وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیے!

اس روز نہ لے نہ مال اگر دوسرے روز لے تو لے
یہ نہ سمجھے کہ ان خبثا کے تیوہار کی مٹھانی ہے۔ بلکہ مالِ موذی نصیب
غازی سمجھے " ۱۱

دیوالی کے کھانے کھانا

کافر کے تیوہار دیوالی میں حلال و حرام جانوروں اور مساجد و مقابر کی شبیہ شکرے بناتے ہیں۔ اور اسے مسلمان بھی سمجھتے اور کھاتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا ناجائز ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔!

جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے۔ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان امثال الناس عندنا یوم

القیامۃ المصورون قیامت ان پر ہوگا جو جاندار کی تصویر بنائیں

اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں۔ یہاں تک کہ علم ار

فرماتے ہیں۔ جو تصویر دار کپڑا بنائے بیچے اس کی گواہی مردود ہے۔

اور حرام جانور کی تصویر میں ایک شیعہ و بدعتیہ کھانے والے کی

طرف ہوگی۔ کہ اہل عرف تصویر کو اصلی ہی کے نام سے یاد کرتے ہیں

مثلاً تصویر کا کتا کسی نے کھایا۔ تو اسے بھی کہا جائے گا کہ فلاں شخص

نے کتا کھایا۔ آدمی کو جیسے برے کام سے بچنا ضروری ہے یوں ہی

برے نام سے بھی بچنا چاہیے۔ غیر جاندار کی تصویر بنانی اگرچہ

جائز ہے مگر دینی معظّم چیز مثل مسجد جامع وغیرہ کی تصویروں

میں انہیں توڑنا اور کھانا خلاف ادب ہوگا اور وہی بری نسبت

بھی لازم آئے گی۔ کہ فلاں شخص نے مسجد توڑی۔ مسجد کو کھالیا۔

اور ان سب باتوں سے خالی ہو تو کفار کے تیوہار اور ان کی یہودہ

ریم میں ایک طرح کی شرکت ہے۔ جس سے شرعاً اجتناب کا

حکم۔ بلکہ اگر معاذ اللہ یہ چیزیں خریدنا کھانا خاص بہ نیت دیوالی

مانانے کے ہو۔ تو مکمل نہایت سخت ہے۔ اور نرے کھانے پینے کی نیت سے ہو۔ جب بھی ان ایام میں احتراز چاہیے۔ ہاں دیوالی سے پہلے یا ختم کے بعد ایسی چیزوں کی تصویر جو نہ جائز ہوں نہ ان کے توڑنے یا کھانے سے کوئی مکر وہ نسبت لازم آئے۔ بنائیں، پیئیں، خریدیں، کھائیں تو کچھ حرج نہیں ہے۔

تعزیر پر چڑھائی ہوئی مٹھائی

محرم کے تعزیر پر مسلمان جو مٹھائی وغیرہ چڑھاتے ہیں اس کا کھانا کیسا ہے؟ اعلیٰ حضرت کی زبان مبارک سے سماعت فرمائیے!

تعزیر پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے اگرچہ حرام نہیں ہو جاتی مگر اس کے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز شرعی کی وقعت بڑھاتی اور اس کے ترک میں اس سے نفرت دلاتی ہے۔ لہذا نہ کھائی جائے۔

ضیافت احباب

دوستوں کی مہمان نوازی اور خاطر تواضع باعث نزول رحمت اور دفع بلا و مصیبت ہے۔ ذیل کے احکام میں اعلیٰ حضرت اس کی وضاحت فرماتے ہیں،
شیرینی یا کھانا فقار کو کھلائیں تو صدقہ ہے۔ اور قارب کو تو صلہ رحم اور احباب کو تو ضیافت۔ اور یہ تینوں باتیں موجب نزول رحمت

وقعِ بلا و مصیبتِ غیبی۔ ابوالشیخ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الضیف یا قی برزقہ و یدینحل مہمان اپنا رزق دے کر آتا ہے اور کھانے
بدنوب القوم یحص عنہم والے کا گناہ لے کر جاتا ہے ان کے گناہ
ذخیرہ شدت ہے۔

نیز امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے
راوی کہ وہ فرماتے ہیں :-

لان اجمع لفر من اخوانی علی صاع ینک یہ بات کہ میں اپنے بھائی سے ایک
اوصاعین من طعام احب الی گروہ کو جمع کر کے دو ایک صاع کھانا
من ان ادخل سوقکم فاشتری کھاناں بچھ اس سے زیادہ پسند ہے کہ
رہبۃ فاعتقما۔ تمہارے بازار میں بچاؤں اور ایک غلام خریدو

کر آزاد کروں گا

سود خوار کا حشر

مسلمانوں کا آپس میں سود لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ اعلیٰ حضرت سے
سوال کیا گیا کہ "سود خوار کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا؟" اس کے جواب میں اپنے
فرمایا:

ان کے پیٹ ایسے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مکان اور
شیئہ کی طرح چمکیں گے کہ لوگوں کو ان کی حالت نظر آئے۔
ان میں ساڑھے پچھو بھرے ہوں گے۔ اللہ پناہ میں رکھے۔ حدیث

صحیح میں ہے۔

لعن رسول اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ سو دکھانے والے
 اکل الربوا و موکلہ اور اس کا کاغذ بھیجے والے اور اس
 وکاتبہ و شاہدہ پر گواہیاں کرنے والوں پر اور فرمایا
 و قال ہم سواہر۔ وہ سب برابر ہیں۔

سب ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں دوسری حدیث صحیح میں ہے۔
 الربوا ثلاثہ و سبعون سو تہتر گناہ کے برابر ہے جن میں
 حوزا الیرمن ان یقع سب سے ہلکا یہ کہ آدمی اپنی ماں
 الرحیل علی اثمہ سے زنا کرے۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سے روپیہ بڑھتا ہے مگر یہ خیال باطل ہے اس
 میں اللہ عز و جل برکت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
 یمحق اللہ الربوا ویریب اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا
 الصدقات ہے زکوٰۃ کو

جسے اللہ مٹائے وہ کیونکر بڑھ سکتا ہے۔ حدیث میں ہے جس نے
 و اننتہ ایک درم سود کھلایا گویا اس نے ۳۶ بار اپنی ماں سے زنا کیا
 درم تقریباً ساڑھے چار آنے کا ہوتا ہے تو فی دھیلا ایک بار ماں
 سے زنا ہوا اسیلے

شراب کی تجارت

شراب جو انتہائی نجس چیز ہے غلیظ اور ناپاک ہے آج بہت سے مسلمان کہلانے

لہ المفروضہ دوم ۱۳۹-۱۴۰ مطبوعہ رنوی کتب خانہ بریلی شریف ۱۷

والے اس نخس و ناپاک چیز کی خرید و فروخت اور اس کا استعمال بلا کسی بھجک کے کر رہے ہیں شراب پیئے والے کا پیہ کیا ہے اس کے بارے کوئی مسلمان کوئی پتہ نہیچ سکتا ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت کا جواب ملاحظہ کیجئے اور اندازہ لگائیے کہ پیئے والے کے لئے یہ حکم ہے تو پیئے والے کے لئے کتنا سخت حکم ہوگا۔

اگر شراب پیئے والا مسلمان ہے اور اس کے پاس سوائے شراب کی آمدنی کے اور کچھ نہیں تو اس سے کوئی پتہ نہیچنا حرام ہے اور اگر کافر ہے یا اس کے پاس سوائے اس کے اور بھی آمدنی ہے تو جائز ہے۔ کفار کے لئے شراب اور خمرزیر ایسے میں جیسے ہاتھ لئے سر اور سجڑی۔ کالحند والشاة لسانہ

انگریزی دوا کا حکم

انگریزی دواؤں کا استعمال اس وقت عام ہے کوئی اس کی احتیاط نہیں کرتا اس کا حکم اعلیٰ حضرت کی زبان سے سماعت فرمائیں۔ ایک سائل نے سوال کیا کہ انگریزی دوائیاں جائز ہیں یا نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔

”ان کے یہاں کی جس قدر رقیق دوائیاں ہیں سب ہیں عموماً شراب ہوتی ہے۔ سب نخس و حرام ہے“

شراب کیوں حرام ہے

حدیث پاک کے مطابق ہر وہ چیز جو نشہ لاتے ہو ش و خواہ اس سے بیگانہ کر دے

سنة الملقوظ احمد سوم ص ۲۶ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بریلی شریف ص ۲۳ ایضاً ص ۱۳

اور عقل و خرد میں فتور ڈال دے حرام ہے۔ لیکن شراب کے لئے نشہ کی شرط نہیں بلکہ اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ اسی قسم کی گفتگو کے دوران اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔
 وہ (شراب) تو بیحد حرام ہے مثل پیشاب کے نجس ہے
 اپنی نجاست کے سبب حرام ہے نہ اسکا (نشہ لانے) کے سبب
 اگر ایک قطرہ کنویں میں پڑ جائے تو سارا کنواں نجس ہو جائیگا۔ اے

آب زمزم کی خصوصیات

آب زمزم اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے ایک عظیم عطیہ ہے وہ حج کے حرام
 بڑے خوش نصیب ہیں جو مکہ معظمہ جا کر دیگر فیوض و برکات کے علاوہ آب زمزم سے خوب نصیب
 سیراب ہوتے اور ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے ایک مجلس میں آب زمزم کی خصوصیات اور اس
 کے فوائد بیان کئے جو ان کے تجربے اور مشاہدے میں آچکے تھے۔ اسی سلسلہ گفتگو میں فرمایا۔

زمزم شریف کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت مزہ بہتا
 رہتا ہے۔ کسی وقت کچھ کھا رہے کسی وقت نہایت شیریں اور رات
 کے دو بجے اگر پیاجائے تو تازہ دودھا ہوا گائے کا خالص دودھ
 معلوم ہوتا ہے۔ دیکھ فرمایا، زمزم شریف جس کے پاس کافی
 مقدار سے ہوا ہے نہ کسی غذا کی ضرورت نہ دوا کی۔ حدیث شریف
 میں فرمایا زمزم کھانے کی جگہ کھانا ہے اور دوا کی جگہ دوا۔ ابوذر
 غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب صنف اسلام تھا صحابہ چالیس تک
 نہ پہنچے تھے۔ اس زمانے میں مکہ معظمہ آئے وہاں نہ کسی سے شناسائی
 نہ کسی سے ملاقات۔ ایک مہینہ کامل وہاں زمزم شریف پیا حالت

یہ ہوتی کہ پیٹ کی بلیٹس الٹ پڑیں (اس قدر تو اتانی آگئی) (پھر فرمایا)
یہ جانچ ہے منافق اور مومن کی، منافق کبھی پیٹ بھر کر نہیں پی سکتا
اور میں تو سجدہ اللہ تعالیٰ اس قدر دو دو نہیں پی سکتا ہوں جس قدر زہر
شریف پی لیتا تھا۔ ایک باویہ جس میں دو سیر پانی آتا تھا۔ کبھی نصف اور
کبھی نصف سے زیادہ پی لیتا تھا۔ باقی جو پچاس منہ اور سر پر ڈال لیتا

کون سا پانی کھڑا ہو کر پیے

عام طور پر پانی کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے اور صحت کے لئے مفید بھی۔ صرف دو
متبرک اور مقدس پانی کے لئے کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے۔ اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت کا
ارشاد ہے کہ

”زہر زہم اور وضو کا پانی شرع میں کھڑے ہو کر پینے کا حکم
ہے۔ اور لوگوں نے دو اور اپنی طرف سے لگائے ہیں ایک سبیل
کا اور دوسرا جھوٹا پانی اور دونوں جھوٹے۔ سبیل کا تو یوں لگایا
کہ اکثر کھیر ہوتی ہے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی“ ۱۷

کھانا کھانے وقت بولنا

کھانا کھانے وقت خاموش رہنا چاہیے۔ یا بولتے رہنا چاہیے۔ اگر باتیں کرنی
چاہئیں تو کس طرح کی؟ ان سوالوں کا جواب اعلیٰ حضرت عطا فرماتے ہیں:
”کھانا کھانے وقت نہ بولنے کا التزام کر لینا جو اس

۱۷ الملقونہ چہارم ص ۲۷ مطبوعہ روضہ کتب خانہ بریلی شریف ۱۷ ایضاً ص ۲۲

کی عادت ہے اور یہ مکروہ ہے اور لغو باتیں ہر وقت مکروہ
 اور ذکر تیر کرنا یہ جائز ہے۔



منوعات

نامحرموں کی طرف دیکھنا۔۔۔ نامحرم کی نظر سے بچنا۔۔۔
 شریف زادیوں کا آوارہ عورتوں کے سامنے آنا۔۔۔ صالحہ کو
 فاحشہ سے بچنا چاہیے۔۔۔ پردہ کا حکم۔۔۔ حصولِ بیت
 اور علمِ دین کے لئے شوہر کی اجازت درکار نہیں۔۔۔ غیر محرم
 سے خدمت لینا۔۔۔

نامحرموں کی طرف دیکھنا

ایک سوال پر کہ جیسا مرد کے واسطے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے، ویسے ہی عورت کو غیر مرد کی طرف نظر کرنا حرام ہے یا کچھ فرق ہے؟ اعلیٰ حضرت فرماتے

دو نوں صورتوں کا ایک حکم ہے۔ کچھ فرق

نہیں ہے۔

نامحرم کی نظر سے بچنا

ایک سلسلہ گفتگو میں اعلیٰ حضرت نے مندرجہ ذیل حدیث بیان فرمائی :-
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا۔ عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے۔ عرض کی کہ نامحرم شخص اسے نہ دیکھے حضور نے گلے لگایا ہے۔

شریف زادوں کا آوارہ عورتوں کے سامنے آنا

شادی بیاہ میں بازاری فاجرہ فاحشہ عورتوں کو بلا کر ان سے گانے اور گیت اور سمدھیانے لے جا کر نمش گائیاں دلانی جاتی ہیں۔ اور طرح طرح کے کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ اس بدعت کی مخالفت کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت یوں رقمطراز ہیں :-

سہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۲۷ سے فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۲۸۰

بلکہ شریف زادوں کا ان آوارہ بد وضعوں کے سامنے
 آنا ہی سخت بیہودہ و بجا ہے۔ صحبتِ بد زہرِ قاتل ہے۔ اور عورتیں
 نازک شیشیاں جن کے ٹوٹنے کو ادنیٰ ٹھیس بہت ہوتی ہے۔ لہ

صالحہ کو فاحشہ سے بچنا چاہیے

نیک و صالحہ عورت کو فاحشہ عورت کے ساتھ تعلق نہیں رکھنا چاہیے اس
 سے بچنا چاہیے۔ خواہ وہ حقیقی بہن کیوں نہ ہو۔ اس قسم کے ایک سوال پر اعلیٰ حضرت نے
 فرمایا:۔

ارشاد الہی عزوجل

وَمَا يَلْبِسُ الشَّيْطَانُ فَلَاقِعًا
 بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

ہر صورت کو عام ہے اور مصلحت بھی عام بلکہ ایسی قرابت
 قریب میں برا اثر پڑنے کا زیادہ احتمال کہ اجنبیہ سے نہ اتنا میل ہوتا
 ہے نہ اس کی طرف اتنا میل۔ ہاں یہ حکم احتیاطی ہے۔ اگر نا دریا
 کبھی کچھ دیر کو اسے مل لینے دے تو کبیرہ نہیں۔ مگر احتیاط ضروری
 ہے۔ جب دیکھے کہ اب کچھ بھی برا اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے۔ فوراً
 انقطاع کلی کرے اور اس کی صحبت کو آگ جانے۔ اور انصاف
 یہ ہے کہ برا اثر پڑتے معلوم نہیں ہوتا اور جب پڑ جاتا ہے تو پھر
 احتیاط کی طرف ذہن جانا قدرے دشوار ہے۔ لہذا امان و
 سلامت جدار بننے ہی میں ہے۔

مولانا قدس سرہ العزیز مشنوی شریف میں فرماتے ہیں :-

تا تو انی دور شوانز یا ربید
یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمیں بر جاں زند
یار بد بر جان و بر ایماں زند

پردہ کا حکم پر وغیرہ سب کیلئے یکساں ہے

ایک سائل کے سوال پر کہ "اگر کوئی عورت جوان یا بڑھیا کسی عالم بشریت واقف طریقت جامع شرائط سے بیعت کرے اور اپنے پیر سے فیوض لیوے، حجاب شرعی تو ہو یعنی کل بدن چھپا ہوا بلا چہرے کے۔ مگر حجاب عرفی نہ ہو تو یہ بیعت کرنا اور اس بیعت سے فیض لینا جائز ہے یا نہیں؟" اعلیٰ حضرت نے جواب دیا :-

"پردہ کے باب میں پیر وغیرہ پیرہا جنہی کا حکم یکساں ہے۔ جوان عورت کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے۔ اور بڑھیا کے لئے جس سے احتمالِ فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں۔ مگر ایسے خاندان کی نہ ہو جس کا یوں بھی سامنے آنا اس کے اولیاء کے لئے باعثِ تنگ و غار یا خود اس کے واسطے وجہ انگشت نمائی ہو۔ خصوصاً جب کہ اس کے سبب جانبِ اقرار سے احتمالِ تورانِ فساد ہو" لے

نیز مسائلِ سماع میں اعلیٰ حضرت یوں رقمطراز ہیں:

"بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ و رسول نے حکم دیا ہے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

عہ سرپرست ۱۰ ضیائی ۱۲۰۰ قادیان رضویہ مشق جلد دوم صفحہ ۲۲۰ قادیان رضویہ جلد دوم صفحہ ۲۲۰ ضیائی لے توجہ :- جہاں تک ممکن ہو برے دوست سے دور رہو کہ برادری سے نہ بیٹھو سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نہ بیٹھو سانپ صرفنا جان لیتا ہے لیکن برادری سے (برسی محبت) جان کے ساتھ اپناں بھی لے جائیگا۔ ۱۲ ضیائی

بیشک پیر مرید کا محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہو گا؟ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس کی امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا۔ لے

حصول بیعت اور علم دین کیلئے شوہر کی اجازت کا نہیں

عورت اگر اپنے خاوند کی چوری کسی صالح بزرگ سے علم دین اور بیعت حاصل کرنا چاہے تو شریعت کا کیا حکم ہے۔ اعلیٰ حضرت اس کی وضاحت فرماتے ہیں:-
 عالم عامل عارف کامل کے ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کرنے اور اس سے علم دین و راہ سلوک سیکھنے کے لئے شوہر کی اجازت درکار نہیں۔ نہ اس باب میں اس کی ممانعت کا لحاظ لازم۔ جبکہ اس کے حقوق میں کسی غلطی کا اندیشہ نہ ہو۔ ہاں امر غیر واجب عینی کے سیکھنے کو پیر کے گھر بے اذن شوہر جانے کی اجازت نہیں ہو سکتی بلکہ واجب کے لئے بھی جبکہ شوہر کے توسط سے سیکھ سکتی ہو۔ بلکہ اجنبی مردوں کے پاس بے ضرورت شرعیہ باذن شوہر جانے کی اجازت نہیں پڑے۔

غیر مجرمہ سے خدمت لیتا

غیر مجرمہ غیر منکوحہ اجنبیہ عورت سے خدمت لینا مثلاً ایک ہی مکان میں رہنا

۱۰۳۱۰۲۰۳ء

پس میں باتیں کرنا پاؤں دبوانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب اعلیٰ حضرت نے اس طرح دیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

• جو عورت حد شہوت کو نہ پہنچے یعنی ہنوز نو برس سے کم عمر کی ہے یا حد فتنہ سے نکل گئی یعنی ضعیفہ بڑھیا بد صورت کریمہ منظر ہے اس سے جائز خدمت یعنی اگرچہ خلوت میں بھی ہو حرام نہیں۔ اور جو عورت اجنبیہ ان دونوں صورتوں سے جدا ہے۔ وہ مکمل اندیشہ و فتنہ ہے اس سے خلوت حرام ہے اور اگر باخلوت روٹی پکانے وغیرہ کے کام پر ہے تو مضائقہ نہیں۔ باقی رہا پاؤں دبوانا اس سے تہناتی میں باتیں کر کے نفس غوش کرنا یہ خود صریح حرام اور شیطانی کام ہے اس لئے

تقریبات

- نوکر رسول اجل عبادات — مجلس میلاد سے روکنا —
 محفل میلاد کے عدم جواز کی وجوہات — قیام میلاد مستحب ہے
 شہادت نامہ پڑھنا — یاد کر بلا اور حزن و غم —
 مناقب شہدا بیان کرنا — مرثیہ سننے کا حکم — مجلس
 شہادت میں رقت آنا — وہابیہ کے جلسوں کی شرکت —
 ولیمہ سنت ہے — حمد و نعت پڑھنا —

ذکر رسول اجل عبادات

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک بہترین عبادت ہے۔ میلاد پڑھنے والے کی مقرر کردہ فیس کا حکم بیان فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت یوں رقمطراز ہیں:

”زید نے جو اپنی مجلس خوانی خصوصاً راک سے پڑھنے کی اجرت مقرر کر رکھی ہے۔ ناجائز و حرام ہے۔ اس کا لینا اسے ہرگز جائز نہیں۔ اس کا کھانا صراحتاً حرام کھانا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے۔ یاد کر کے سب کو واجباً دے وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو پھیرے۔ پتہ نہ چلے تو انما مال فقیروں پر تصدق کرے۔ اور آئندہ اس حرام خوراک سے توبہ کرے۔ تو گناہ سے پاک ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک خود عمدہ طاعات و اجل عبادات سے ہے۔ اور طاعت و عبادت پر فیس لینا حرام ہے۔“

مجلس میلاد سے روکنا ذکر الہی سے روکنا ہے

ایک سوال پر کہ چند اشخاص نے مل کر پانچ شخصوں کو مجلس میلاد شریف سے روکا۔ یعنی آنے نہ دیا۔ ذکر الہی سننے سے روکنے والا کون ہے۔ اور ذکر الہی خاص ہے یا عام لوگوں کے واسطے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا:-

”ذکر الہی سب مسلمانوں کے لئے ہے اور مجلس میلاد مبارک

جو مطابق رواج حرمین شریفین معتبر روایتوں سے پڑھی جائے اور

منکرات شرعیہ سے خالی ہو اس سے روکنا ذکر خدا سے روکنا ہے۔ ایسا شخص اگر بے عذر صحیح مقبول قابل قبول روکے تو وہ مَنَاعٌ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَتَمُّمْ ہے۔ یعنی تیرے روکنے والا خدا کی بابت ہوتی حدوں سے بڑھنے والا گناہ میں بالقصد پڑنے والا۔ والعیاض باللہ تعالیٰ۔ ہاں بضرورت شرعیہ مستحب سے کسی اور امر اہم کیلئے روکے تو الزام نہیں۔ مثلاً باپ یا ماں علیل ہے بیٹے کے ذمے تیمار داری ہے۔ وہ مجلس شریف سننے جائے تو یہ تکلیف میں رہیں۔ یا اسی قسم کی اور صورتیں۔ تو یہاں روکنے کا اختیار ہے۔ یوں مولیٰ اپنے خادم اور اقا اپنے ملازم کو کام کی غرض سے روک سکتا ہے۔ یہ

مجلس میلاد کے عدم جواز کی وجوہات

مجلس میلاد میں مردوں کو بازو بنا کر پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ اور وہ کون سی حالتیں ہیں جن کے سبب سے مولود کا پڑھنا سننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں:-

۱۔ مرد کہ اپنی خوبصورتی یا خوش آوازی سے محل اندیشہ و فتنہ ہو، خوش الحانی میں اسے بازو بنانے سے ممانعت کی جائے گی۔
 ۲۔ منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور مرد کے ساتھ تشریح۔ علما فرماتے ہیں۔ خوبصورت مرد کا حکم مثل عورت کے ہے۔ علمائے اہل سنت نے اباحت سماع کے شرائط میں بھی شمار فرمایا کہ ان میں کوئی مرد نہ ہو۔ نیز آگے فرمایا وہ پڑھنا سننا جو منکرات شرعیہ

لے فتاویٰ رضویہ، ص ۲۰۹، بغیر داعی کے خوبصورت مرد، منیاتی

پر مشتمل ہونا جائز ہے۔ جیسے روایات باطلہ و حکایات موضوعہ و اشعار
خلاف شرع خصوصاً جن میں توہین انبیاء و نسلک علیہم السلام ہو کہ
آج کل کے جاہل لغت گو یوں کے کلام میں یہ بلائے عظیم بکثرت
ہے۔ حالانکہ وہ صریح کلمہ کفر ہے۔

قیام میلاد مستحب ہے

قیام بوقت میلاد سنت ہے یا مباح۔ اور اس کے تارک پر حرف زنی درست
ہے یا نہیں۔ اعلیٰ حضرت کا جواب ملاحظہ فرمائیے:

مستحب ہے۔ یوں ترک کہ چند لوگ بیٹھے ہیں ذکر و تلاوت
اقدس آیا۔ تعظیم حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انکار نہیں
مگر اس وقت بیٹھے رہے کہ آخر قیام واجب نہیں۔ ایسے ترک طعن
نہیں۔ اور اگر یوں ترک ہو کہ مجلس میں اہل اسلام نے اپنے بنی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے قیام کیا۔ یہ بلا عذر جہا بیٹھا
زہا تو قطعاً محل طعن و دلیل مرغن قلب ہے۔ نظیر اس کی شاہد
عین یہ ہے کہ کسی مجمع میں بندگان سلطانی تعظیم سلطانی کے لئے
سر و قد کھڑے ہوں اور ایک نامہند بے ادب قصد ابھیٹھا ہے
ہر شخص اسے گستاخ کہے گا۔ اور بادشاہ کے عتاب کا مستحق ہوگا۔
یوں ہی اگر ترک قیام بر بنائے اصول باطلہ و ہابیت ہو تو شیخ تر
ہے۔

ایک دوسرے سوال کے جواب میں کہ ذکر میلاد کے وقت جیسا کہ آج کل قیام

لہ قادی رضویہ جلد دوم ص ۶۲ عہ طعنہ دینا ۱۱۳۹ قادی رضویہ جلد دوم ص ۱۳۹

کرتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟؛ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

قیام وقت ذکر ولادت حضور سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ
افضل الصلوٰۃ والسلام مستحب و مقبول آئمہ کرام و علماء اعلام و
راج و معمول حرین طہین و جملہ بلا و دار الاسلام ہے۔ بشرط عطر
سے اس کے منع پر اصلاً دلیل نہیں ہے۔

شہادت نامہ پڑھنا

ماہ محرم الحرام میں شہدار کر بلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یاد میں بہت سی جگہوں
پر شہادت نامہ پڑھنے کا رواج ہے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت سے استفسار کیا گیا کہ
مجالس میلاد میں شہادت نامہ کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اس کا جواب اعلیٰ حضرت نے
عنایت فرمایا:

شہادت نامے شرعاً نظم جو آج کل عوام میں رائج ہیں۔
اکثر روایات باطلہ و بے سرو پائے مملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل
ہیں۔ ایسے بیان کا پڑھنا اور سننا۔ وہ شہادت نامہ ہو خواہ کچھ اور
مجلس میلاد مبارک میں ہو خواہ کہیں اور مطلقاً حرام و ناجائز ہے
خصوصاً جبکہ وہ بیان ایسے خرافات کو متضمن ہو جس سے عوام کے
عقائد میں زلزلے آئے۔ پھر تو اور بھی زیادہ زہر قاتل ہے۔ ایسے ہی
وجوہ پر نظر فرما کر امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ وغیر وائے
کرام نے حکم فرمایا کہ شہادت نامہ پڑھنا حرام ہے۔

سے قادی رضویہ جلد دوم ۱۵۳ھ سے قادی رضویہ جلد دوم ۱۶۲ھ

پاکر بلا اور حزن و غم

اوپر کے سلسلہ تحریر سے منسلک ہی یہ مضمون بھی ہے۔
 یہ ہیں جبکہ اس (شہادت نامہ) سے مقصود غم پروری اور تصنع
 حزن ہو تو یہ نیت بھی شرعاً ناجوید۔ شرعاً مٹھرنے غم میں صبر و تسلیم اور
 غم موجود کو حتی المقدور دل سے دور کرنے کا حکم زیادہ ہے نہ کہ غم سدھ
 محکف و زور لانا نہ کہ یہ تصنع و زور بنانا نہ کہ اسے باعث قربت و ثواب
 ٹھہرانا یہ سب بدعات شنیعہ و روافض ہیں جن سے سستی کو استرازا لازم
 عا شائندہ اس میں کوئی خوبی ہوتی تو حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی وفات اقدس کی غم پروری سب سے زیادہ اہم و ضروری
 ہوتی۔ دیکھو حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ و علی آلہ کا
 ماہ ولادت و ماہ وفات وہی ماہ مبارک ربیع الاول شریف ہے
 پھر علمائے امت و حامیان سنت نے اسے ماتم و فات نہ ٹھہرایا بلکہ
 موسم شادی ولادت اقدس بنایا۔ عوام مجلس خواں اگرچہ بالفرض
 صرف روایات صحیحہ بروجہ صحیح پر نہیں بھی تاہم جوان کے حال سے آگاہ
 ہے خوب جانتا ہے کہ ذکر شہادت شریف پڑھنے سے ان کا مطلب
 یہی ہے تصنع و بنا بہ تکلف رلانا اور اس رونے رلانے سے رنگ جمانا
 ہے اس کی شتاعت میں کیا شبہ ہے۔ ہاں اگر خاص بہ نیت ذکر شریف
 حضرات اہل بیت اطہار صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و علیہم و بارک وسلم
 ان کے فضائل جلیلہ و مناقب جمیلہ روایات صحیحہ سے بروجہ صحیح بیان کرتے
 اور اس کے ضمن میں ان کے فضل جلیل و منیر میل کے اظہار کو ذکر شہادت
 مبارک بھی آجاتا اور غم پروری و ماتم انگیزی کے انداز سے کامل

اقتراز ہوتا تو اس میں حرج نہ تھا۔ مگر یہ بات ان کے اطوار ان کے عادات اس نیت خیر سے یکسر جدا ہیں۔ ذکر فضائل شریف مقصود ہوتا تو کیا ان محبوبانِ خدا کی فضیلت صرف یہی شہادت تھی۔ بے شمار مناقب عظیمہ اللہ عزوجل نے انہیں عطا فرمائے۔ انہیں چھوڑ کر اسی کو اختیار کرنا اور اس میں طرح طرح سے بالفاظِ رقت خیز و نوحہ نما و معانی حزن انگیز و غم فزا بیان کو وسعتیں دینا انہیں مقاصد فاسدہ کے خبریں دے رہا ہے۔ غرض عوام کے لئے آسمیں کوئی وجہ سالم نظر آنا سخت دشوار ہے؛ لہٰذا

مناقب شہداء بیان کرنا

ایک سوال پر کہ مجلسِ محرم میں ذکر شہادت اور مرثیہ سننا کیسا ہے۔
اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ و روایات باطلہ پر مشتمل ہیں۔ یوں ہی مرثیے۔ ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ و حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

لَمْ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُرَثِيَةِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔
ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علماء کرام منع فرماتے ہیں۔ ہاں اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک عہد یا اہل بیت یا صحابی کو تو میں شان کامیا لغتہ مدح وغیرہ

میں مذکور نہ ہونے وہاں نوحہ یا سینہ کوئی یا گریبانِ درمی یا ماتم یا تصنع یا
تجدیدِ نعم وغیرہ ممنوعات شرعیہ نہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجبِ ثواب و تزیل
رحمت ہے۔

مثنیٰ سے کا حکم

اسی قسم کے ایک سوال پر کہ محرم کی مجالس میں جو مثنیٰ خوانی وغیرہ ہوتی ہے۔
سننا چاہیے یا نہیں۔ اعلیٰ حضرت کی زبان فیض ترجمان سے حقیقت کے کچھول بھڑتے
آ رہے ہیں :-

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتابیں جو عربی میں ہیں
وہ یا حسن میاں مرحوم میرے بھائی کی کتاب "آئینہ قیامت" میں
صحیح روایات ہیں، انہیں سننا چاہیے، باقی غلط روایات کے
پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے۔

ذکر شہادت میں رقت آنا

پھر دوسرے سوال پر کہ ان مجالس میں رقت آنا کیسا ہے، فرمایا:
رقت آنے میں حرج نہیں، باقی رفقہ کی سی حالت بنانا جائز
ہیں، نیز حق سبحانہ نے نعمتوں کے اعلان کو فرمایا اور مصیبت پر صبر
کا حکم دیا ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول

شریف یومِ دو شنبہ کو ہے اور اسی میں وفاتِ شریف بھی ۔
تو ائمہ نے خوشی و مسرت کا اظہار کیا ۔ غم پروری کا حکم شریعت
نہیں دیتی ۔

وہابیہ کے جلسوں کی شرکت حرام ہے

ذیل میں کسی تذکرہ کے ضمن میں اعلیٰ حضرت کے بیان فرمائے ہوئے واقعات
درج کئے جاتے ہیں ۔ جن سے واضح ہو جائے گا کہ بد مذہبوں کے جلسوں کی شرکت کیسی
اور ان سے میل جول کیسا ؟

ایک مرتبہ مولانا فضل رسول رحمۃ اللہ
علیہ جو میرے (اعلیٰ حضرت کے) پسر

قریب کا پر وہ فاش

و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت مولانا نور صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سے (جو مولانا بجز العلوم ملک العمار کے شاگرد تھے)
پڑھتے تھے وہلی میں تھے ۔ جلسہ وہابیہ میں تشریف لے گئے ۔ وہاں
حاضرین پر کاک (روٹیاں) اور چھوہارے برسا کرتے تھے ۔ چنانچہ
حسب دستور آپ کے سامنے بھی بوجھارہ ہوئی ۔ ایک کاک اور ایک
چھوہارا آپ کو بھی ملا ۔ آپ نے چھوہارا توڑا تو اس میں سے کیرا
نکلا اور کاک کا کنارہ جلا ہوا ۔ یہ دیکھ کر تبسم کیا اور باواز بند
کہا ۔ صاحبو! آج تک تو سنا کرتے تھے کہ فرشتے بھولتے نہیں ۔ یہ
کیسا بھول گئے کہ روٹی بھی جلا دی ۔ اور سنتے تھے کہ جنت کا میوہ
سڑتا گلتا نہیں تعجب ہے کہ چھوہاروں میں کیرے پڑ گئے ۔ اس پر

بہت شور و غل ہوا۔ آپ کو غصہ آیا۔ پر وہ کو ہٹا دیا جس کے پیچھے سے
یہ بارش ہو رہی تھی۔ دیکھا تو اسمعیل دہلوی کا ایک غلام جس کا نام -
عبد اللطیف تھا۔ ایک جھولی میں کاک اور ایک میں تھوہار سے
لئے بیٹھا ہے۔ پر وہ ہنسنے ہی پھر وہ خاموش ہو گیا۔

اس کے بعد مولانا فضل رسول صاحب دہلی سے لکھنؤ
حضرت مولانا نور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اندر سے خبر آئی کہ آنے کی ممانعت ہے۔ آپ چوکھٹ پر بیٹھ گئے
اور رونے لگے۔ اور عرض کی کہ میری کیا خطا ہے۔ معلوم ہو کہ
وہ قابل معافی بھی ہے یا نہیں۔ جب بہت دیر گزر گئی۔ تو مولانا
نور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہیں
میں نے اس لئے پڑھایا تھا کہ وہ بیوں کے جلسوں میں جاؤ۔ آپ
نے عرض کی کہ اتنا تو معلوم ہو گیا کہ میری خطا قابل معافی ہے۔
اور پھر آپ نے سارا واقعہ اسمعیل دہلوی کے مکر و فریب کا عرض کیا
اور کہا میں صرف اس کا پر وہ فاش کرنے گیا تھا۔ کہ نہ معلوم کتنے
بندگانِ خدا اس کی اس عیاری سے گمراہ ہو رہے تھے۔ آپ
سن کر خوش ہوئے۔ اور راضی ہو گئے۔

یہاں مولانا نور صاحب رحمۃ اللہ
سلام کا جواب نہ دیا | علیہ ایک روز راستے میں تشریف

لئے جا رہے تھے۔ سلمے سے علی بخش وزیر بادشاہ اودھ جو اس
کی ناک کا بان ہو رہا تھا۔ اس نے حضرت کو دیکھ کر اتنا ادب کیا
ہاتھی کو بٹھا دیا۔ اور اتر کر قریب حاضر ہوا۔ اور سلام عرض کیا۔ آپ
نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور سلام نہ لیا کہ وہ راضی تھا

اور ڈارمی منڈی ہوئی تھی۔ سمجھا کہ شاید مجھے دیکھا نہیں۔ دوسری طرف جا کر سلام عرض کیا۔ آپ نے ادھر نہ پھیر لیا اور سلام قبول نہ فرمایا۔ تیسری دفعہ پھر سلام عرض کیا آپ نے جواب نہ دیا۔ اس غیث کو غصہ آیا اور ہاتھی پر چڑھ کر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ فرنگی محل کے مردوں کی ٹاٹھی اور عورتوں کا سر نہ منڈوایا تو علی بخش نام نہیں۔

آپ کی کرامت اور بادشاہ کا ادب | آپ جب مکان میں تشریف

لے گئے تو ایک طالب علم نے علی بخش کا وہ فقہہ عرض کیا۔ آپ فوراً باہر تشریف لائے۔ آستانے پر اس وقت میرے پیرو مرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر تھے۔ عرض کیا حضور کہاں کا قصد فرماتے ہیں۔ سچو نورا کی حماقت توستے (آپ کی زبان پوری تھی) رافضی آیا تھا بس لا گیا تھا جواب دے دیا ہوتا۔ اب کسی کی ڈارمی مونڑھے ہے کسی کا مونڑ مونڑھے ہے نورا کی حماقت توستے۔ اور آپ سیدھے بادشاہ کے محل کو تشریف لے چلے کہ اس سے پیشتر کبھی نہ گئے تھے۔ پیچھے پیچھے بیرونوں حضرات بھی ہوئے اس دن نورا کا دن تھا۔ اس کے محل میں جشن ہو رہا تھا۔ شراب و کباب اور گانے بجانے کے سامان موجود تھے۔ جب زبان نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا گھبرا کر دوڑتا ہوا گیا اور بادشاہ کو خبر دی۔ بادشاہ سن کر گھبرا گیا اور حکم دیا کہ فوراً

۵۵ واضح ہو کہ حضرت مولانا اور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد کے استاذ تھے یعنی اعلیٰ حضرت بہت پہلے کے ہیں۔ اس کے باوجود وہ بیوں اور رافضیوں وغیرہ سے اس قدر سختی برتتے تھے۔ آج جو لوگ علو پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ ان کی ایجاد ہے۔ مگر غلط اور بے بنیاد ہے اس واقعہ سے یہ ظاہر ہے کہ شرع سے ہی بد مذہبوں کی توجیہ کیا جاتی رہی ہے اس سے منگ پہرہ واقعہ بھی اس پر دل ہے۔ ماضیاتی۔

تمام منہیات شرعی اٹھا دیے جائیں۔ اور خود دروازہ تک استقبال کر کے
 حضرت کو اندر لے آیا۔ اور باعزاز تمام بٹھایا۔ علی بخش کھڑا ہوا یہ واقعہ
 دیکھ رہا ہے کا لڑ تو بدن میں خون نہیں سمجھ رہا ہے کہ اب یہ شکایت
 فرمائیں گے۔ اور خدا جانے بادشاہ کیا کچھ کرے گا۔ مگر یہ وسیع ظرف
 اس بلکے قیاس سے وراہیں۔ یہ شکایت فرمانے تشریف نہ لے گئے
 بلکہ اسے اپنی عظمت دکھانے۔ کہ وہ ایذا رسانی کے خیال سے باز رہے
 بادشاہ نے عرض کی۔ حضرت نے کیسے تکلیف فرمائی۔ ارشاد فرمایا:
 تیری زمین پر رہت ہیں ہم نے کہا ہوا میں۔ بادشاہ نے وہ شیرینی جو نورو
 کے لئے آئی تھی پیش کی۔ فرمایا ہمارے دو بچے بھی باہر ہیں چنانچہ
 ان حضرات کو بھی بلا لیا گیا سھوڑھی دیر تشریف رکھ کر واپس تشریف
 لے آئے۔

یہ دونوں حکایتیں مجھ سے حضرت مولانا عبدالقادر صاحب
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھنؤ میں بیان فرمائیں جب میں اور وہ
 میں کچھ کتابیں دیکھنے لکھنؤ گئے تھے۔

ولیم سنت ہے

ولیم کا کھانا کھلانا شریعت کے کس حکم میں داخل ہے۔ اور اس کا تارک کیسا۔ نیز جس شہر کے
 لوگوں میں سے ایک بھی ولیم نہ کرتا ہو بلکہ نکاح سے پہلے اول روز جیسا کہ رواج ہے کھلا دیتا ہو۔
 تو ان سب کے لئے کیا حکم ہے؟ اعلیٰ حضرت کے ارشاد کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیے:
 ولیم بعد زفاف سنت ہے۔ اور اس میں سینہ امزگی وارو ہے

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا:

أُولِمُّ وَلَوْ بِشَاةٍ ولیمہ کرے و اگرچہ ایک ہی دنبہ یا اگرچہ ایک نہ

دو دونوں معنی متحمل ہیں اور اول اظہر۔ (تارکان ولیمہ) تارکان سنت
ہیں۔ مگر یہ سنن مستحبہ سے ہے۔ تارک گنہگار نہ ہوگا۔ اگر اسے حق نہ جائے

حمد و نعت پڑھنا

گانے سجانے سماع وغیرہ کا ذکر فرماتے ہوئے، اعلیٰ حضرت نے حمد و نعت
کا حکم بھی ظاہر فرمایا۔ اور دونوں کا فرق جو ظاہر ہے اس کی طرف نشاندہی فرمائی۔ فرماتے ہیں

، اگر حمد و نعت و منقبت و وعظ و پند و ذکر آخرت پڑھے

یا جوان مرد خوش الحانی سے پڑھیں اور بہ نیت شیکہ سنے جائیں کہ اسے

عرف میں گانا نہیں پڑھنا کہتے ہیں۔ تو اس کے منع پر تو شرع سے اصلاً دلیل

نہیں۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حسان بن ثابت

انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خاص مسجد اقدس میں منبر رکھنا

اور ان کا اس پر کھڑے ہو کر نعت اقدس سنانا اور حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام کا استماع فرمانا خود حدیث صحیح بخاری سے

شریف سے واضح اور عرب کی رسم حدیث زمانہ صحابہ و تابعین بلکہ عہد

اقدس رسالت میں راجح رہتا خوش الحانی رجال کے جواز پر دلیل لایا

انجیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حدیث پر حضور و الاصلوات اللہ تعالیٰ و

وسلامہ علیہ نے انکار نہ فرمایا۔ بلکہ بلحاظ عورات۔ رویداک یا اجنتہ

لا تفسر القواریر۔ ارشاد ہوا۔ کہ ان کی آواز دلکش و دل نواز تھی۔

عورتیں نرم و نازک شیشیاں ہیں جنہیں تھوڑی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔" لے

رسومات

غازی میاں کا بیاہ _____ کسی کے نام کی چوٹی رکھنا _____
 طاق بھرنے _____ آتش بازی ممنوع ہے _____ پھولوں کا سہرا
 جائزہ _____ نوزشہ کو خوشبو لگانا _____ محرم و صفر میں نکاح
 _____ چیونٹیوں کے لئے مٹھائی لے جانا _____

غازی میاں کا بیاہ

تقریباً ملک کے ہر گوشے میں، غازی میاں کے بیاہ کی رسم منائی جاتی ہے۔ اس کو اعلیٰ حضرت کی نظر سے دیکھئے۔ فرماتے ہیں:

غازی میاں کا بیاہ کوئی چیز نہیں۔ محض جاہلانہ رسم ہے۔ زنان

کے نشان کی کوئی اصل یہاں

کسی کے نام کی چوٹی رکھنا

بہت سی جگہوں پر یہ جاہلانہ رسم پروان چڑھتی نظر آ رہی ہے۔ کہ لڑکوں کے سر پر کسی بزرگ کے نام پر چوٹی رکھ چھوڑتے ہیں۔ اس گندی رسم کے خلاف اعلیٰ حضرت کا قلم حرکت میں آتا ہے اور یوں رقم کرتا ہے۔

لڑکوں کے سر پر چوٹی رکھنا ناجائز اور فعل مذکور رسوم ملعونہ

کفار سے تشبہ ہے جس سے احتراز لازم ہے۔

طاق بھرنا

شادی بیاہ کے موقعوں پر عورتیں مسجد میں جا کر اور بنام نہاد طاق شہید طاق پر پوری گٹا بھول ہاڑ چڑھاتی ہیں۔ ایسا کرنا کہاں تک مطابق شرع ہے۔ اعلیٰ حضرت کی بارگاہ سے جواب طلب کیجئے۔ وہ فرماتے ہیں:

یہ سب رسوم جہالت و حماقت و ممنوعات یہودہ ہیں۔ مگر

Marfat.com

Marfat.com

بازھنا نیز باجے گا جسے جلوس کے ساتھ نکاح کو جانا شرعاً کیا حکم
رکتا ہے۔ اس پر جواب عنایت فرمایا:

”خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے۔ اور یہ باجے جو شادی
پر رائج و معمول ہیں سب ناجائز و حرام ہیں۔“

نوٹ کو خوشبو لگانا جائز نہ

ایک موقع پر اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ وقت نکاح زید کو خوشبو لگانا پھولوں
گلے میں ڈالنا مستحب ہے یا ممنوع؟ اعلیٰ حضرت نے خوشبو کی وضاحت فرماتے ہوئے اس کے
کام سے ہمیں مطلع فرمایا:

”خوشبو لگانا سنت ہے۔ اور خوشبو کی چیزیں پھول تپتی وغیرہ
پسند بارگاہ رسالت میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

حب الی من دنیاکم النساء۔ تمہاری دنیا میں سے دو چیزوں کی محبت
والطیب وجعلت اقدرة عینی۔ میرے دل میں ڈالی گئی۔ نکاح اور خوشبو اور
فی الصلوة۔ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

من عرض علیہ ربیعان فلا یرد۔ جس کے سامنے خوشبو نبات پھول تپتی وغیرہ
فانہ خیف المحل طیب الریح۔ پیش کی جائے۔ تو اسے رد نہ کرے کہ اس کا
بوجہ ہلکا اور بوجہ ہے۔

بوجہ ہلکا یہ کہ پیش کرنے والے پر شقت نہیں۔ کوئی سبھاری احسان

نہیں۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اربع من سنن المرسلین چار باتیں انبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالیٰ
الخمٹان والتعطر والتکاح علیہم سلم کی سنتوں سے ہیں۔ غتہ کرنا اور
والسواک خوشبو لگانا اور نکاح اور سواک
صحیح بخاری شریف میں ہے۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بیٹک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سلرکان لا یرد الطیب خوشبو کی چیز روز نہ فرماتے تھے۔

ہا۔ کہ گلے میں نہیں۔ ان میں پھولوں سے اسی قدر زائد ہے
کہ انہیں ایک ڈورے میں پر دلیا ہے۔ اور گلے میں ڈالنا وہی
خوشبو سے خود قائدہ لینا اور اپنے جلیس آدمیوں اور فرشتوں
کو فرحت پہنچانا ہے۔ کہ کسی برتن میں رکھیں تو اس کا ساتھ لئے پھرنا
وقت سے خالی نہیں۔ اور ہاتھ میں لئے رہیں تو ہاتھ بھی رکے اور
پھول بھی جلد کھلا جائیں۔ تو اس قدر سے ممانعت و حرمت و ناجواز
کس طرف سے آگئی۔ جو اسے ناجائز کہتا ہے شریعت مطہرہ پر
افتر کرتا ہے۔ اگر سچا ہے تو بتائے کہ اللہ و رسول نے اسے
کہاں منع فرمایا ہے۔ اور جب اللہ و رسول نے منع نہ فرمایا تو دوسرے
اپنی طرف سے منع کرنے والا کون ہے۔

محرم و صفر میں نکاح

اس زمانے میں بہت سے لوگوں نے خواہ مخواہ اس خیال کو اپنے ذہن کے

عہ جواب کا تیسرا سوال کے مطابق ہے ۱۲ منبائی لے قادیان منویہ جلد دہم ص ۲۲۵ و ۲۲۶ ۱۲

گوشتے میں جگہ دے دی ہے کہ محرم یا سفر میں نکاح یا کوئی اور تقریب نہیں کرنی چاہیے۔ اور اکثر لوگ اسی پر عمل بھی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے اس غلط خیال کو مٹانے کی کوشش کی ہے ملاحظہ کیجئے۔!

ایک سائل نے آپ کی بارگاہ میں آکر سوال کیا کہ محرم و سفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ آپ نے جواب عنایت فرمایا۔

نکاح کسی مہینے میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔ ۱۷

۲۰۔ چیونٹیوں کے لئے قبرستان میں مہٹائی لیجانا

اس قسم کے ایک سوال پر کہ مردے کے ساتھ مہٹائی قبرستان میں چیونٹیوں کے ڈالنے کے لئے لے جانا کیسا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح علماء کرام نے منع فرمایا ہے ویسے ہی مہٹائی ہے۔ اور چیونٹیوں کو اس نیت سے ڈالنا کہ میت کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ یہ محض جہالت ہے۔ اور یہ نیت نہ بھی ہو تو بھی بجائے اس کے مساکین صالحین پر تقسیم کرنا بہتر ہے (پھر فرمایا) مکان پر جس قدر چاہیں خیرات کریں۔ قبرستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اناج تقسیم ہوتے وقت بچے اور عورتیں وغیرہ غل مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں۔ ۱۸

بدعات و منکرات

تغزیہ کی اصل اور اس کا حکم _____ بزرگان دین کی تصاویر
 مرد کو چوٹی پر کھٹا _____ توالی اور صاحب مزار _____

تعزیر کی اصل اور اس کا حکم

حضور پر نور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ
تعزیر داری کا کیا حکم ہے اس پر آپ نے اس کی اصل بتاتے ہوئے یوں وضاحت فرمائی:

تعزیر کی اصل اس قدر تھی کہ روضہ پر لا رہ حضور شہزادہ

گلگوں قبا حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیٰ جدہ

الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا۔ اس

میں شرعاً کوئی حرج نہ تھا کہ تصویر مکانات وغیرہ غیر جاندار کی

بنانا رکھنا سب جائز اور ایسی چیزیں کہ معظمان دین کی طرف

منسوب ہو کر عظمت پیدا کریں ان کی تمثال بہ نیت تبرک پاس

رکھنا قطعاً جائز۔ صد ہا سال سے طبقہ فطریقہ ائمہ دین و علمائے

مستمدین نعلین شریفین حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے نقشے بناتے اور ان کے نواہد جلید و منافع جزیہ میں مستقل

رہلے تصنیف فرماتے ہیں جسے اشتباہ ہو علامہ تمسانی کی

فتح المعالی وغیرہ مطالعہ کرے۔ مگر جہاں بے خرد نے

اس اصل جائز کو بالکل نیست فنا بود کر کے صد ہا خرافات وہ

تراشیں کہ شریعت مطہرہ سے الاماں الاماں کی مدائیں آئیں۔ اول

تو نقش تعزیر میں روضہ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی۔ ہر جگہ

نئی نئی تراش نئی نئی گڑھت جسے اس نقل سے کچھ علاقہ نہ نسبت

پھر کسی میں پریاں کسی میں براق کسی میں اور یہودہ طمطراق۔

پھر کوچہ بکوچہ و دشت بدشت اشاعت عم کے لئے ان کا گشت

اور ان کے آگے سینہ زنی اور ماتم سازی کی شورا فگنی۔ کوئی

ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کر رہے ہیں۔ کوئی مشغول
 طوائف۔ کوئی سجدہ میں گرا ہے۔ کوئی ان مایہ بدعات کو سزا دینے
 جلوہ گاہ حضرت امام علیؑ و علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ کر اس ابر
 پتی سے مرادیں مانگتا اور منبتیں مانتا ہے۔ حاجت روا مانتا ہے پھر
 باقی تماشے۔ بلجے تماشے۔ مردوں عورتوں کا راتوں کو میل۔ اور طرح
 طرح کے یہودہ کھیل۔ ان پر طرہ ہیں۔

غرض عشرہ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت
 پاک تک نہایت بابرکت و محل عبادت ٹھہرا ہوا تھا۔ ان یہودہ رسوم
 نے جاہلانہ اور فاسقانہ سیلوں کا زمانہ کر دیا۔ پھر وبال ابتداء کا وہ
 جوش ہوا۔ کہ خیرات کو بھی بطور خیرات نہ رکھا۔ ریا و تفاخر علانیہ
 ہوتا ہے۔ یہودہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں۔ بلکہ
 چھتوں پر بیٹھ کر پھیکیں گے۔ روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں رزق الہی
 کی بے ادبی ہوتی ہے۔ پیسے دیتے ہیں کہ غائب ہوتے ہیں مال
 کی اصاعت ہو رہی ہے۔ مگر نام تو ہو گیا کہ فلاں صاحب لنگر
 لٹا رہے ہیں۔ اب بہار عشرہ کے پھول کھلے۔ تاشے باجے بچتے چلے۔

طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم۔ بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم
 شہوانی میلوں کی پوری رسوم۔ جشن یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیالی وہ
 کچھ۔ کہ گویا یہ ساختہ تصویریں بعینہا حضرات شہدار رضوان اللہ تعالیٰ
 علیہم کے جنازے ہیں۔ کچھ نوح اتار۔ باقی توڑ تار و فن کر دیے۔
 یہ ہر سال اصاعت مال کے جرم و وبال جدا گانہ رہے۔ اللہ تعالیٰ
 صدقہ حضرات شہدار کر بلا علیہم الرضوان و الشاکا ہمارے بھائیوں
 کونکیوں کی توفیق بخشے۔ اور بری باتوں سے توبہ عطا فرمائے آمین

اب کہ تعزیہ واری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے۔ قطعاً بدعت
 و ناجائز و حرام ہے۔ ہاں اگر اہل اسلام صرف جائز طور پر
 حضرات شہداء کرام علیہم الرضوان التام کی ارواح طیہہ کو ایصال
 ثواب کی سعادت پر اختصار کرتے تو کس قدر خوب و محبوب تھا۔ اور
 اگر نظر شوق و محبت میں نقل روضہ النور کی بھی حاجت تھی تو اسی قدر
 جائز پر قناعت کرتے کہ صحیح نقل بزم تبرک و زیارت اپنے مکانات
 میں رکھتے اور اشاعت علم و تصنیح الم و نوح زنی و ماتم کنی و دیگر امور
 شنیعہ و بدعات قطعاً سے بچتے اس قدر میں بھی کوئی حرج نہ تھا مگر
 اب ایسی نقل میں بھی اہل بدعت سے مشابہت اور تعزیہ واری کی
 تہمت کا خدشہ اور آئندہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے ابتلا
 بدعات کا اندیشہ ہے۔ لہذا روضہ اقدس حضور سید الشہداء کی
 ایسی تصویر بھی نہ بنائے بلکہ صرف کاغذ کے صحیح نقشے پر قناعت
 کرے اور اسے بقصد تبرک بے آمیزش منہیات اپنے پاس رکھے
 جس طرح حرمین محترمین سے کعبہ معظمہ اور روضہ عالیہ کے نقشے
 آتے ہیں۔ یا دلائل الخیرات شریفین میں قبور پر نور کے نقشے لکھے ہیں
 والسلام علی من اتبع الهدی ؑ

بزرگان دین کی تصاویر

بہت سے مسلمان اپنی عقیدت و محبت کی بنیاد پر اولیاء کرام بزرگان دین کے
 تصاویر لے کر شوق اپنے گھروں میں رکھتے اور سجاتے ہیں۔ اس قسم کے ایک سوال پر بزرگان

عہ ہدایت کی اتباع کرنے والے پر سلامتی ہو، نیائی کے قادی رضویہ جلد دہم ص ۳۶ و ۳۷

دین کی تقادیر بطور تبرک لینا کتنا ہے: "اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

کعبہ معظمہ میں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل و حضرت
مریم کی تقادیر ہی تھیں کہ یہ تبرک ناجائز فعل تھا حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود دست مبارک سے انہیں دعو
دیا و شے

مرد کو چوٹی رکھنا

موجودہ دور میں مرد اور عورتوں میں ہر ایک دوسرے سے مشابہت میں
سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ شکل و صورت اور لباس وغیرہ میں یہاں تک کہ
مرد اپنے سر کے بال عورتوں کی طرح بڑھانے لگے اور عورتیں مردوں کی طرح چھوٹے
کرانے لگی ہیں۔ مردوں کو چوٹی رکھنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت سے سوال کئے جانے پر
مندرجہ ذیل جواب ملا۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مردوں کو چوٹی رکھنا حرام ہے۔ حدیث میں ہے

لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء و

النساء بالرجال و المتشبهات من النساء

بالرجال و المتشبهات من النساء بالرجال

پیدا کریں یا شے

قوالی اور صاحب مزار

بزرگوں کے مزارات پر بنام غس گانے بجانے کا رجحان عام ہو گیا ہے اور

لے المصنف کامل ص ۱۹۱ مطبوعہ کا نمبر ۱۲۷ المصنف حصہ دوم ص ۱۱۴ مطبوعہ عربی شریف

اس کا الزام پشیمان بزرگان کرام پر عائد کرتے ہیں کہ وہ سنتے تھے اس لئے ہم بھی سنتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک حیرتناک اور عبرت انگیز انکشاف ملاحظہ فرمائیے۔ اعلیٰ حضرت سے ایک سوال کیا گیا کہ "کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر شریف میں ننگے سر کھڑے ہو کر گانے والوں پر لعنت فرما رہے تھے اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

یہ واقعہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ آپ کے مزار شریف پر مجلس سماع میں قوالی ہو رہی تھی آجکل تو لوگوں نے بہت اختراع کر لئے ہیں ناچ وغیرہ بھی کرتے ہیں حالانکہ اس وقت بارگاہوں میں مزامیر بھی نہ تھے۔ حضرت سید ابراہیم ایزدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ہمارے پیران سلسلہ میں سے ہیں باہر مجلس سماع کے تشریف فرما تھے ایک صاحب صاحبان میں سے آپ کے پاس آئے اور گزارش کی کہ مجلس میں تشریف لے چلیے۔ حضرت سید ابراہیم ایزدی رضی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم جاننے والے ہو مواجہ اقدس میں حاضر ہو اگر حضرت راہی ہوں ہیں ابھی چلتا ہوں انہوں نے مزار اقدس پر مراقبہ کیا دیکھا کہ حضور قبر شریف میں پریشان خاطر ہیں اور ان قوالوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں: "ایں بختیان رقت مارا پریشان کردہ اند" وہ واپس آئے اور قبل اس کے کہ عرض کریں فرمایا آپ نے دیکھا؟

عنه ترجمہ ہے: ان بختیوں نے ہمیں پریشان کر رکھا ہے۔

لے الملقوۃ حصہ اول صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ بیہی شریف

لغویاں

کھیل مکروہ ہے _____ مزا میر کرانا یا سنا _____
 شادی میں تماشے _____ باجے گانے گیت منغلظات _____
 ون بجانا سہرے سہاگ پڑھنا _____ ڈھول سارنگی _____
 کے ساتھ قوالی _____ گیند کھیلنا _____ فحش گالیاں _____
 سونا چاندی خد کے دشمن _____ بندر ریحہ کا تماشہ _____
 یا مرغوں کی پالی دیکھنا _____ کبوتر مرغ و بہیر بازی _____

کھیل مکروہ ہے

ہمارے معاشرے میں آج کے اس ترقی یافتہ دور میں کھیل کو بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔ دولت کے علاوہ وقت کی فضول خرچی کرنے کے لوگ شیطان کے بھائی بن رہے ہیں۔ یہاں اس سوال پر کہ "گنچفہ چونہ شرطیج کھیلنا کیسا ہے گناہ صغیرہ یا کبیرہ یا عبث۔ اور فعل عبث کا کیا حکم ہے؟" اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

"یہ سب کھیل ممنوع و ناجائز ہیں اور ان میں چوسہ اور گنچفہ بدترین۔ گنچفہ میں تصاویر ہیں اور انہیں عظمت کے ساتھ رکھتے اور وقت و عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ امر اس کے سمیت گناہ کا موجب ہے۔ اور چوسہ کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چوسہ کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت و خون میں رنگا۔ چوسہ بالاجماع حرام و موجب فسق و رذیلت ہے۔ یہی حال گنچفہ کا سمجھنا چاہیے۔ شرطیج کو اگرچہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا ہے۔

۱) بد کرنے ہو (۲) نادرا کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں (۳) اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے (۴) اس پر قسمیں نہ کھایا کریں (۵) فحش نہ بکریں۔ مگر تحقیق یہ کہ مطلقاً منع ہے اور حق یہ ہے کہ ان شرطوں کا تباہ ہرگز نہیں ہوتا خصوصاً شرط دوم و سوم۔ کہ جب اس کا پیکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں اور لاقفل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں بیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔ اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلتے کہ ان

شرائط کا پورا الحاظ رکھے۔ تو نادری پر حکم نہیں ہوتا۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بد کرنے ہو تو ایک آدمی بار کھیل لینا گناہ صغیر ہے۔ اور بد کرنے کی عادت کی جلتے یا اس کے سبب نماز کھوئی یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائے گی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بیجا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ ۱۱۱

مزامیر کرانا یا سننا

ایک سوال پر کہ، راک یا مزامیر کرانا یا سننا گناہ کبیرہ ہے یا صغیر۔ اس فعل کا مرتکب فاسق ہے یا نہیں؟ ۱۱۱ اعلیٰ حضرت اپنے قلم کا جو ہر دکھاتے ہیں۔

”مزامیر یعنی آلات لہو و لعب بروجہ لہو و لعب بلاشبہ حرام ہیں۔ جن کی حرمت اولیاء و علماء و اولوں فروع مقتدا کے کلمات عالیہ میں مصرح۔ ان کے سننے سنانے کے گناہ ہونے کا شک نہیں۔ کہ بعد اصرار کبیرہ ہے۔ اور حضرات علیہ سادات بہشت کبرائے سلسلہ عالیہ چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنابہم کی طرف اس کی نسبت محض باطل و افترا ہے۔“

حضرت سیدی فخر الدین زراوی قدس سرہ۔ کہ حضور سیدنا محبوب الہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلہ خلفائے سے ہیں جنہوں نے خاص عہد کرامت مہد حضور ممدوح میں بلکہ خود حکم حضور والا مسئلہ سماع

میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع، تالیف فرمایا، اسی رسالے میں فرماتے ہیں: بعض منسوب الحال لوگوں نے اپنے غلبہ حال و شوق میں سماع مع مزامیر سنا، اور ہمارے پیرانِ طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سنا اس تہمت سے بری ہے، وہ تو صرف قوال کی آواز ہے۔ ان اشعار کے ساتھ جو کمال صفت الہی جل و علا سے خبر دیتے ہیں، انتہی، بلکہ خود حضور ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملفوظات شریفہ، فواد الفواد وغیرہ میں جا بجا حرمت مزامیر کی تصریح فرمائی بلکہ حضور والا صرف تالی کو بھی منع فرماتے ہیں، کہ مشابہ لہو ہے۔" لہ

شادی میں تماشے

شادی سیاہ و دیگر خوشی کے موقعوں پر عام طور سے جو لٹریچر ہوتے ہیں، بندوبست گانا بجانا اور لکڑی کھیلنا وغیرہ ان سب سامان کے ساتھ بوشاہ کوپالکی میں سوار کر کے تماشہ کرتے ہوئے دوپہن کے مکان پر جاتے ہیں، یہ سب امور مذکورہ حسب شرع شریف کے جائز ہوگا یا نہیں، ایک استفسار کا جواب ملاحظہ کیجئے۔ اور اعلیٰ حضرت کے فکر و فن کی داد دیجئے۔

نوٹ: کوپالکی میں سوار کرنا مباح و جائز ہے، اور لکڑی پھینکنا بند وقتیں چھوڑنا اور اس قسم کے سب کھیل جائز ہیں، جبکہ اپنی یا دوسرے کی حضرت کا اندیشہ نہ ہو اور ان سے مقصود کوئی غرض محمود جیسے فن سپہ گری کی مہارت ہو نہ مجرد لہو و لعب، اگر صرف کھیل کو مقصود ہو تو مکروہ ہے۔" لہ

باجے گلے زنگیت مغلظات

شادی بیاہ میں عام طور پر گانے باجے اور گیت گائے جاتے ہیں۔ اس بدعت سے متعلق اعلیٰ حضرت کا کیا خیال ہے ملاحظہ فرمائیں :

”یہ گلے باجے کہ ان بلاؤں میں سمون و راجح ہیں۔ بلاشبہ ممنوع و ناجائز ہیں۔ خصوصاً وہ ملعون و ناپاک رسم کہ بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود و ملائین بے ہبہ و دوسے سیکھی۔ یعنی نمش گالیوں کے گیت گوانا اور مجلس کے حاضرین و حاضرات کو لچھے وار۔ ستانا۔ سمدھیانہ کی عقیقت پاک و امن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا۔ خصوصاً اس ملعون بے حیا رسم کا مجمع زناں میں ہونا ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا تمہیں اڑانا اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدحفاظ بے حیا بے غیرت خبیث بے حیث مردوں کا مشہدین کو جائز رکھنا۔ کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچ ایک ادھ بار جھڑک دینا۔ مگر بند و بست قطعاً نہ کرنا یہ شنیع گندی مرد و درسم ہے جس پر صد لعنتیں اللہ عز و جل کی اترتی ہیں۔ اس کے کرنے والے اس پر راضی ہونے والے اپنے یہاں اس کا کافی اندازہ نہ کرنے والے سب فاسق فاجر مرتکب کبار مستحق غضب جبار و عذاب نار ہیں۔

والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں

کو ہدایت بخشنے۔ آمین یہ لے

عہ شہرہ ۱۲ لے قادری رضویہ مہذبہ ص ۱۴

وقف بچانا سہرے سہاگ پڑھنا

لغویات مذکورہ کے علاوہ شادی بیاہ کی خوشی منانے کے تمام طریقوں میں جو طریقہ مشروط طور پر جائز ہے اس کی تفصیل اعلیٰ حضرت نے یوں بیان فرمائی۔

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف وقف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود شرع سے تجاوز کر کے ہو مکروہ و تحفیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہنچے۔ ولہذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے۔ نالِ سم کی رعایت نہ ہو نہ اس میں جھانج ہوں کہ وہ خواہی سخواہی۔ مطرب و نا جائز ہیں۔ پھر اس کا بچانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے نہ شرف والی بیبیوں کے مناسبہ بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں اس کو بچائیں۔ اور اگر اس کے ساتھ کچھ سیدھے سادے اشعار یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلانہ بخش ہو نہ کوئی بے حیائی کا ذکر نہ فسق و فجور کی باتیں نہ مجمع زبان یا ناستحان میں عشقیات کے چرچے۔ نہ نامحرم مردوں کو عورات کی آواز پہنچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ و مظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا ہے

اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ

فَحْيَانَا وَحْيَانَاكُمْ

ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔

پس اس قسم کے پاک وصاف مضمون ہوں۔ اصل حکم میں تو اس قدر کی
 رخصت ہے مگر مال زمانہ کے تناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے
 کہ جہاں مال خصوصاً زمانہ زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں
 جو عہد باندھ کر اجازت دی جائے گی اس کے پابند رہیں۔ اور
 حد مکروہ و ممنوع تک تجاوز نہ کریں۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ
 ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹیکنے کی جگہ پائیں گے نہ آنکے پاؤں
 پھیلائیں گے یہ لے

ڈھول سارنگی کے ساتھ توالی

فی زمانہ بزرگان دین کے مزارات پر عرس کے نام پر جو خرافات ہوتے ہیں ان میں ڈھول
 سارنگی کے ساتھ توالی بھی ہے۔ اسی قسم کے سوال پر کہ عرس میں ڈھول سارنگی کے ساتھ سرکار
 دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غوث اعظم و دیگر اولیاء اللہ کی شان میں لغت و منقبت
 کا شعار پڑھنا جسے عرف عام میں توالی کہتے ہیں کیا حکم رکھتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے جو
 جواب دیا اس کو غور سے دیکھنا چاہیے۔ اور اعلیٰ حضرت پر اس قسم کے خرافات کی تعلیم
 دینے کا الزام لگانے والے کو اپنا سر اور منہ بیٹھا چاہیے۔ ملاحظہ کیجئے۔
 ایسی توالی حرام ہے۔ حاضرین سب گنہگار ہیں اور ان
 سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور توالوں پر ہے۔ اور
 توالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے کہ عرس
 کرنے والے کے ملتے توالوں کا گناہ جانے سے توالوں پر ہے
 گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے توالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پونے

لے قادیان منویہ مجددیہ ص ۱۲

سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو نہیں سکتی بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلا یا اور قوالوں نے انہیں سنایا۔ اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے۔ اس لئے قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا۔

گیند کھیلنا

گیند کھیلنا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا:—

عبث ہے۔ اگرچہ صاحب ہدایہ نے ہر عبث کو حرام

لکھا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ عبث باطل ہے۔ حدیث میں ہے۔

کل لہو المؤمن باطل الا

سلمان کا ہر لہو باطل ہے مگر تین باتوں

فی ثلاث

میں اول گھوڑا پھرانار دوسرے تیر اندازی اور

تیسرے اپنی عورت سے ملاجبت۔

یہ (گیند کھیلنا) ان تینوں میں داخل نہیں اس لئے باطل ہے۔

فحش گالیاں موجب حد قذف ہیں

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں کسی نے سوال کیا، کسی کو زانی کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

اس پر قدرے تفصیل بیان کرتے ہوئے یوں جواب دیا۔ ملاحظہ فرمائیے:

اگر چاہے گواہ شرمی نہ لاسکے تو قاذف ہے پھر فرمایا، اس طرح

سے تو لوگ کم بولتے ہیں۔ آج کل جو عوام میں جا رہی ہے اس کو میوہ

نہیں سمجھتے۔ کسی کی بیٹی کے ساتھ کسی کو بہن کے لفظ کے ساتھ کسی

کو لفظ بڑ کے ساتھ وہ فحش لفظ مانتے ہیں یہ بھی موجب حد قذف ہے

ایسے ہی کسی کو۔۔۔ حرامی کہنا لڑکی کو حرام زادی کہنا۔

اس کے بعد کسی نوعیت کے سوال اور ہوتے انہیں ملاحظہ فرمائیں:۔

عرض :- حضور مرد کو حرام زادہ کہنا۔

ارشاد :- یہ حد قذف کا موجب نہیں حرام زادہ کے معنی شریعہ

کے آتے ہیں۔

عرض :- اگر کوئی حرام زادی کے معنی شریعہ لے تو حد قذف

کا موجب ہو گا یا نہیں۔

ارشاد :- ہو گا۔ کیونکہ یہاں عرف کا اعتبار ہے۔

عرض :- اور اگر استہزاء کہہ دیا

ارشاد :- جب بھی موجب حد قذف ہو گا۔ (پھر فرمایا، بلکہ جو بڑ

کے ساتھ ہے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے کہتے ہیں۔ حدیث

میں ہے کہ "ایک وہ زمانہ آنے والا ہے کہ لوگوں میں ان کی تحیت

کی جگہ گالی ہوگی۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں

سے سنا۔ سلام کی جگہ گالی بکتے ہوئے"۔

سونہ چاند کی خدا کے دشمن

ایک سلسلہ گفتگو میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

عہ حد قذف کا مستحق ۱۰ سے الملفوظہ کاملی ص ۲۱۲ و ۲۱۳ ۱۲

سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دنیا میں سونے
چاندی سے محبت رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن پکارے جائیں گے
کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے محبت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ
دنیا کو اپنے محبوب سے ایسا دور فرماتا ہے جیسے بلاشبہ بیمار
بچے کو اس کی مضر چیزوں سے ماں دور رکھتی ہے۔ ۱۷

بندر پچھ کا تماشہ یا مرغوں کی پالی دیکھنا

اس سوال پر کہ "تعزیرہ داری میں لہو و لعب سمجھ کر جانے تو کیسا ہے؟" علامہ عظیمی

نہ ارشاد فرمایا:

نہیں چاہیے۔ ناجائز کام میں جس طرح جان و مال سے
مدد کرے گا یوں ہی سواؤ بڑھا کر بھگدکار ہو گا۔ ناجائز بات
کا تماشہ دیکھنا بھی ناجائز ہے۔ بندر پچھنا حرام ہے اس کا تماشہ
دیکھنا بھی حرام ہے۔ در مختار حاشیہ طحاوی میں ان مسائل
کی تصریح ہے۔ آج کل لوگ ان سے غافل ہیں۔ مستحق لوگ جن
کو شریعت کی احتیاط ہے ناواقفی سے رکھیں بندر کا تماشہ
یا مرغوں کی پالی دیکھتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ اس سے گنہگار
ہوتے ہیں۔ حدیث میں ارشاد ہے اگر کوئی مجمع خیر کا ہو اور وہ
نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اس نے افسوس کیا تو اتنا ہی ثواب
ملے گا۔ جتنا حاضرین کو۔ اور اگر مجمع شرک کا ہو اس نے اپنے نہ
جاننے پر افسوس کیا تو جو گناہ ان حاضرین پر ہو گا وہ اس پر بھی ملے

۱۷۔ المغنۃ کمال ص ۲۲۵ مع اکثریت ۱۲۔ المغنۃ کمال ص ۱۹۱

کبوتر مرغ و بٹیر بازی

اس سوال پر کہ کبوتر اڑانا اور پاننا اور مرغ بازی، بٹیر بازی، کنکیا بازی۔ اور کنکیا ڈورا اور مانجھا فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں، اور ان لوگوں سے سلام علیک کرنا اور سلام کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں، ۶۹۹ علیہ السلام نے لکھتے ہیں:

”کبوتر پاننا جائز ہے جبکہ دوسروں کے کبوتر نہ پکڑے اور کبوتر اڑانا کہ کھلتوں ان کو اترنے نہیں دیتے حرام ہے۔ اور مرغ یا بٹیر کا لڑانا حرام ہے۔ ان لوگوں سے ابتدا بہ سلام نہ کی جاتے۔ جواب دے سکتے ہیں۔ واجب نہیں۔ کنکیا اڑانے میں وقت و مال ضائع کرنا ہوتا ہے۔ یہ بھی گناہ ہے اور گناہ کے آلات کنکیا ڈور سچنا بھی منع ہے۔ احتراز نہ کریں تو ان سے بھی ابتدا بہ سلام نہ کی جائے“ لے

مباحث

بیچ آیت کا حکم — ہنود کی بنائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ —
 بنیر شیرینی ذکر میلاد — فاتحہ کا حقیقی مفہوم — کھانا
 سامنے رکھنا — اپنے لئے ایصالِ ثواب — سوگم کے
 چنے — سوگم کیوں؟ — بچوں کو ایصالِ ثواب —

پنج آیت کا حکم

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے استفتاء کیا گیا کہ فاسخ کے وقت جو پنج آیت پڑھی جاتی ہے وہ مخصوص محفل غم کے واسطے ہیں نہ محفل شادی کے۔ چنانچہ سوگم میں بعد ختم کلام مجید پنج آیت پڑھ کر شیعینا تقسیم کرتے ہیں۔ محفل میلاد میں پڑھنا موجب کراہت ہے؛ اعلیٰ حضرت اہل کا جواب دیتے ہیں:

• پنجابیت میں شادی وغنی کا تفرقہ اور اسے مجلس غم سے مخصوص ماننا محض باطل و بے اصل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عادت کریمہ تھی جب کسی مجلس میں جمع ہوتے کسی سے کچھ آیات کلام مجید پڑھ کر سنتے۔ حدیث میں ہے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّ هَذَا النَّسْأَنَ مَا أَدْبَةُ فَأَقْبَلُوا
بیشکیہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے
مادبتہ ما استطعتم۔ تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے

اس کی دعوت قبول کرو۔

دوسری حدیث میں ہے۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

كل مودب يحب ان يوتي ادبه
و ادب الله القرآن فلا تتجدوا
ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ تو
اس کی دعوت میں آئیں اور اللہ عزوجل کا خواہ
نفت قرآن ہے۔ تو اسے نہ چھوڑو۔

کیا اللہ عزوجل کی دعوت قبول کرنا اور اس خواہ نعمت سے بہرہ مند ہونا سرت غمی میں چاہیے۔ شادی میں نہیں۔ لاجرم مجلس میلاد مبارک میں تلاوت قرآن عظیم ہمیشہ سے معمول علماء کرام و بلاد اسلام ہے۔ اسے

ہنود کی بنائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ

ایک سوال پر کہ ہنود کی بنائی ہوئی سٹھائی پر فاتحہ دینا دلانا کیسا ہے؟ اس کے

جواب میں اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا:

• در شیرینی ساختہ ایشان تا آنکہ بالخصوص در و خلط نہایت

یا چیزے حرام معلوم نہ باشد، فتویٰ جواز است و تقویٰ احتراز -

و در فاتحہ از و احتراز از نسب است فان الله طیب لا یقبل الا الطیب

و طیب بودن اشیا بر ایشان اگر چه بحکم ظاہر است اما باطن مشکوک

پس اسلم ہمان نسبت کہ حتی الامکان در سچو امور نفیہ گرداؤنگر وند -

ورنہ خیرہ کہ اصل در اشیا طہارت است و یقین بر شک زائل

نشود بلکہ .

عہ ترجمہ :- ان مشرکین کی بنائی ہوئی شیرینی کے بارے میں جب تک اس میں کسی نجس یا حرام چیز کے

طائفے کا علم نہ ہو فتویٰ جواز ہی کا ہے۔ اور تقویٰ کا ہے کہ احتراز اور پرہیز کرے۔ اور اس شیرینی پر فاتحہ

کرنے سے بچنا ہی زیادہ مناسب ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز قبول فرماتا ہے۔ اور ان لوگوں

کی چیزوں کا پاک ہونا، اگر چه بظاہر ہی معلوم ہوتا ہے مگر باطن میں مشکوک ہے۔ پس بہتر یہی ہے کہ جہاں تک

ممکن ہو ان نیک کاموں میں ان کے قریب نہ جائے۔ ورنہ کوئی حرج نہیں۔ کہ اصل اشیا میں طہارت ہے

اور شک یقین کو زائل نہیں کرتا۔ ۱۲۔ منیاتی

۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۲

بغیر شیرینی ذکر میلاد

بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ذکر میلاد مبارک سرور کائنات نجر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر شیرینی کے نہیں ہوتا اور اس کا ثواب نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت کیا موقف اختیار کرتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

• یہ سمجھنا محض غلط ہے کہ بغیر شیرینی کے ثواب نہ ہوگا۔
کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا ذکر اقدس ویسے ہی موجب ثواب نہیں۔ ہاں شیرینی میں ثواب زیادہ ہے۔ کہ ذکر شریفہ کے ساتھ صدقہ فقرا و ہدیہ اسیا بھی شامل ہو گیا تو بتا بدنی کے ساتھ قوت مالی بھی ہو گئی۔ ۱۱

فاتحہ کا حقیقی مفہوم

مسلمانوں میں فاتحہ سو کم چہلم برسی اور عرس وغیرہ کا رواج ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس کی روح کو جائز قرار دیتے ہوئے غیر ضروری لوازمات کو بے اصل ثابت کیا ہے۔ اس طرح انہوں نے میانہ روی اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے۔

• باقی جو یہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا۔ عمدہ عمدہ فرش بچھانا۔ یہ باتیں بے جا ہیں۔ اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا۔ اور روز کم۔ تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی

طرح جنوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ چنے ہلٹنے کے سبب کوئی
برائی پیدا ہو۔

کھانا سامنے رکھنا ضروری نہیں

فاتحہ کے وقت شیرینی یا کھانا سامنے رکھنے کے بارے میں بہت سے لوگوں نے
اعلیٰ حضرت پر الزام تراشیاں کی ہیں۔ یہاں اس سلسلہ میں ان کا کیا موقف ہے ملاحظہ
فرمائیں:

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصالِ ثواب کا نام ہے۔ درمومن
کو عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کئے پردہ
ہو جاتا ہے۔ رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں
تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجا سمجھا ہوگا
کہ جب تک وہ شئی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ
صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے
اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا
ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔

اپنے لئے ایصالِ ثواب

مسلمان اپنی زندگی میں اپنے لئے ایصالِ ثواب کر سکتا ہے یا نہیں؟ اس سوال
کا جواب اعلیٰ حضرت سے پوچھئے۔ وہ فرماتے ہیں:

وہاں کر سکتا ہے۔ محتاجوں کو چھپا کر دے۔ یہ جو عام
 رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت
 ہوتی ہے، ایسا نہ کرنا چاہیے پھر فرمایا، چھپا کر دینا محتاجوں کو
 اعلیٰ و افضل ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا،

صدقة السر تفتح ميتة چھپا کر صدقہ دینا بری موت سے بچاتا
 السوء وتطفى غضب الرب ہے اور رب العزت جل جلالہ کے غضب

کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

(پھر فرمایا) زمینگی میں اپنے واسطے صدقہ کرنا بعد موت کے صدقہ
 دینے سے افضل ہے۔

حدیث میں ارشاد فرمایا،

افضل الصدقة ان تصدق افضل صدقہ یہ ہے کہ تصدق کرے ہی
 وانت صميم شحيح ولا تمهل حتى حال میں کہ تو تندرست ہو اور مال پر حریص ہو
 اذا بلغت الحلقوم قلت بفلان خواہش نہی سے دولت کی تیار کھتا ہو اور
 كذا الا وقد كان لفلان تامل محتاجی سے ڈرتا ہو یہ نہ ہو کہ جب دم گلے میں آئے
 الفنى وتحنى الفقير اس وقت کہے کہ فلاں کا تامل کا تا کہ اب

تو فلاں کے لئے ہو ہی چکے ہے۔

سوئم کے چنے

میت کے سوئم میں چنوں پر کلمہ شریف پڑھنا اور پھر ان کو اور بتاشوں کو تقسیم کرنا چاہیے
 یا نہیں۔ نیز میت کے سوئم کے چنے و بتاشے سوائے مساکین کے دوسرے کو لینا اور کھانا

سے استفادہ کامل مستحب ہے

چاہیے یا نہیں۔ اس کا جواب ملاحظہ فرمائیے۔
 جائز ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ صرف مساکین کو دیئے جائیں
 اغنیاء کا نہ لینا بہتر ہے۔

سوئم کیوں؟

میت کے ایصالِ ثواب کے لئے دوسرا یا تیسرا دن مقرر کرنا اور یہ سمجھنا کہ ثواب
 اسی دن پہنچتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اس کی مخالفت بایں طور فرمائی ہے۔
 شریعت میں ثواب پہنچانا ہے۔ دوسرے دن ہو خواہ تیسرے
 دن باقی یہ تسبیح عرفی ہیں، جب چاہیں کریں، انہیں ولوں کی گنتی ضرور
 شرعی جانتا جہالت ہے و بدعت ہے۔

بچوں کو ایصالِ ثواب

اگر کسی کھانے یا شیرینی پر بچے کی فاتحہ دے کر مسکینوں کو کھلاوے تو اس
 کھانے یا شیرینی کا میت کو ثواب ملے گا یا نہیں، جائز ہے یا ناجائز؟ اس سوال کے
 جواب میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سہ ایک نجدی شخص راجپور سے شافقانہ سنائی بن کر آیا بعض استفادہ کئے میں کا جواب اسی جلد میں تھا۔ دارالافتاء سے اسے یہ جلد
 دی گئی کہ جواب نقل کرے اس نے یہ لفظ "بدعت" افتادہ کیا ہے۔ سطر میں جگہ نہ پائی تو نیچے اور بین السطور میں۔ قادی گنگوی
 حصہ اول میں یہ فتویٰ مع افتادہ منتزی نقل کیا اور عبارت جہالت ہے و بدعت۔ نقل تھی جس سے ہر ذی عقل نے سمجھا کہ یہ عبارت
 قادی روضہ کی نہیں لہذا براہِ چالاک کہ وہاں کا شمار ہے اسے یوں بنا لیا، جہالت و بدعت ہے۔ مستاذ: ایسے کے یہ شیوہ ہے۔
 حصہ امیروں، قادی روضہ جلد دہم ص ۱۳۳ سے قادی روضہ جلد دہم ص ۱۳۴

مذکورہ جازمے، اور بیک ثواب پہنچتا ہے۔ اہل سنت

کا یہی مذہب ہے۔

والشبی لا شک انہ من اهل
الثواب ولفصوص الحدیث
واریادات العلماء مطلقہ
لا تخصیہن فیہا
اس میں شک نہیں کہ بچے خود اہل ثواب ہی
اور حدیث اور علماء کے اقوال قاطعہ کے
باب میں مطلق ہیں اس میں کون اور بڑوں کی کوئی
تخصیص نہیں کی گئی

روضہ رسول



۱۲۱۳ھ

تسلیمات و تعظیبات

سجدہ تعظیمی حرام ہے۔ ممانقہ و مصافحہ۔ انگوٹھے
چومنا۔ قبر کو بوسہ اور جھک کر سلام۔ علماء و صلحاء
کے ہاتھ پاؤں چومنا۔ سلام کا جواب۔ سلام
کفار کا جواب۔ گھڑی میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا۔
مصافحہ بعد فجر۔ عرب کے ساتھ محبت۔

سجدہ تعظیمی حرام ہے

خدائے وحدہ لا شریک کے علاوہ کسی کی عظمت و جلال کے آگے سجدہ عبادت کفر اور سجدہ تحیت یا سجدہ تعظیمی حرام قطعی ہے۔ اعلیٰ حضرت پر بہتان تراشی کرنے والوں! اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کا مطالعہ کرو۔ اعلیٰ حضرت سجدہ تعظیمی کے بارے میں فرماتے ہیں:

”احادیث میں کس قدر سجدہ کی ممانعت فرمائی گئی، کہیں

فرمایا سجدہ غیر اللہ حرام ہے۔ کہیں فرمایا سجدہ اللہ کے لئے

خاص ہے۔ کہیں فرمایا سجدہ غیر اللہ کو نہ کرو۔ اتنی احتیاطوں کے

ساتھ حرام کیا گیا ورنہ کیا جانیے کیا ہوتا۔“

یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت نے اس موضوع پر ایک فاضلانہ و محققانہ رسالہ

لکھا ہے۔ جس میں اعلیٰ حضرت نے غیر اللہ کے لئے سجدہ عبادت کو کفر و شرک اور سجدہ تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے۔ اس رسالہ میں وہ لکھتے ہیں:

”مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع

فرمانا! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلال کے سوا

کسی کے لئے نہیں، اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک

مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین ہے۔“

اعلیٰ حضرت نے اس رسالے میں اپنے اس دعوے کا ثبوت پہلے آیات

قرآنی سے پیش کیا ہے۔ پھر چالیس احادیث اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے

سجدہ تحیت کی حرمت ثابت فرمائی ہے۔

۱۔ المفروضات کامل ص ۳۳۳ مع الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التیمۃ ۱۲

۲۔ الزبدۃ الزکیۃ ص ۵۵

معانقہ و مصافحہ

زید کہتا ہے کہ معانقہ ہر وقت میں حرام اور مصافحہ کرنا مستنون۔ عمر و کہتا ہے کہ معانقہ کرنا وقت آمد و رفت سفر اور یوم عید اور ہنگام خوشی۔ اور خصوصاً معانقہ کرنا ایک دلیل قوی بنا برافرونی اخلاص و محبت مابین اہل اسلام ہے۔ جب زید اس بات کا مستحق ہے کہ معانقہ حرام و مصافحہ مستنون۔ آیا زید گناہ صغیرہ کا مرتکب ہے یا کبیرہ کا؟ اس سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

پکڑوں کے اوپر معانقہ جہاں خوف فتنہ شہوت نہ ہو
بلا ریب مشروع ہے۔ اس کے جواز پر تمام ائمہ مجتہدین کا اجماع
اور سفر و غیر سفر بشرائط مذکورہ مطلقاً جائز۔ سفر کی تخصیص پیش
وقفہ سے ثابت نہیں۔ نہ کہ استغفر اللہ مطلقاً حرام ہوا۔ ابو جعفر
عقیلی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

قال سئلت رسول الله صلى الله عليه وسلم
لغابي عليه وسلم عن المعانقة
فقال تحية الامة ومسالمة
وان اول من عانق خليل الله
ابراهيم.
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے معانقہ کا مسئلہ دریافت کیا۔ ارشاد
فرمایا تحیت ہے امتوں کی اور اچھی دوستی
ہے ان کی۔ بیشک پہلے جس نے معانقہ کیا۔
اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم میں علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس حدیث میں صحیح تاہم ہے عمرو کے قول کی کہ معانقہ ایک
دلیل قوی ہے افرونی محبت پر۔ البتہ اگر دونوں تنگے بدن ہوں تو
اس صورت کو بعض روایات میں مکروہ کہا ہے۔ اور امام ابو یوسف
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یوں بھی کچھ حرج نہیں۔ بیشک جہاں خوف
فتنہ ہو مثلاً عورت یا مرد و خوبصورت سے معانقہ کرنا خصوصاً جبکہ

بہ نظر شہوت ہو تو اس صورت کی کراہت اور عدم جواز میں کسی کو
کلام نہیں ہے۔

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد اور فقہاء کا
قول سن ہی چکا کہ بے خوفِ فتنہ کپڑوں کے اوپر معانقہ بالاجماع
بلا کراہت جائز ہے۔ تو قول زید کہ معانقہ کرنا ہر وقت میں حرام
ہے محض غلط و باطل ہے اور شریعت مطہرہ پر کھلا اقرار ہے
وہ اپنے اس قول میں صحیح حدیثوں کو جھٹلاتا اور اجماع ائمہ کا خرق
کرتا ہے۔ اگر سچا ہے تو حدیث و فقہ سے اپنا دعویٰ علی الاطلاق
ثابت کرے۔ ورنہ خدا اور رسول پر بہتان کرنے کا اقرار کرے۔
اور جب معانقہ بشرائط مذکورہ بلا تخصیص وقت و حال حدیث
و فقہ سے مشروع ٹھہرا۔ تو جس وقت و جس زمانے میں کیا جائیگا
مشروع ہی رہے گا۔ اور مجرد خصوصیت وقت باعث حرمت نہ
ہو جائے گی۔ بس وہ معانقہ جو بعد نماز عید ہمارے زمانے میں رائج
ہے بشرائط مسطورہ بالا بلاشبہ مشروع و جائز ہے۔ اصل اس
کی احادیث و اجماع سے ثابت۔ گو تخصیص اس وقت کی قرون
تلاش میں نہ پائی جاتے۔

انگوٹھے چومن

حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو سننے وقت انگوٹھے
چومنے ضرور ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو کس کس موقع اور کون کون محل پر۔ اس سوال کا جواب

۱۔ قادیان منویہ جلد دوم صلا ۱۲۱ ایضاً ص ۱۲

ضروری معنی فرض یا واجب یا سنت ہو کہ وہ تو اصلاً نہیں ہاں
 اذان سننے میں علماء فقہ نے مستحب رکھا ہے اور اس خاص موقع پر کچھ
 احادیث بھی وارد ہو جیسی جگہ قابل تمسک ہیں مگر نماز میں یا خطبہ
 یا قرآن مجید سننے وقت نہ چاہیے۔ نماز میں اس کی ممانعت قطعا ہر اور
 استماع خطبہ و قرآن کے وقت یوں کہ اس وقت ہمہ تن گوش ہو کر تمام
 حرکات سے باز رہنا چاہیے۔ پنج آیت کے وقت جو آیت کریمہ
 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ بِرَأْسِ الْقُرُونِ مِنْكُمْ لَوْ أَنَّكُمْ
 جومے جاتے ہیں۔ گویا صد ہا چڑیاں جمع ہو کر چہک رہی ہیں یہاں
 تک کہ دور والوں کو قرآن عظیم کے بعض الفاظ کریمہ بھی اس وقت
 اچھی طرح سننے میں نہیں آتے۔ یہ فقیر کو سمیت تالیپند و گراں
 گذرتا ہے۔ صرف انگوٹھے لبوں سے لگا کر آنکھوں پر رکھنے
 میں اس وقت کوئی حرج نہ بھی ہو تو بوسہ تعظیم میں آواز نہ ملنے
 کا خود حکم نہیں جیسے بوسہ سنگ اسود و آستانہ کعبہ و قرآن
 عظیم و دست و پائے علماء و صلحاء۔ نہ کہ ایسی آوازیں کہ -
 چڑیاں بسیرالے رہی ہیں یہاں

قبر کو بوسہ اور جھک کر سلام

اکثر مسلمان قبر کو بوسہ دیتے اور انہیں دور و قریب سے جھک کر سلام
 کرتے ہیں۔ اور اس کا الزام مخالفینِ اعلیٰ حضرت و مسلکِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت و پوری

سے قطعا ہرگز ۱۲ لے تا دیکار فتویہ قلم دہم ص ۵۶ ۱۲ ذی ۱۱۔ اس موضوع پر اعلیٰ حضرت نے ایک رسالہ بھی لکھا ہے نیز العین فی حکم
 تقبیل الانبیاء میں اس کا نام ہے ۱۲۰ ضیائی۔

جماعت پر دھرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت کا کیا موقف ہے ملاحظہ فرمائیں:
 اسی قسم کے سوال پر کہ قبر کو بوسہ دینا اور درگولہ کے مزارات کو جھک کر
 سلام کرنا شریعت و طریقت میں درست ہے یا اشد شرک و کفر؟ اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے
 • بوسہ قبر بمذہب راجح ممنوع است۔ وہیچناں خم شدہ
 سلام دادن۔ اما پیرے ازینہا شرک و کفر نوال بود۔ این علو
 وہابیہ ضالہ است ۱۱

علماء و صلحاء کے ہاتھ پاؤں چومنا

اس ضمن میں ایک اور سوال کیا گیا کہ چند پیر حضرات اپنے مریدوں کو ہاتھ پاؤں
 چومنے کی سخت ہدایت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ درست ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟
 اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

• دست و پائے اولیاء و علماء را بوسہ دادن زہار
 ممنوع ہم نیست بلکہ ثابت و درست است۔
 وند عبد القیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم چون بخدمت اقدس
 حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسیدند و از دورنگاہ
 مشاں بر جمالی جہاں آرائے حضور اقدس سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم افتاد۔ بے تابانہ خود را از پشت سوار یہاں انگزند و

عہ قبر کو بوسہ دینا راجح مذہب میں ممنوع ہے۔ اور اسی طرح جھک کر سلام کرنا بھی۔ لیکن ان میں سے کوئی چیز
 شرک و کفر نہیں ہو سکتی۔ یہ گمراہ وہابیوں کا مبالغہ ہے۔ ۱۲

۱۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۲

دواں دواں بکھور رسیدہ بوسہ بردست دپائے اقدس داند —
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکار نہ فرمودہ ۱۱

سلام کا جواب

چند اشخاص ایک جگہ پر بیٹھے ہیں اور ایک شخص نے آکر کہا، السلام علیکم
اس کے جواب میں انہوں نے کہا "آداب عرض، یا تسلیمات، یا بندگی۔ یا ان میں سے
ایک شخص نے اپنا ہاتھ ماتھے تک اٹھایا اور منہ سے کچھ جواب نہ دیا۔ تو کیا اشخاص مذکورہ
پر سے کفارہ اٹھ گیا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اس سوال کا جواب ملاحظہ فرمائیے
اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

• نہ۔ اور سب گنہگار رہے۔ جب تک ان میں سے
وعلیکم السلام وعلیک یا السلام علیکم نہ کہے۔ کہ الفاظ مذکورہ
بندگی آداب تسلیمات وغیرہ الفاظ سلام سے نہیں ہے۔ اور
صرف ہاتھ اٹھانا کوئی چیز نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ
کوئی لفظ سلام نہ ہو ۱۱

سے ترجمہ ہے۔ اویار اور علماء کے ہاتھ پاؤں چومنا ہرگز ممنوع نہیں۔ بلکہ ثابت اور درست ہے۔ دفعہ العقی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور دور سے ان کی نگاہیں حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا پر پڑی تو بے تابانہ سوار یوں سے کود گئے اور دوڑے دوڑے
حضور کے پاس پہنچ کر دست دپائے اقدس کا بوسہ دیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار (منع) نہ فرمایا

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۳۲)

۱۱ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۹

راگے فرماتے ہیں، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے غیروں کی شکل بنے
 نہ یہود سے مشابہت پیدا کرو نہ نصاریٰ سے۔ کہ یہود کا سلام انگلی
 سے اشارہ کرنا ہے۔ اور نصاریٰ کا سلام تھیلی سے اشارہ
 ہاں لفظ سلام کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی ہو تو مضائقہ
 نہیں ہے۔

سلام کفار کا جواب

اس سوال پر کہ کفار کے سلام کا جواب کن الفاظ میں دیا جائے اور وقت
 ضرورت ان کو کس طرح سلام کرے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

کافر کو بے ضرورت ابتداء بہ سلام ناجائز ہے۔ اور
 ہندوستان میں وہ طریقت تحیت جاری ہیں۔ کہ بے ضرورت بھی۔
 انہیں سلام شرعی کرنے کی حاجت نہیں۔ مثلاً یہی کافی کہ لاہ صاحب
 بابو صاحب، منشی صاحب یا بے سر جھبکائے سر پر ہاتھ رکھ لینا وغیرہ
 ذالک۔ کافر اگر بے لفظ سلام سلام کرے تو ایسے ہی الفاظ
 راجحہ جواب میں بس ہیں۔ اور بے لفظ سلام ابتداء کرے تو علماء فرماتے
 ہیں جواب میں دعلیک کہے۔ مگر یہ لفظ یہاں مخصوص بہ اسلام ٹھہرا
 ہوا ہے اور وہ کافر بھی اسے جواب سلام نہ سمجھے گا بلکہ اپنے ساتھ
 استہزار خیال کرے گا۔ تو جس لفظ سے مناسب جانے جواب دے

ے۔ اگرچہ سلام کے جواب میں سلام ہی کہہ کر بلائے

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

جب گھر میں داخل ہو تو سلام کرنا چاہیے خواہ گھر میں صرف اہلیہ ہی کیوں نہ ہوں۔ اس قسم کے ایک سوال پر اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

قال الله عز وجل .

الشرع وجعل الارشاد ہے

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰی

جب تم گھروں میں جاؤ تو سلام کرو اپنی

الْفِئِمَّةِ مَحَبَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

جانوں پر ملنے رحمت کی اچھی دعا

مَبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ

طرف سے برکت والی پاکیزہ۔

حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

يا بنی اذا دخلت علی اهلک

اے میرے بیٹے جب تو اپنے اہل پر داخل

فسلم بکون بركة هلیک

ہو تو سلام کر و برکت ہوگی تجھ پر اور

وعلی اهل بیتک

تیرے اہل خانہ پر۔

دوسری حدیث میں ہے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ

وعلی آلہ نے فرمایا:

اذا دخلتم بیوتکم فسلموا

جب تم اپنے گھروں میں جاؤ تو اہل خانہ

علیٰ اہلہما فان الشیطان

پر سلام کرو۔ کہ جب تم میں کوئی گھر

اذا سلم احدکم لم یدخل

میں جائے اور سلام کرنے تو شیطان

بیتہ۔

اس گھر میں داخل نہیں ہوتا ہے

اس ضمن میں اور بھی کئی احادیث اعلیٰ حضرت نے اپنے فتاویٰ میں درج فرمائی ہیں۔ یہاں ان سب کا ذکر غیر مناسب ہے۔

مصافحہ بعد فجر

فجر کی نماز کے بعد مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا سنت ہے یا سنت ہے اس ضمن میں اعلیٰ حضرت کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

”اگر نماز سے پیشتر آج ملاقات نہ ہوتی تھی بعد نماز ملے تو یہ مصافحہ خاص مسنون ہے۔ اور اگر پہلے مل چکے تھے تو اب بعد نماز کے گویا بعد غیبت ملاقات جدیدہ ہے۔ مصافحہ مذہبِ اصح میں مباح ہے۔“

عرب کے ساتھ محبت

اعلیٰ حضرت پر آج ان کے مخالفین عرب دشمن ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ مفاذ اشرف اور پوری جماعت اہلسنت کو اس میں ملوث گردانتے ہیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے۔ جن کا موقف یہ ہو کیا وہ عرب سے دشمنی کر سکتا ہے؟

ایک بار کسی نے اعلیٰ حضرت سے سوال کیا کہ، عرب کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم حدیث میں ہے؟ تو آپ نے جواب دیا:

”ہاں حدیث میں ہے“

من احب العرب فقد احبني جس نے عرب سے دوستی کی گویا اس نے

ومن البغض العرب فقلد
بغضتی

مجھ سے دوستی کی اور مجھ نے عرب سے دشمنی
کی تو گو یا اس نے مجھ سے دشمنی کی۔

دوسری حدیث میں ہے۔

حب العرب ایمان وبقضہم
نفاق

عرب کی محبت ایمان ہے اور انہ کی
دشمنی نفاق (شائقت) ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

احبوا العرب لثلاث لالی
عربی والقمان عربی ولسان
اهل الجنة عربیة

تین وجوہات کی بنا پر عرب سے محبت کرو
اس لئے کہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی ہے
اور جنتی کی زبان عربی ہے۔

مزارات تبرکات

- نقشہ روضہ مبارکہ ————— نقشہ پاک کی زیارت —————
- آثار شریفہ سے تبرک ————— فضائل نقشہ ثعلبیین
- شریفین ————— مدینہ طیبہ کو شرب کہنا ناجائز —————
- بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا طریقہ ————— مزار میر
- کے بعد عرس میں جاسکتا ہے ————— تاریخ عرس کی تعیین
- کی مصلحت ————— قبر پر پانستی کی طرف سے حاضر ہونا —————
- بزرگوں کو تکلیف ہوتی ہے ————— مزارات
- پر عورتوں کی حاضری ————— طواف مزارات —————
- بارگاہ رسالت میں حاضری کے آداب —————

نقشہ روضہ مبارکہ

سرکار عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ منورہ کا نقشہ بنانا یا بنوا کر گھروں میں رکھنا جائز ہے یا دیگر تصاویر کی طرح حرام و ناجائز ہے؟ اس قسم کے ایک سوال پر اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا۔

”رہا روضہ مبارکہ کا نقشہ۔ اس کے جواز میں اصلاً مجالِ سخن و جائے دم زدوں نہیں۔ جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوں ہی اس کا جواز اجماعی ہے۔ شرع مطہر میں ہر ذی روح کی تصویر حرام فرمائی (اعلیٰ حضرت نے بارہ ائمہ و علماء کے نام تحریر فرمانے کے بعد لکھا) وغیر اہم ائمہ و علماء کے مزار اقدس و اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر و خاریق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے“ لے

نقشہ پاک کی زیارت

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے نقشہ پاک کی زیارت کرنی اس کو بوسہ دینا اس کا احترام سبجالانا اور اس سے محبت رکھنا کیسا ہے؟ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

”از انجملہ یہ کہ جسے روضہ مبارکہ کی زیارت میسر نہ ہوئی وہ اس نقشہ پاک کی زیارت کرے۔ مشتاق سے دیکھو“

سے قادی روضیہ جلد دہم ۱۹۷۷ء

اور بوسہ دے۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا
شوق اس کے دل میں بڑھے۔ اللہم ادرقنا۔ ۲۰ میں ۱۶۸

آثار شریفہ سے تبرک

ایک سوال پر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے تبرک
کیسا ہے۔ ۱۶ اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

فی الواقع آثار شریفہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے تبرک سلفاً و خلفاً زمانہ اقدس حضور پر نور سید
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
آج تک بلا تکثیر رائج و معمول اور باجماع مسلمین مندوب و
محبوب۔ بکثرت احادیث صحیحہ صحیح بخاری و مسلم و غیرہما صحاح
وسنن و کتب حدیث اس پر ناطق۔ جن میں بعض کی تفصیل فقیر
"البارئۃ الشارحۃ علی فاروقۃ المشارقہ" میں ذکر کی۔ اور ایسی جا شہرہ
یقینی یا سند محدثانہ کی اصلاحات نہیں۔ اس کی تحقیق و تصحیح لے بیٹھے
پڑنا اور بغیر اس کے تعظیم و تبرک سے باز رہنا سنت محرمی و کم نصیبی
ہے۔ ائمہ دین نے صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے نام سے اس شے کا معروف ہونا کافی سمجھا ہے۔ ۱۶

فضائل نقشہ نعلین شریفین

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعل پاک کا نقشہ گھروں میں رکھنا

۱۶ تادیار ضویہ جلد ۴۴ ص ۱۲۹ برکت حاصل کرنا غہ انکار کے بغیر ۱۶ ایضاً ص ۱۶

اسے بوسہ دینا کیسا ہے۔ اور اس سے توسل جائز ہے یا نہیں۔ اور اس کے نیچے دعائے چھت لکھنا کیسا ہے۔ ان سوالات کے جواب میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں۔

”طبقہ قطبہ شرقاً وغرباً عرّباً معجماً علمائے دین و ائمتہ
مستورین نخل مطہر حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ و افضل
السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے کتابوں پر تحریر فرماتے
تھے اور انہیں بوسہ دینے آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے
کا حکم فرماتے رہے۔ اور دفع امراض و حصول اغراض میں اس
سے توسل فرمایا کہے۔ اور بفضل الہی عظیم و جلیل برکات و آثار
اس سے پایا کہے۔ علامہ ابوالیمین ابن عساکر و شیخ ابواسحاق ابراہیم
بن محمد بن خلف سلمیٰ وغیرہما علمائے اس باب میں مستقل کتابیں
تصنیف کیں۔ اور علامہ احمد مصریٰ کی ”فتح المتعال فی مدح
حیر المتعال“ اس مسئلہ میں اجماع و النفع تصانیف سے ہے۔
علامہ ابوالریح سلیمان بن سالم کلاعی و قاضی سمس الدین۔
غنیف الشرشیدی و شیخ فتح اللہ بیرونی طبیبی معاصر علامہ مقریٰ و
سید محمد حسین مالکی معاصر علامہ ممدوح و شیخ محمد بن فرج سستی
و شیخ محمد بن رشید فہری سستی و علامہ ابوالیمین ابن عساکر و علامہ
ابوالحکم مالک بن عبدالرحمن بن علی مغربی و امام ابوبکر احمد بن امام
ابومحمد عبداللہ بن حسین انصاری و طبیبی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین نے نقشہ نخل مقدس کی مدح میں قصائد عالیہ
تصنیف فرمائے ان سب میں اسے بوسہ دینے سر پر رکھنے کا
حکم و استحسان مذکور۔ اور یہی مواہب لدنیہ امام علامہ احمد
تسطلانی و شرح مواہب علامہ زرقانی وغیرہما کتب جلیلیہ میں مسطور

علماء فرماتے ہیں جس کے پاس یہ نقشہ مستبرکہ ہو قلم فی المین و شہ
شیاطین و چشم زخم عاسدین سے محفوظ رہے۔ عورت دروزہ
کے وقت اپنے ہاتھ میں لے آسانی ہو۔ جو ہمیشہ پاس رکھے نگاہ
خلق میں معزز ہو۔ زیارت روضہ اقدس نصیب ہو۔ خواب میں
زیارت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہو۔ جس
شکر میں ہونہ بھاگے۔ جس قافلے میں ہونہ لٹے۔ جس کشتی میں ہونہ ڈوبے
جس مال میں ہونہ چرسے۔ جس حاجت میں اس سے توسل کیا جائے
پوری ہو۔ جس مراد کی نیت سے پاس رکھیں حاصل ہو۔ موضع درد
و مرض پر اسے رکھ کر شفا میں ملی ہیں۔ مہلکوں مصیبتوں میں اس
سے توسل کر کے نجات و فلاح کی راہیں کھلی ہیں۔ اس باب میں
حکایات صلحاء و روایات علماء بکثرت ہیں۔ کہ امام تلسانی وغیرہ
نے فتح المتعال وغیرہ میں ذکر فرمائیں۔ اور بسم اللہ شریف اس پر
لکھنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

مدینہ طیبہ کو شرب کہنا نا جائز

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ ایک سوال کے جواب میں
کہ "مدینہ شریف کو شرب کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جو شخص یہ لفظ کہے اس کی نسبت کیا حکم
ہے۔؟" تحریر فرماتے ہیں:

مدینہ طیبہ کو شرب کہنا نا جائز و ممنوع و گناہ ہے اور
کہنے والا گنہگار۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من من المدينة يثرب ليستفطر محمدية كوشرب كچه اس پر توبہ واجب
اللہ ہی طابہ ہی طابہ ہے۔ مہینہ طابہ ہے مہینہ طابہ ہے۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع مغیر میں فرماتے ہیں:

فتمیتھا بذاتک حرام لان الامتقا دینہ لیبہ کاشرب نام رکھنا حرام ہے
انما هو من خطیبة کہ شرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار
گناہ سے ہی ہوتا ہے سلسلہ

بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا طریقہ

ایک سوال پر کہ مرید کو بعد وفات شیخ کی قبر پر کس طرح ادب کرنا چاہیے۔
اعلیٰ حضرت نے بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا طریقہ بتاتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔
چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر فاسخ پڑھے اور اس
کی حیات میں جیسا ادب کرتا تھا۔ سامنے سے حاضر ہو کہ بائیں سے
حاضر ہونے میں مڑ کر دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں تکلیف ہوتی ہے۔
اسی سلسلہ بیان میں درج ذیل حکایات بیان فرمائیں۔

ایک بزرگ کا انتقال ہوا۔ ان کی صاحبزادی
قبر پر غیر حاضری روزانہ قبر پر حاضر ہوتیں اور تلاوت قرآن
عظیم کیا کرتیں۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ جوش جاتا رہا۔ ایک روز
حاضر نہ ہوئیں۔ شب کو خواب میں تشریف لائے۔ فرمایا ایسا نہ کرو۔ اور
میرے موابہ میں کھڑی ہو یہاں تک کہ تمہیں جی بھر کے دیکھ لوں پھر
میرے لئے دعائے رحمت کرو اور پھر چلی جاؤ۔ رحمت آکر مجھ میں آو۔

تم میں حجاب ہو جائے گی۔

اچھے کفن کی فرمائش | ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب

میں اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا۔ صبح کو صاحبزادہ نے اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں۔ تیسرے روز قبر ملی۔ اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ لڑکے نے فوراً انہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا۔ رات کو وہ صالح خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا۔ خدا تمہیں جزائے خیر دے۔ تم نے بہت اچھا کفن بھیجا ہے۔

تہبند کی واپسی | اہسان ابن صفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

منحاجی ہیں۔ ان کے کفن میں ایک تہبند زائد چلا گیا۔ شب کو اپنے صاحبزادے کو خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ یہ تہبند لو۔ اور انگنی پر ڈال دیا۔ صبح ان کی آنکھ کھلی تو وہیں رکھا ملا۔

جنازہ یا بلا؟ | ایک شخص قبرستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر میں غافل ہو گیا۔ خواب

میں دیکھتا ہے کہ ایک بی بی اس قبر سے فرماتی ہیں۔ اے خدا کے بندے اس بلا کو میرے پاس سے دور کر جو تھوڑی دیر میں آنے والی ہے۔ اس کی فوراً آنکھ کھل گئی۔ دیکھا کہ ایک قبر وہیں گھدرہی ہے اور سامنے سے ایک جنازہ جو کسی رئیس کا تھا چلا آرہا ہے۔ اس

نے سب کو منع کیا کہ یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے ایسی ہے ویسی ہے۔ غرض وہ لوگ بازر ہے اور دوسری جگہ اس میں کوئے گئے۔ شب کو اس شخص نے خواب دیکھا کہ وہ بی بی فرماتی ہیں کہ خدا تجھے جراتے خیر سے کہ تو نے اس آگ کو میرے پاس سے دور کیا ہے۔ ان حکایات کو راج کرنے کا مطلب یہ ہے کہ صاحب قبر سنتے دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کی بارگاہوں میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ حاضر ہونا چاہیے۔

مزامیر کے بعد عرس میں جا سکتا ہے

علی حضرت سے سوال کیا گیا کہ "بزرگان دین کے اعراس میں مزامیر ہوتے ہیں۔ جب تک مزامیر ہوں اس وقت تک نہ جائے اور مزامیر کے بعد قل میں شریک ہونے کے واسطے جا سکتا ہے یا نہیں؟" آپ نے جواب مرحمت فرمایا:

جا سکتا ہے۔ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ

عنه کے زمانے میں جب بلوایوں نے بلوہ کیا۔ تمام مدینہ منورہ

میں ان کا شور مچا۔ امیر المؤمنین کے مکان کو گھیرے ہوئے

تھے نماز بھی وہی پڑھاتے تھے۔ سوال ہوا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی

جائے یا نہیں۔ ارشاد فرمایا وہ لوگ جب برائی کریں علیحدہ رہو

اور جب بھلائی کریں تو ان کے شریک ہو۔

تاریخ عرس کی تعیین کی مصلحت

علی حضرت نے ایک استفتاء پر کہ بزرگان دین کے اعراس کی تعیین میں

بھی کوئی مصلحت ہے؟ فرمایا،

ہاں۔ اولیاء کرام کی ارواح طیبہ کو ان کے وصال کے بعد
کے دن قبور کریمہ کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت
جو خاص وصال کا ہے اخذ برکات کے لئے زیادہ بہتر ہوتا
ہے۔

قبر پر پانہنی کی طرف سجاہر ہونا

یہ حکم جو فرمایا گیا ہے کہ مزار شریف پر پانہنی کی طرف سے حاضر ہو ورنہ صاحبِ قبر
کو سراسٹھا کر دیکھنا پڑے گا۔ تو کیا عالم برزخ میں بھی اولیاء کرام کو سراسٹھانے کی ضرورت
پڑتی ہے؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا۔

ہاں۔ عوام کو بلکہ عامہ اولیاء کرام کو بھی اس کی ضرورت
ہے۔ اور آگے پیچھے یکساں دیکھنا تو شانِ نبوت میں سے ہے۔ بعض صحابہ
کرام نے جو تھے مسلمان ہوئے تھے۔ نماز پر حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پر سبقت کی۔ بعد نماز کے حضور نے ارشاد فرمایا۔
اندون ان قبلتی امامی۔ انی کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ تیلہ کو ہے۔ میں ایسا
ارہی من خلفی کما ارہی من امامی ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں جیسا آگے پہلے

بزرگوں کو تکلیف ہوتی ہے

عس و دیگر موقعوں پر بزرگانِ دین کے مزار اقدس پر غلط اور ناجائز حرکات

واقعات سے بزرگوں (صاحبِ قبر) کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے آئیے اعلیٰ حضرت
کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

ایک سوال پر کہ بزرگانِ دین کے اعزاز میں جو افعال ناجائز ہوتے ہیں۔ ان
سے ان حضرات کو تکلیف ہوتی ہے۔ یا اعلیٰ حضرت نے فرمایا:
بلاشبہ ایسی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرمادی
ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں ہے؟

مزارات پر عورتوں کی حاضری

اعلیٰ حضرت سے استفسار کیا گیا کہ حضورِ اجیر شریف میں خواجہ صاحب کے مزار
پر عورتوں کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

’غنیہ میں ہے۔ یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا
جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی
ہے۔ اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے۔ جس وقت
وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک
واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔ سوائے روضۃ اوز
کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتہ
سنتِ غلبیہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآنِ عظیم نے اسے
معفرت و توب کا تریاق بتایا۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا آلَ فِئْتِمٍ
جَاءُواكَ نَاسْتِغْفِرُكَ وَاللَّهُ وَ

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے
حضورِ حاضر ہوں پھر اللہ سے سمانی چاہیں اور

اسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْحِدٌ وَرَأْسُ
اللَّهِ تَوَّابًا رَحِيمًا ط

رسول ان کے لئے معافی مانگے تو متروک شد
کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائے گے

خود حدیث میں ارشاد ہوا۔

من زار قبری وحبیت له
شفاعتی

جو میرے مزار کریم کی زیارت کو حاضر
ہو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

دوسری حدیث میں ہے۔

من حج ولم یزرنی فقد
حجفانی

جو نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ
آیا بیشک اس نے مجھ پر حج کیا۔

ایک تویہ ادائے واجب، دوسرے قبول توبہ، تیسرے
دولت شفاعت حاصل ہونا، چوتھے سرکار کے ساتھ معاذ اللہ
جفا سے بچنا، یہ عظیم و اہم امور ایسے ہیں جنہوں نے سب سرکاری
غلاموں اور سرکاری کینزوں پر خاک بوسی آستانِ عرش
نشان لازم کر دی۔ بخلاف دیگر قبور و مزارات کہ وہاں ایسی
تاکیدیں مفقودہ اور احتمالِ مفسدہ موجود، اگر عزیزوں کی قبریں
ہیں بے صبری کرے گی، اولیاء کے مزار میں تو محتمل کہ بے تمیزی
سے بے ادبی کرے یا جہالت سے تعظیم میں افراط، جیسا کہ معلوم و
مشاہد ہے۔ لہذا اللہ کے لئے طریقہ اسلام احترامی ہے۔

بسیار منافع بے شمار است

اگر عوامی سلامت پر کنارست " لے

دوسری جگہ امام اہلسنت یوں رقمطراز ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن الله زوارات القبور قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ کی

سنت ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

كنت نهيتكم عن زيارة القبور من نية تبين قبروں کی زیارت سے روکا تھا

الا فزوروها آگاہ ہو جاؤ اب تم لوگ قبروں کی زیارت کرو

علماء کو اختلاف ہوا کہ آیا اس اجازت بعد النہی میں عورت

بھی داخل ہوتی یا نہیں۔ اصح یہ ہے کہ داخل ہیں۔ کمانی بحر الرائق۔

مگر جو امین (جو ان عورتوں کے لئے) ممنوع ہیں جیسے مساجد سے

اور تجدید حزن (غم کو تازہ کرنا) مقصود ہو تو مطلقاً حرام۔

اقول قبور اقراب پر خصوصاً بہ حال قرب عہد مسامت تجدید حزن

لازم شمار ہے۔ اور مزارات اولیاء کرام پر حاضر ہی میں احدی

الشنا عین (فتنہ میں مبتلا ہونا یا تجدید حزن) کا اندیشہ یا

ترک ادب یا ادب میں افراط ناجائز تو سبیل اطلاق منع ہے

لہذا غنیہ میں کراہت پر حزم فرمایا۔ البتہ حاضر ہی و خاک بوسی

آستان عرش نشان سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اعظم مندوبات بلکہ قریب واجبات ہے۔ اس سے نزدیکیں

اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

طواف مزارات

بعض لوگ عقیدت میں غلو کے سبب مزارات پر حاضر ہو کر ان کا طواف کرنے

تشنگانِ علم کے لیے



مجدد طب حکیم انقلاب
العلاج صابر بلوچی کے
شمارہ در سید زیدہ احکام حکیم
حکیم سید زیدہ احکام حکیم
کی معرکہ الارض صیف

قانون مفرد اعضا کے مطابق تیار شدہ ادویہ
بھی بھٹوک پرچون دستیاب ہیں۔



حکیم انقلاب و ان کے شاگردان رشیدی کی آرٹ پیپر پر
طبع شدہ پانچ رنگہ تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں، آفٹ پیپر، مضبوط جلد اور
پانچ رنگہ جینے سے سرورق کیساتھ قیمت نہایت ہی مناسب

آج ہی طلب کریے

نوری کتب خانہ نزد فری نوری شفا خانہ لاہور
بالمقابل ریلوے اسٹیشن

مجرب طب و مفرداً مفرداً حکیم القلاب
 المعالج صاحب فلسفاتی
 کی شہرہ آفاق تحقیقی تصانیف

- تحقیقات فارماکوپیا
- تحقیقات حیات (سُجاری)
- تحقیقات اعادہ شباب
- تحقیقات علاج جنسی امراض
- تحقیقات نزلہ و زکام
- تحقیقات تپدق و سل
- ملیزیا کوئی سُجاری نہیں
- تین انسانی زہر
- تعارف قانون مفرد و عصار
- اسلام اور جنسیات
- تحقیقات المجریات
- تحقیقات الامراض والعلامات
- تحقیقات علاج بالعزرا
- تحقیقات سوزش و اورام
- تحقیقات نزلہ زکام و بانی
- تپدق اور خوراک
- فرنگی طب غیر علمی اور غلط ہے
- تحقیقات علم الادویہ
- مبادیات طب

نوری کتب خانہ

پاکستان بھرتی
 واحد تقسیم کار

نزد قری نوری شفا خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور فون : ۳۶۳۸۵

لگتے ہیں۔ اور بہت سی غلط حرکات کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت
بندرہ کا واضح موقف ملاحظہ فرمائیے۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ ”پیر و مرشد کے مزار کا طواف کرنا مزار اور مزار
کی چوکھٹ کو بوسہ دینا آنکھوں سے لگانا اور مزار سے لٹے پاؤں پیچھے ہٹ کے
ہاتھ باندھے ہوئے واپس آنا جائز ہے یا نہیں؟“ آپ نے جواب مرحمت فرمایا:

”مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز

ہے۔ کہ تعظیم یا طواف مخصوص بہ خانہ کعبہ ہے۔ مزار کو بوسہ

نہ دینا چاہیے۔ علماء اس میں مختلف ہیں۔ اور بہتر پیمانہ اور اسی

میں ادب زیادہ ہے۔ آستانہ بوسی میں حرج نہیں۔ اور

آنکھوں سے لگانا بھی جائز۔ کہ اس سے شریعت میں ممانعت

نہ آئی اور جس چیز کو شرع نے منع نہ فرمایا منع نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قال الله تعالى

حکم نہیں ہے مگر اللہ ہی کا۔

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

ہاتھ باندھے لٹے پاؤں واپس آنا ایک طرز ادب ہے۔

اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں۔

ہاں اگر اس میں اپنی یاد دوسرے کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے

احتراز کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ آمین

بارگاہ رسالت میں حاضری کے چند آداب

شہر نبی کریم اور روضہ رسول امین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حاضری کے آداب

سہ تہذیبی رنویہ جلد چہارم ص ۱۷

میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکمل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ جو تقاویٰ رضویہ جلد چہارم میں شامل ہے۔ اس کے چند اقتباسات نذر قارئین ہیں۔ جن سے یہ اندازہ لگانا آسان ہوگا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ بارگاہ رسالت آب سے کس قدر قریب تھے۔ وہاں کے آداب سے کس حد تک واقف اور ان پر کس پابندی سے عمل پیرا بھی۔ آپ بھی پڑھئے اور دعا کیجئے کہ بفضل خداوندی اگر ہمیں اور آپ کو اس پاک اور مقدس مقام کی زیارت نصیب ہو تو مولیٰ تعالیٰ ان آداب کو بجالانے کے توفیق بخشے۔ آمین۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

○ جب حرمِ مدینہ نظر آئے بہتر یہ کہ پیادہ (پیدل) ہو
لو، زوتے سر خھبکاتے آنکھیں نیچی کئے اور موہکے تو
نیچے پاؤں چلو بلکہ

جائے سرست اینکہ تو پامی نہی
پائے نہ بینی کہ کجا می نہی

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا

ارے سر کا موقع ہے او جانوالے

○ جب قبۃ الازر پر نگاہ پڑے درود و سلام کی کثرت کرو

○ جب شہرِ اقدس تک پہنچو جلال و جمالِ محبوب صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے تقصیر میں غرق ہو جاؤ۔

○ خیر و ارجحالی شریفین کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے

بچو کہ خلافتِ ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ

قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے

مغفور بلا یا۔ اپنے مواجہ اقدس میں جگہ بخششی ان کی نگاہِ کریم

محمد طیب و جدید قانون مفرد اعضاء حکیم انقلاب
 صاحب ملتان رحمة اللہ علیہ کی شہر آفاق تصانیف

- ۱- تحقیقات فارماکوپیا۔ ۲- تحقیقات المہربات
- ۳- تحقیقات حمیاء (بخار)۔ ۴- تحقیقات امراض العلامات
- ۵- تحقیقات اغاذه شباب۔ ۶- تحقیقات علاج بالاخترا
- ۷- تحقیقات علاج امراض۔ ۸- تحقیقات سوس و اورام
- ۹- تحقیقات نزله زکام۔ ۱۰- تحقیقات نزله زکام وبائی
- ۱۱- تحقیقات تپق دل۔ ۱۲- تپق اور خوراک
- ۱۳- ملیہ یا کوئی بخار نہیں۔ ۱۴- فرنگی طبی علی اور غلطی
- ۱۵- تین انسانی زہر۔ ۱۶- تحقیقات علم الادویہ (حصیاتی)
- ۱۷- تعارف قانون مفرد اعضاء
- ۱۸- مبادیات طب۔ ۱۹- اسلام اور جنسیات

محمد شریف دنیاپوری مرحوم
 کی تحقیقی انقلابی تصانیف

- ۱- تحقیقات خواص المفردات
- ۲- جلد اول۔ جلد دوم۔ جلد سوم
- ۳- رہنمائی مفرد اعضاء
- ۴- تعارف نظریہ مفرد اعضاء
- ۵- کلیات قانون مفرد اعضاء
- ۶- میر مطب۔ تپق دل
- ۷- دمہ اور نظریہ مفرد اعضاء
- ۸- امراض نسوان۔ مجریا قانون مفرد اعضاء
- ۹- امراض معدہ و معجزہ۔ دستور علاج
- ۱۰- جنس اج شراب
- ۱۱- غذا علاج۔ چار علم الادویہ
- ۱۲- چار امراض علامت۔ چار مجریا قانون مفرد اعضاء

محمد طیب حکیم محمد حسین حسرت چاولہ
 کی تحقیقات

- ۱- بلڈ پریشر اور اس کا علاج
- ۲- رہبر علاج بالغذا
- ۳- تبخیر معدہ کا اعنوی علاج
- ۴- قبض کوئی مرض نہیں
- ۵- مختصر تشریح قانون مفرد اعضاء
- ۶- مجربات صابر

ماہنامہ حکیم انقلاب
 کے خصوصی نمبر

- ۱- قانون نظریہ مفرد اعضاء
- ۲- شوگر
- ۳- نبض
- ۴- الکحل (شراب)
- ۵- کامل قانون مفرد اعضاء

پاکستان بھر میں حکیم انقلاب صابر ملتان و ذیل حکیم محمد شریف دنیاپوری کی تصانیف کے واحد شہر و تقسیم

ذریعہ نشر و ترویج
 نزد فری لوی شفا خانہ
 لاہور۔ فون ۸۵۳۴۳۴۳

تحقیقات علم الادویہ

علم و فن طب میں تحقیقات علم الادویہ و اقدیہ پر مفرد اعضا (نشون) کے تحت طبی دنیا میں اولین کتاب ایسی ہے نظیر علمی و فنی اور تحقیقاتی کتاب جس کا جواب ماڈرن میڈیکل سائنس (فرنگی طب) پیش نہیں کر سکی۔ یہ کتاب دیباچے طب اور تحقیقات علم الادویہ اور اقدیہ میں ایک زبردست انقلاب و سنگ میل اور فرنگی طب (ماڈرن میڈیکل سائنس) کو زبردست چیلنج ہے۔ اس میں تحقیقات علم الادویہ کے قوانین و اصول اور نظریات پیش کئے گئے ہیں جن کے تحت مشاہدات و تجربات اور قیاسات کی عملی اور فنی تعلیم ذہن نشین کرائی گئی ہے جس سے افعال و اثرات اور خواص و فوائد اشیاء میں یقینی اور سببہ خطا صورتیں پیدا کر دی ہیں۔ اس کے مطالعہ سے تحقیقات علم الادویہ اور اقدیہ کھلے طور پر روشن ہو جاتا ہے۔ اس کی روشنی میں معالج علم الادویہ اور اقدیہ پر کمال دسترس حاصل کر کے بلند مقام پر ادا کر سکتا ہے۔

محقق و مصنف

ابن سینائے وقت، لقمان حکمت، موجد قانون مفرد اعضاء، استاذ حکماء، طبی سائنس دان، مجدد طب حکیم انقلاب المعالج حضرت حاجی دوست محمد صابر ملتانی
بانی تحریک تجدید طب رجسٹرڈ پاکستان

نوری کتب خانہ
بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور
فون نمبر: ۶۳۶۶۳۸۵

اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ
قرب کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

○ الحمد للہ اب کہ دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی
کی طرف ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان سے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے۔ نہایت اودھ
ووقار کے ساتھ بہ آواز حزیں و صورت درد آگین و
دل شرمناک و جگر چاک چاک معتدل آواز سے نہ بلند
و سخت رکہ سنت کے خلاف ہے۔ اگرچہ وہ تمہارے
دلوں کے حنطوں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحاً
ائمہ سے گذرا

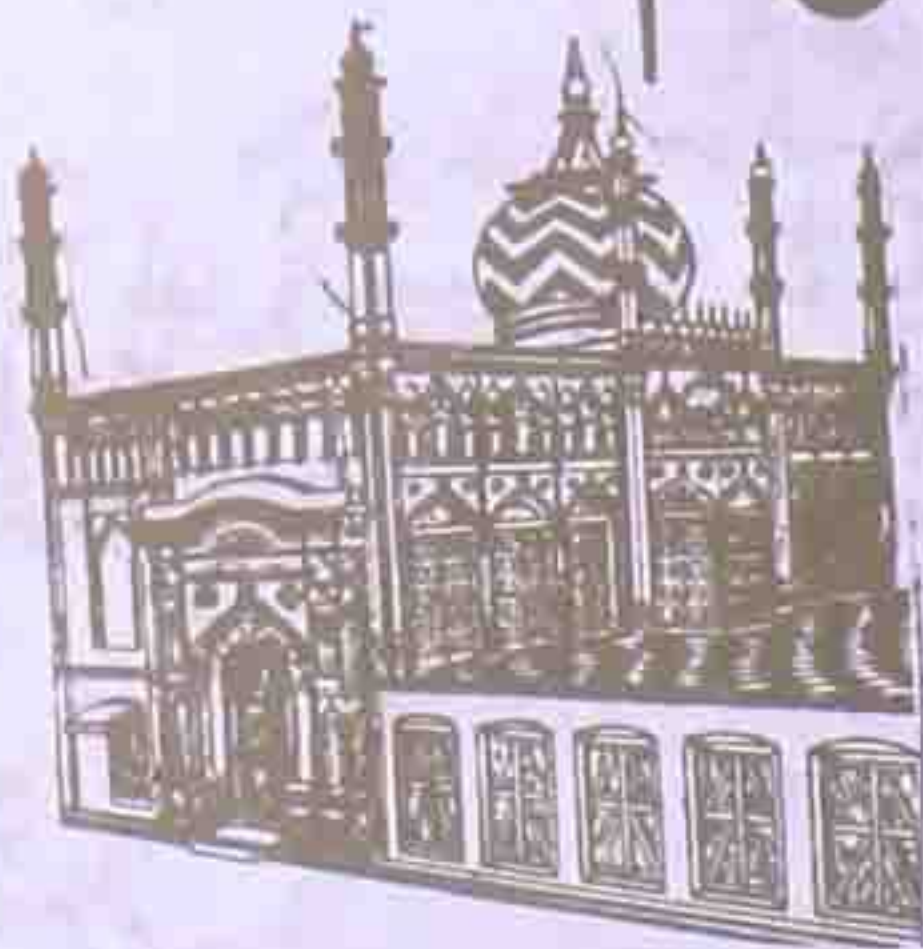
○ رومنہ النورکانہ طواف کرو نہ سجدہ نہ اتنا بھگنا کہ
رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔



ایلیحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی

کی تعلیمات کی اشاعت کے لیے گرم عمل

مرکز مولانا احمد رضا کونسل



مکتبہ

صاحبزادہ محمد سبحان رضا خان سبحانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آسانہ عالیہ منورہ، ایلیحضرت بریلی شریعت